Published From: PATNA | NALANDA | RANCHI

www.alwatantimes.com

روزنامہ اردو صحافت کا نیا نظریہ

الوطن ٹائمز رانچی

AL WATAN TIMES, DAILY

RANCHI

RNI.NO.JHAURD/2016/73116

VOL.NO.10 ISSUE.NO.265 WEDNESDAAY,01.10.2025 Rs-01 P-08

दैनिक, अल वतन टाइम्स

رانچی: بدھ/یکم، اکتوبر، ۲۰۲۵، مطابق/۸/ربیع الثانی، ۱۴۴۷

وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے الکا تیواری کو کیا الوداع،

اویناش کمار کو کیا خیر مقدم اور نیک خواہشات کا اظہار کیا

رانچی: منگل کو چھٹی والے دن پروجیکٹ بھون میں چیف سکریٹری الکا تیواری کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین الوداعی تقریب میں مہمان خصوصی تھے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے الکا تیواری کو الوداع کیا اور نئے چیف سکریٹری اویناش کمار کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ غور طلب ہے کہ چیف سکریٹری کے طور پر الکا تیواری کا آج آخری کام کا دن تھا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے کہا کہ سبکدوش ہونے والی چیف سکریٹری الکا تیواری نے اپنے دور میں بہترین انتظامی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور ریاستی حکومت کی مختلف اسکیموں اور پالیسیوں کو نافذ کرنے میں اہم تعاون کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی رہنمائی نے ریاستی حکومت کی بہت سی مہتواکانکشی اسکیموں کو کامیابی کے ساتھ نافذ کرنے میں مدد کی۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے دور اقتدار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ تیواری نے ہمیشہ ایمانداری، دیانتداری اور لگن کے ساتھ کام کیا۔ انہوں نے ریاستی انتظامیہ کو ایک نئی سمت دی اور انتظامی روایات کو مضبوط کیا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے کہا کہ الکا تیواری کو وسیع انتظامی تجربہ ہے اور وہ مرکزی حکومت میں عہدوں پر فائز رہ چکی ہیں۔ اس نے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھائی ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے مستقبل کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ وہ اپنے تجربے اور رہنمائی سے معاشرے کو فائدہ پہنچاتی رہیں گی۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے نوتعینات چیف سکریٹری اویناش کمار کو عہدہ سنبھالنے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ان کی کارکردگی، دور اندیشی اور انتظامی تجربہ ریاستی انتظامیہ کو مزید مضبوط کرے گا اور ریاستی حکومت کے ترقیاتی منصوبوں پر عمل آوری میں تیزی لائے گا۔ الوداعی تقریب میں ریاست کے تقریباً ایک درجن سینئر آئی اے ایس افسران نے شرکت کی۔ ان میں اجے کمار سنگھ، وندنا ڈڈیل، مست رام مینا، سنیل کمار، راہول پروار، پوجا سنگھل، اور دیگر نمایاں تھے۔ الوداعی تقریب میں کئی کابینہ اور پرسنل افسران اور ملازمین نے بھی شرکت کی۔ قابل ذکر ہے کہ اویناش کمار کو ریاست کا نیا چیف سکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ انہیں چیف منسٹر کے ایڈیشنل چیف سکریٹری اور ایڈیشنل چیف ریذیڈنٹ کمشنر دہلی کا اضافی چارج بھی دیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے دور اقتدار کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ تیواری نے ہمیشہ ایمانداری، دیانتداری اور لگن کے ساتھ کام کیا۔ انہوں نے ریاستی انتظامیہ کو ایک نئی سمت دی۔

الکا تیواری اب ریاستی الیکشن کمشنر کے طور پر کام کریں گی: وزیر اعلیٰ

رانچی: وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین نے کہا کہ الکا تیواری نے اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے نبھایا۔ وہ آج ریٹائر ہو گئیں اور اب ریاست کے چیف الیکشن کمشنر کی حیثیت سے حکومت کی خدمات انجام دیں گی۔ ریاستی الیکشن کمشنر کے طور پر ان کی تقرری کا صرف نوٹیفکیشن جاری ہونا باقی ہے۔ ریاست میں بلدیاتی انتخابات ہونے والے ہیں۔ ریاستی الیکشن کمشنر کا عہدہ خالی ہے۔ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو بار بار بلدیاتی انتخابات نہ کرانے پر سرزنش کی ہے۔ اس لیے ریاستی حکومت کے لیے ضروری ہو گیا کہ وہ کسی کو ریاستی الیکشن کمشنر کے عہدے پر تعینات کرے۔

جے ایم ایم کے جل، جنگل اور زمین کی جدوجہد سے بکھر چکی بی جے پی، جھوٹ اور گمراہ کن الزامات لگا رہی ہے۔ ونود پانڈے

رانچی: جے ایم ایم کے جنرل سکریٹری ونود پانڈے نے بی جے پی کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی جھوٹ پھیلا رہی ہے اور عوام کو گمراہ کر رہی ہے۔ سرندا جنگل سے متعلق سپریم کورٹ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ہیمنت حکومت نے وزراء کا ایک گروپ تشکیل دیا ہے۔ اس گروپ نے جنگل کی حیاتیاتی تنوع اور ماحولیاتی نظام کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے آج سارندا میں سماجی و اقتصادی مطالعہ شروع کر دیا ہے۔ ونود پانڈے نے کہا کہ بی جے پی کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ جھارکھنڈ میں غیر قانونی کان کنی کی جڑیں ان کی اپنی حکومت کے دور میں ڈالی گئی تھیں۔ پورا ملک جانتا ہے کہ کس طرح مرکز میں بی جے پی حکومت اور ریاست میں اس کی سابقہ حکومتوں نے کارپوریٹ گھرانوں اور کان کنی کمپنیوں کو تحفظ دے کر جنگلات اور زمین کو لوٹا۔ حقیقت یہ ہے کہ کان کنی مافیا بی جے پی کی سرپرستی میں پروان چڑھا اور اس دوران سب سے زیادہ ماحولیاتی نقصان ہوا۔ بی جے پی کی ایسی حکومت سے مایوس ہو کر عوام نے عزت مآب ہیمنت سورین کو لگاتار دوسری میعاد کے لیے اکثریت دی ہے۔ ہیمنت حکومت کی پالیسیوں اور ارادوں کی وجہ سے عوام نے عزت مآب ہیمنت سورین کی قیادت کو دوسری بار دو تہائی اکثریت سے نوازا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سماج کے ہر طبقے کے لوگوں کا اعتماد اور امید مسٹر ہیمنت سورین سے وابستہ ہے۔ ترجمان ونود نے کہا کہ ان کے دور میں ہیمنت حکومت نے نہ صرف کان کنی کی سرگرمیوں کو سختی سے کنٹرول کیا ہے بلکہ ماحولیاتی معیارات کو سختی سے نافذ کرنے کے لیے ضابطے بھی بنائے ہیں۔

شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت میں نعروں اور پوسٹرس پر کارروائی سخت ناانصافی: مولانا محمود اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند

نئی دہلی، 30 ستمبر (ہ س)۔ جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی نے 'آئی لو محمد' جیسے نعروں اور پوسٹرس پر اتر پردیش پولیس کی جانب سے کی جانے والی کارروائیوں کو سخت ناانصافی اور تشویش انگیز قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ہم مسلمان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت، اطاعت اور اتباع کے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں۔ اگر اللہ کی محبت نصیب ہوتی ہے تو وہ صرف جناب رسول اللہ؟ کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ حب رسول کے بغیر ہمارا سب کچھ نامکمل ہے، یہی سبب ہے کہ مسلمان اس سلسلے میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔ تاہم مولانا مدنی نے اس حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی کہ ایک مومن کی حقیقی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا آئیڈیل اور رہنما بنائے، نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو کسی جارحانہ ردِعمل یا مظاہروں کا عنوان بنایا جائے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام و تقدس کا بھی تقاضا ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت و رافت بنایا ہے، آپ کا پیغام عالمگیر اور سبھوں کے لیے یکساں مقدس ہے۔ مولانا مدنی نے حکومتِ اتر پردیش سے پرزور مطالبہ کیا کہ عوامی جذبات اور مذہبی قیادت کے احترام کو ملحوظ رکھا جائے اور محض نعروں یا پوسٹرز کی بنیاد پر لوگوں کو گرفتار کر کے نذرِ زندان کرنے جیسے غیر منصفانہ سلوک سے باز رہے۔ ساتھ ہی مولانا مدنی نے مسلم نوجوانوں اور عوام سے اپیل کی کہ وہ صبر، حکمت اور قانونی و جمہوری طریقوں کے ذریعے اپنے موقف کا اظہار کریں اور دشمنان اسلام کی سازشوں اور عیاریوں سے ہوشیار رہیں۔

وزیر اعظم مودی نے غزہ جنگ ختم کرنے کے لیے ٹرمپ کے نئے منصوبے کا خیر مقدم کیا،

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے دو سال سے جاری غزہ جنگ کو ختم کرنے کے جامع منصوبے کا خیر مقدم کیا۔ پی ایم مودی نے کہا کہ ٹرمپ کا منصوبہ فلسطینی اور اسرائیلی عوام کے لیے "طویل مدتی اور دیرپا امن" کی راہ ہموار کرتا ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے پی ایم مودی نے لکھا، "ہم صدر ڈونلڈ جے ٹرمپ کے غزہ جنگ کو ختم کرنے کے لیے پیش کیے گئے جامع منصوبے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ یہ فلسطینی اور اسرائیلی عوام کے ساتھ ساتھ وسیع تر مغربی ایشیائی خطے کے لیے طویل مدتی اور دیرپا امن، سلامتی اور ترقی کے لیے ایک قابل عمل راستہ پیش کرتا ہے۔ وزیر اعظم مودی کا یہ ریمارکس ایسے وقت آیا جب وائٹ ہاؤس نے پیر کو (مقامی وقت کے مطابق) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو سے ملاقات کے دوران غزہ جنگ کے خاتمے کے لیے ایک امن منصوبہ جاری کیا۔ اس سے قبل کینیڈا، قطر، اردن، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا، پاکستان، ترکی، سعودی عرب اور مصر نے بھی صدر ٹرمپ کے منصوبے کا خیر مقدم کیا۔ اس منصوبے میں یہ بھی شامل ہے کہ غزہ ایک غیر بنیاد پرست، دہشت گردی سے پاک زون ہوگا جو اس کے پڑوسیوں کے لیے خطرہ نہیں ہوگا اور غزہ کے لوگوں کے فائدے کے لیے اس کی تعمیر نو ہوگی، جنہوں نے بے پناہ نقصان اٹھایا ہے۔ امن منصوبے میں کہا گیا ہے کہ اگر دونوں فریق اس تجویز پر راضی ہو گئے تو جنگ فوری طور پر ختم ہو جائے گی۔ اسرائیلی فورسز یرغمالیوں کی رہائی کی تیاری کے لیے متفقہ خطوط پر پیچھے ہٹ جائیں گی۔ اس دوران، تمام فوجی کارروائیاں بشمول فضائی اور توپ خانے کی بمباری، معطل کر دی جائیں گی، اور جنگ کے محاذ اس وقت تک منجمد رہیں گے جب تک کہ مکمل مرحلہ وار انخلاء کی شرائط پوری نہیں ہو جاتیں۔ تمام یرغمالی، مردہ یا زندہ، اس معاہدے کو دونوں فریق کے قبول کرنے کے 72 گھنٹوں کے اندر رہا کر دیا جائے گا۔ تمام یرغمالیوں کی رہائی کے بعد، اسرائیل 250 عمر قید کی سزا پانے والے قیدیوں اور 7 اکتوبر 2023 کے بعد حراست میں لیے گئے غزہ کے 1700 باشندوں کو رہا کرے گا، جن میں اس تناظر میں زیر حراست تمام خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ رہا ہونے والے ہر اسرائیلی یرغمال کے بدلے اسرائیل غزہ کے 15 مقتولین کی باقیات بھی رہا کرے گا۔ منصوبے میں کہا گیا ہے کہ تمام یرغمالیوں کی واپسی کے بعد پر امن بقائے باہمی کے لیے تیار حماس کے ارکان کو عام معافی دی جائے گی۔ حماس کے ارکان جو غزہ سے نکلنا چاہتے ہیں ان کو پناہ دینے والے ملکوں تک جانے کے لیے محفوظ راستہ فراہم کیا جائے گا۔ معاہدے کی منظوری کے بعد فوری طور پر غزہ کی پٹی کو مکمل امداد بھیجی جائے گی۔ کم از کم، امداد کی رقم 19 جنوری 2025 کے انسانی امداد کے معاہدے میں شامل رقم کے مطابق ہوگی، بشمول بنیادی ڈھانچے کی بحالی (پانی، بجلی، سیوریج)، ہسپتالوں اور بیکریوں کی بحالی، اور ملبہ صاف کرنے اور سڑکوں کو دوبارہ کھولنے کے لیے درکار سامان کی فراہمی۔

لیہ تشدد: سابق فوجی کے بیٹے کی ہلاکت،

راہل گاندھی کا وزیر اعظم پر حملہ، تشدد و خوف کی سیاست ختم کرنے کا مطالبہ

لداخ: لداخ کے لیہ میں 24 ستمبر کو پیش آئے تشدد کے واقعے پر لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے مرکزی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے لداخ کے عوام کے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور بی جے پی حکومت نے ملک کے ایک بہادر بیٹے کی جان لے لی۔ تشدد کے دوران مارے گئے تساوانگ تھارچن کرگل جنگ میں شامل ایک سابق فوجی کے بیٹے تھے۔ اس واقعے نے لداخ سمیت پورے ملک میں غم و غصے کی لہر دوڑا دی ہے۔ راہل گاندھی نے 'ایکس' پر تھارچن کے والد کا ایک ویڈیو شیئر کیا اور لکھا، "پیتا فوجی، بیٹا بھی فوجی، جن کے خون میں ہے ملک کی خدمت۔ پھر بھی بی جے پی حکومت نے اس بہادر بیٹے کو گولی مار کر جان لے لی، صرف اس لیے کہ وہ لداخ اور اپنے حق کے لیے کھڑا تھا۔" راہل گاندھی نے مزید کہا کہ تھارچن کے والد کی آنکھوں میں درد اور سوال چھپا ہے، کیا آج ملک کی خدمت کا یہی صلہ ہے؟ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس واقعے کی غیر جانب دار عدالتی جانچ کرائی جائے اور قصورواروں کو سخت ترین سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا، "وزیر اعظم مودی کو تشدد اور خوف کی سیاست بند کر کے لداخ کے عوام کے ساتھ سنجیدہ مکالمہ کرنا چاہیے۔ لداخ کے لوگ اپنا حق مانگ رہے ہیں، آپ نے انہیں دھوکہ دیا ہے۔" یاد رہے کہ 24 ستمبر کو لیہ ایپکس باڈی (ایل اے بی) کی اپیل پر شہر میں بند کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ تنظیم لداخ کے لیے ریاستی درجہ اور چھٹی شیڈول کے دائرہ کار کو بڑھانے کی مانگ کر رہی ہے۔ بند کے دوران سیکورٹی فورسز اور مظاہرین کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں جن میں چار افراد کی جان چلی گئی۔ ان میں تساوانگ تھارچن بھی شامل تھے جو ایک فوجی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ پولیس اور مقامی انتظامیہ کے مطابق اس دن حالات بگڑنے کے بعد شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا تھا اور اضافی فورس تعینات کی گئی۔

لندن میں مہاتما گاندھی کے مجسمے میں توڑ پھوڑ،

ہندوستانی ہائی کمیشن کا تحقیقات اور کارروائی کا مطالبہ

نئی دہلی: لندن کے ٹیویسٹاک اسکوائر میں مہاتما گاندھی کے مجسمے میں توڑ پھوڑ کے واقعے پر ہندوستانی ہائی کمیشن نے شدید غصے اور تشویش کا اظہار کیا ہے اور مقامی حکام سے تحقیقات اور فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ واقعہ 2 اکتوبر، عالمی یومِ عدم تشدد سے چند روز قبل پیش آیا۔ ہندوستانی ہائی کمیشن نے اسے ایک 'شرمناک عمل' قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ صرف توڑ پھوڑ نہیں، بلکہ عالمی یومِ عدم تشدد سے پہلے مہاتما گاندھی کی تعلیمات اور عدم تشدد کی میراث پر ایک سنگین حملہ ہے۔ ہندوستانی ہائی کمیشن نے سوشل میڈیا پر جاری بیان میں کہا، "ہمارا ہائی کمیشن اس واقعے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور اس کی سخت مذمت کرتا ہے۔ ہم نے مقامی حکام کو مطلع کیا ہے اور فوری اقدامات کے لیے تعاون کر رہے ہیں۔ ہماری ٹیم پہلے سے ہی موقع پر موجود ہے اور مجسمے کو اس کی اصل حالت میں بحال کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔" یہ مجسمہ 1968 میں انڈیا لیگ کی مدد سے کانسی میں تیار کیا گیا تھا اور اس سے گاندھی کے لندن کے کالج کے دنوں کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ ہر سال 2 اکتوبر کو گاندھی جینتی کے موقع پر یہاں پھول چڑھائے جاتے ہیں اور مہاتما گاندھی کی پسند کے گانے اور بھجن گائے جاتے ہیں لیکن اس توڑ پھوڑ سے نہ صرف ثقافتی روایت کو نقصان پہنچا ہے۔

بہار میں 'ایس آئی آر' کے بعد حتمی ووٹر لسٹ جاری،

اب ایک ہفتہ میں ہو سکتا ہے اسمبلی انتخاب کا اعلان

پٹنہ: بہار میں اسمبلی انتخاب سے عین قبل کرائی گئی ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے بعد الیکشن کمیشن آف انڈیا نے آج ووٹرس کی حتمی فہرست جاری کر دی۔ الیکشن کمیشن نے یہ جانکاری اپنی ویب سائٹ پر بھی اپلوڈ کر دی ہے جہاں ووٹرس اپنی اپنی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ فائنل ووٹر لسٹ میں 14 لاکھ نئے ووٹرز کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کوئی بھی ووٹر الیکشن کمیشن کی ویب سائٹ (voters.eci.gov.in//:https) پر دیے گئے لنک کے ذریعے اپنی تفصیل ووٹر لسٹ میں دیکھ سکتا ہے۔ الیکشن کمیشن کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق اگر کسی ووٹر کا نام لسٹ میں شامل ہونے سے چھوٹ گیا ہے تو نامزدگی کی آخری تاریخ سے 10 دن قبل تک اسے دوبارہ شامل کرایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے فارم 6 بھرنا ہوگا۔ حتمی ووٹر لسٹ کی کاپی تمام ضلع مجسٹریٹ 12 تسلیم شدہ سیاسی پارٹیوں کو آج ہی فراہم کریں گے اور اس کی فوٹو گرافی بھی ہوگی۔ قابل ذکر ہے کہ ایس آئی آر کا عمل شروع ہونے کے بعد 24 جون کو بہار میں مجموعی طور پر 89.7 کروڑ ووٹرس تھے۔ ڈرافٹ ووٹر لسٹ جاری ہونے سے پہلے 65 لاکھ ووٹرس کے نام کاٹ دیے گئے، جس کے بعد نئی لسٹ میں 24.7 کروڑ ووٹرس رہ گئے۔ ڈرافٹ لسٹ میں 4 لاکھ نااہل ووٹرس کو ہٹا دیا گیا، جبکہ فارم 6 کے ذریعے 21 لاکھ اہل ووٹرس کو شامل کیا گیا۔ اب 30 ستمبر کو کمیشن کی جانب سے جاری فائنل لسٹ میں 41.7 کروڑ ووٹرس شامل کیے گئے ہیں۔ امید کی جا رہی ہے کہ اس ڈاٹا میں آنے والے کچھ دنوں میں معمولی تبدیلی ہو سکتی ہے، کیونکہ چھوٹ گئے ناموں کو جوڑنے کے لیے ابھی کافی وقت موجود ہے۔ واضح رہے کہ بہار میں 22 سال کے طویل وقفہ کے بعد ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی ہوئی اور اب حتمی ووٹر لسٹ سامنے آ گئی ہے۔ ایس آئی آر کے بعد ڈرافٹ لسٹ یکم اگست کو شائع کی گئی تھی اور پھر یکم ستمبر تک عوام اور سیاسی پارٹیوں کے دعوے و اعتراضات لیے گئے۔ حالانکہ اپوزیشن پارٹیوں نے انتخابات سے عین قبل ایس آئی آر کی اس مشق کی سخت تنقید کی اور دعویٰ کیا کہ اس سے کروڑوں حقیقی شہری اپنے حق رائے دہی سے محروم ہو جائیں گے۔ دوسری جانب الیکشن کمیشن نے دعویٰ کیا کہ وہ کسی بھی اہل شہری کو ووٹر لسٹ سے باہر نہیں کرے گا اور نہ ہی کسی نااہل شخص کو لسٹ میں شامل ہونے دے گا۔ بہر حال، اب سبھی کو الیکشن کمیشن کے ذریعہ بہار اسمبلی انتخاب کی تاریخوں کا اعلان کیے جانے کا انتظار ہے۔ 243 اراکین پر مشتمل بہار اسمبلی کی میعاد 22 نومبر کو ختم ہو رہی ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ حتمی ووٹر لسٹ جاری ہونے کے بعد الیکشن کمیشن آئندہ ہفتہ انتخابی پروگرام کا اعلان کر دے گا۔

چین نے ایک ہی خاندان کے 16 لوگوں کو پھانسی اور 11 لوگوں کو سنائی عمر قید کی سزا

چین: چین نے ایک ہی روز میں ایک ہی خاندان کے 16 لوگوں کو پھانسی، یعنی موت کی سزا سنا دی ہے۔ چین کی ایک عدالت نے پیر (29 ستمبر) کو میانمار میں فراڈ سنٹر چلانے والے ایک بدنام خاندان کے خلاف یہ کارروائی کی ہے۔ خاندان کے درجنوں ممبران مجرمانہ سرگرمیوں کے قصوروار پائے گئے، جن میں کئی کو طویل قید کی سزا دی گئی ہے۔ مِنگ خاندان ان 4 قبیلوں میں سے ایک کے لیے کام کرتا تھا، جنہوں چین کی سرحد کے پاس میانمار کے چھوٹے سے قصبے 'لاؤ کینگ' کو جوئے، ڈرگس اور دھوکہ دہی کا مرکز بنا دیا تھا۔ 2023 میں میانمار نے کارروائی کرتے ہوئے ان خاندانوں کے کئی ممبران کو گرفتار کر چین کو سونپ دیا۔ اس کے بعد اب چین نے خاندان کے خلاف سخت کارروائی کی ہے۔ مِنگ خاندان کے کُل 39 ممبران کو پیر کو چین کے مشرقی شہر 'وینزو' میں سزا سنائی گئی۔ مِنگ خاندان کے 39 ممبران میں سے 11 کو موت کی سزا، 5 کو 2 سال کی معطلی کے ساتھ موت کی سزا، 11 کو عمر قید اور باقی کو 5 سے 24 سال تک کی سزا سنائی گئی ہے۔ عدالت نے پایا کہ 2015 سے مِنگ خاندان اور بقیہ جرائم پیشہ گروہ ٹیلی کام فراڈ، غیر قانونی کیسینو، ڈرگس کی اسمگلنگ اور جسم فروشی جیسی سرگرمیوں میں شامل تھے۔ عدالت کے مطابق ان کے جوئے اور دھوکہ دہی کے کاروبار سے 10 ارب یوآن (تقریباً 1.4 ارب ڈالر) کی کمائی ہوئی۔ ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ ان خاندانوں کے کیسینو ہر سال کئی ارب ڈالر کا لین دین کرتے تھے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ مِنگ خاندان اور بقیہ گروہ فراڈ کے کئی مراکز میں مزدوروں کی موت کے ذمہ دار تھے۔ ایک واقعہ میں تو انہوں نے چین واپس لوٹنے سے روکنے کے لیے مزدوروں پر گولی چلا دی تھی۔ شروعات میں یہ کاروبار چین میں جوئے کی زیادہ مانگ کو پورا کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا، کیونکہ چین اور پڑوسی ممالک میں جوا غیر قانونی ہے۔ آہستہ آہستہ 'لاؤ کینگ' کے کسینے منی لانڈرنگ، اسمگلنگ اور دھوکہ دہی کے مراکز میں تبدیل ہو گئے۔ انہیں اقوام متحدہ نے 'اسکینڈیمک' کا انجن روم کہا ہے، جس میں 1 لاکھ سے زائد غیر ملکی شہریوں (زیادہ تر چینی) کو دھوکہ دہی کے مراکز میں پھنسا کر قید کر لیا جاتا تھا اور ان سے آن لائن فراڈ کے لیے طویل عرصہ تک کام کرایا جاتا تھا۔ واضح ہو کہ مِنگ خاندان کبھی میانمار کی 'شان ریاست' کے سب سے طاقتور خاندانوں میں سے ایک تھے۔

قاسم خورشید کے انتقال کی خبر سے پورے حلقہ اُردو ادب میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے

پھلواری شریف: اردو اور ہندی کے معروف شاعر، ادیب اور افسانہ نگار قاسم خورشید کی رحلت سے دانش مرکز اور اردو ایکشن کمیٹی پھلواری شریف مغموم ہے۔ اِس صدمہ کی گھڑی میں اُنکے اہل وعیال کے ساتھ کھڑا ہے۔ اللہ اُن کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ سرور سلام، جنرل سکریٹری، پھلواری شریف پٹنہ۔

ڈاکٹر قاسم خورشید کی رحلت اردو دنیا کیلئے عظیم خسارہ: سعد احمد قاسمی

پٹنہ 30 ستمبر (یو این آئی) ڈاکٹر قاسم خورشید عظیم شاعر، افسانہ نگار اور انشا پرداز تھے۔ انہوں نے تقریباً نصف صدی تک اردو زبان وادب کی عظیم خدمت انجام دی، وہ دبستان عظیم آباد کے عظیم فنکاروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ کسی مجلس میں ان کا ہونا مجلس کی کامیابی کی دلیل سمجھی جاتی تھی بلا تفریق مذہب ملت اردو اور ہندی کے ادیبوں اور مصنفین کی صف میں نمایاں نظر آتے تھے۔ آج ان کے چلے جانے سے اردوداں طبقے میں کافی مایوسی اور غم کی لہر پائی جارہی ہے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار معروف عالم دین اور راشٹریہ جنتادل (آر جے ڈی) کے جواں سال لیڈر مولانا سعد احمد قاسمی نے ڈاکٹر قاسم خورشید کے انتقال پر کیا۔ مولانا سعد احمد قاسمی نے ڈاکٹر قاسم خورشید سے تعلقات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ نہ صرف ایک ادیب اور انشاء پرداز تھے بلکہ وہ ایک اچھے انسان اور تعلقات کے نبھانے کا ہنر جانتے تھے۔ مولانا نے ڈاکٹر قاسم خورشید کے انتقال کو ادبی دنیا کے لیے ایک عظیم خسارہ قرار دیا اور انہوں نے کہا کہ اردو دنیا کو اس کی بھرپائی کرنے میں لمبا وقت لگے گا۔ اللہ ان کی مغفرت کرے اور ان کے درجات کو بلند کرے۔ واضح رہے ڈاکٹر قاسم خورشید معروف ادیب اور انشاء پرداز ہونے کے ساتھ ساتھ بہار کے نامور افسروں میں ان کا شمار ہوتا تھا وہ ایس سی آر ٹی سے ریٹائر ہوکر علمی اور ادبی سرگرمیوں میں مصروف تھے انہوں نے ملک اور بیرون ملک کئی مشاعروں میں شرکت کی۔ آج اچانک صبح حرکت قلب بند ہونے سے ان کا انتقال ہوگیا اور ان کی تدفین کل بروز بدھ صبح 10 بجے شاہ گنج قبرستان میں عمل میں آئے گی۔

شاعر وادیب قاسم خورشید کے انتقال، اردو وہندی ادبی دنیا سوگوار

پٹنہ، 30 ستمبر (یو این آئی) اردو اور ہندی کے معروف شاعر، ادیب اور افسانہ نگار قاسم خورشید منگل کی صبح پٹنہ کے سلطان گنج میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر تقریباً 65 برس تھی۔ ان کی نماز جنازہ بدھ کی صبح 10 بجے شاہ اَرزاں میں ادا کی جائے گی اور تدفین شاہ گنج قبرستان میں عمل میں آئے گی۔ قاسم خورشید کئی شعری مجموعوں کے خالق تھے۔ ان کا پہلا افسانہ "روک دو" مئی 1977 میں شائع ہوا تھا۔ اب تک ان کے تقریباً پچاس افسانے ملک کی معیاری رسائل وجرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کا افسانوی مجموعہ "تھکے ہوئے لوگ" اشاعت کے مرحلے میں ہے۔ شاعری اور افسانہ نگاری کے علاوہ انہوں نے ڈرامے، ریڈیو فیچر اور تحقیقی وتنقیدی مضامین بھی تحریر کیے۔ وہ نہ صرف اردو میں بلکہ ہندی میں بھی کہانیاں لکھتے تھے اور ہندی کہانیوں کا اردو میں ترجمہ کرنے کا کام بھی کرتے رہے۔ قاسم خورشید اردو اور ہندی دونوں زبانوں کے ادیبوں کے درمیان یکساں طور پر مقبول تھے۔ ٹیلی ویژن پروگرام پروڈکشن تکنیکی آپریشن اے آئی بی ڈی (ملیشیا، سی آئی ای ٹی)۔ آئی ایس آر او احمد آباد۔ اسکرپٹنگ کورس (سی آئی ای ٹی، نئی دہلی) وغیرہ کورس کئے اور ڈائریکٹر انچارج ایجوکیشنل ٹیلی ویژن بہار کے عہدے پر فائز ہیں۔ قاسم خورشید الیکٹرانک پرنٹ میڈیا کے ماہر، ممتاز فکشن نگار، ڈرامہ نگار اور شاعر تھے، جو ہندی، اردو اور انگریزی تینوں زبانوں میں تخلیق کرتے تھے۔ ان کے 22 کتابیں مختلف اصناف میں شائع ہو چکی ہیں، جن میں ڈرامے، شاعری، کہانیاں اور تنقید شامل ہیں۔ ان کی تازہ ترین تصانیف "دستکیں خاموش ہیں" اور "دل کی کتاب" ہیں۔ قاسم خورشید کو ان کی فکشن تخلیقات پر صدرِ جمہوریہ ہند نے بھی اعزاز سے نوازا، جن میں "در سے آگے" خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ حال ہی میں انہوں نے بحرین میں منعقدہ عالمی مشاعرے میں ہندوستان کی نمائندگی کی۔

انہوں نے درجنوں دستاویزی فلمیں اور ٹیلی فلمیں تخلیق کیں اور طویل عرصے تک تعلیمی ٹیلی ویژن کے ڈائریکٹر اِنچارج کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔

اردو اور ہندی شاعری کے رونق تھے ممتاز شاعر ڈاکٹر قاسم خورشید: ڈاکٹر انیل سلبھ

پٹنہ سیٹی 30 ستمبر (ذوالقرنین): اردو اور ہندی شاعری کے رونق رہے ممتاز شاعر ڈاکٹر قاسم خورشید نہیں رہے یہ انتہائی افسوسناک ہے یقین کرنا مشکل ہے کہ اس شہر کا کوئی زندہ شاعر اس طرح چلا جائے گا یقین نہیں ہوتا ہے اردو اور ہندی شاعری کے اس نقصان کو پُر کرنا بہت مشکل ہوگا خدا مذکورہ تعزیتی الفاظ ادا کیا بہار ہندی ساہتیہ سمیلن کے صدر ڈاکٹر انیل سلبھ نے انہوں نے آگے کہا کہ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے خدا اس کی روح کو سکون دے اللہ ان کے اہل خانہ کو یہ غم اور درد برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے انتہائی افسوسناک اسے لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے وہ میرا اچھا دوست تھے وہ بڑے تپاک سے میرا استقبال کرتا تھے اور میری عزت کرتا تھے میں ان کی کمی ہمیں تاعمر محسوس ہوگی وہ شاعروں کی محفل کی جان تھی اب شاعری کی محفلیں ویران لگیں گی۔

قاسم خورشید ہندی اور اردو دونوں کی محفلوں میں یکساں مشہور ومقبول تھے: اردو کونسل

پٹنہ 30 ستمبر (یو این آئی) ڈاکٹر قاسم خورشید ایک شاعر ایک افسانہ گر ایک ڈرامہ نویس اور ایک زندہ دل انسان تھے۔ ان کی شخصیت ادبی زندگی سے بھرپور تھی ان کی اچانک رحلت سے پوری ادبی دنیا سوگوار ہے۔ یہ باتیں اردو کونسل ہند کی ایک تعزیتی پیغام میں کہی گئیں۔ اردو کونسل ہند کے ناظم اعلیٰ اسلم جاوداں نے کہا کہ ڈاکٹر قاسم خورشید کی شخصیت ادبی زندگی سے بھرپور تھی ان کی تخلیقات ہندی اور اردو دونوں زبانوں میں تھیں۔ لہذا ہندی اور اردو دونوں کی محفلوں میں یکساں مشہور اور مقبول تھے۔ وہ اپنے اخلاق اور خوش گفتاری کے باعث سب کی پسندیدہ شخصیت تھے۔ ان کی اچانک رحلت ہندی اور اردو دونوں کی ادبی دنیا۔ کے لیے بہت افسوسناک اور اندوہناک ہے۔ اردو کونسل ہند کے رکن شفیع مشہدی نے کہا کہ قاسم خورشید کی موت کا مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔ ایک اچھا شاعر، افسانہ نگار اور زندہ دل انسان ہم لوگوں کے درمیان سے چلا گیا ہے۔ اس کا غم ناقابل فراموش ہے۔ پروفیسر عبدالصمد صاحب نے کہا کہ قاسم خورشید زندگی کی توانائی اور ادبی ہمہ ہمی سے بھرپور انسان تھے۔ مجھے ان کا بدل کوئی نہیں نظر آرہا ہے۔ اردو کونسل ہند کے کارگزار صدر امتیاز احمد کریمی نے کہا کہ قاسم خورشید ادب کی دنیا کی باغ وبہار شخصیت کا نام تھا۔ ان کی رحلت سے اردو اور ہندی دونوں کی محفلیں اداس ہوگئی ہیں۔ مجھے ذاتی طور پر ان کی ناگہانی موت پر گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ ڈاکٹر ہمایوں اشرف نے کہا کہ ان کی موت کی خبر سن کر مجھے سکتہ لگ گیا اور مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے کہ ادبی دنیا کا اتنا مشہور اور مقبول قلم کار اتنی خاموشی سے چلا گیا۔ کونسل کے نائب صدر مولانا ابوالکلام قاسمی اور مولانا امانت حسین نے ڈاکٹر قاسم خورشید کے انتقال پر دکھ کا اظہار کیا اور کہا کہ ابھی ان کے جانے کے دن نہیں تھے۔ ڈاکٹر سرور حسین اور ڈاکٹر اصف سلیم میں کہا کہ قاسم خورشید ادبی دنیا کی ایک ہردلعزیز شخصیت تھے، ان کی اچانک رحلت ایک بڑا ادبی سانحہ ہے۔ کونسل کے ناظم ڈاکٹر یعقوب اشرفی، پرویز انجم اور سید مجتبی حسن نے بھی ان سے اپنے ذاتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا وہ ایک اچھے شاعر، افسانہ نگار اور ڈرامہ نویس تھے۔ اس کے علاوہ ایک دل اور اخلاق مند انسان سے ہے، ان کی موت سے اردو دنیا کو یقینا خسارہ ہوا ہے۔

بہار کانگریس کے ریاستی مندوب وشویشور رائے کا انتقال

سمستی پور، 30 ستمبر (یو این آئی) بہار پردیش کانگریس کمیٹی کے ریاستی مندوب اور سمستی پور ضلع کانگریس کمیٹی کے نائب صدر وشویشور رائے کا منگل کے روز ایمس، پٹنہ میں انتقال ہوگیا۔ ان کی عمر تقریباً 80 سال تھی۔

آنجہانی وشویشور رائے کئی برسوں تک سمستی پور مارکیٹ کمیٹی کے صدر بھی رہے۔ ان کے انتقال کی خبر سے پورے ضلع میں صدمے کا ماحول ہے۔ کانگریس کے ضلع صدر محمد ابو تمیم، یوتھ کانگریس کے نیشنل کوآرڈینیٹر محمد ابو تنویر، کانگریس کے ضلع نائب صدر دیویندر نارائن جھا، سروج سنگھ، وجے شنکر شرما، وشوناتھ ہزاری، سٹی صدر دومن رائے، اور کانگریس شیڈیولڈ کاسٹ سیل کے ضلع صدر بھونیشور رام سمیت دیگر رہنماؤں نے اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کے انتقال سے کانگریس کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔

آل انڈیا اردو موومنٹ کے زیر اہتمام پانچ روزہ اردو بیداری کارواں کی شاندار کامیابی پر مبارکباد

حاجی پور (محمد آصف عطا) آل انڈیا اردو موومنٹ کے زیر اہتمام 14 ستمبر تا 18 ستمبر 2025 پانچ روزہ اردو بیداری کارواں کی شاندار کامیابی پر آل انڈیا اردو موومنٹ کے صدر ڈاکٹر بسمل عارفی اور متحرک رکن وصحافی سرفراز فاضل پوری سے مل کر انہیں مبارکباد دینے اردو ایکشن کمیٹی ویشالی کے صدر جناب محمد عظیم الدین انصاری، سکریٹری محمد شاہ نواز عطا، ضلع اردو ٹیچرس ایسوسی ایشن ویشالی کے جوائنٹ سیکرٹری جناب عبدالقادر اور سماجی خدمت گار محمد تنویر سمیع کے ہمراہ سمستی پور پہونچے۔ اس موقع پر جناب انصاری اور ہمراہ تمام افراد نے جناب ڈاکٹر بسمل عارفی اور سرفراز فاضل پوری کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ اردو بیداری کارواں کی آواز دور دور تک اردو آبادی میں گونج رہی ہے اور اس کے مثبت نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے۔ جناب انصاری نے بتایا کہ آل انڈیا اردو موومنٹ کے زیر اہتمام اردو بیداری تحریک ضلع کے ہر بلاک اور قصبوں میں چلائی جارہی ہے۔ اس کے عہدیداران کے علاوہ اردو ٹیچروں کی بھی خدمات حاصل ہے۔ بعض بعض مقامات پر اردو موومنٹ کے ساتھ اردو ٹیچروں، ادیبوں، شاعروں اور صحافی کے تعاون سے اردو بیداری کارواں کی شاندار کامیابی کے بعد اردو کے تعلق سے دفتر سے وابستہ کام بھی انجام پارہے ہیں۔ جوائنٹ سیکرٹری جناب عبدالقادر نے بتایا کہ آل انڈیا اردو موومنٹ کے زیر اہتمام اردو بیداری کارواں نے حکمت عملی کے ساتھ جو تحریک چلائے ہیں اس کے نتائج مستقبل میں برآمد ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اردو بیداری کارواں کی کوشش نے پورے ریاست بہار میں اردو کے لئے ایک مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اردو والوں کی مخالفت ہر دور میں رہی ہے۔ تجربہ کار اور کہنہ مشق افراد مہم کو ہمیشہ پروان چڑھانے میں سرگرم عمل رہ کر کامیابی کے پرچم کو بلند کیا ہے۔ آل انڈیا اردو موومنٹ کی اردو بیداری کارواں کی طرح ویشالی میں بھی مہم چلانے کا عزم ارادہ کیا گیا۔ اس موقع پر ویشالی ضلع کے مشہور صحافی محمد شاہ نواز عطا نے کہا کہ آل انڈیا اردو موومنٹ کے زیر اہتمام پانچ روزہ اردو بیداری کارواں نے سمستی پور ضلع میں جو گونج پیدا کی ہے اس کے نتیجے میں آنے والے دنوں میں اردو کو کافی تقویت ملے گی۔ اس دوران آل انڈیا اردو موومنٹ کے متحرک رکن جناب جناب سرفراز فاضل پوری نے وفد کے تمام لوگوں کا والہانہ استقبال کیا اور ان لوگوں کو اپنے تجربے سے بھی روشناس کرایا۔ ان کے تجربے کافی کارآمد ثابت ہوں گے۔ واضح ہو کہ اس دوران آل انڈیا اردو موومنٹ کے صدر ڈاکٹر بسمل عارفی سے ملاقات نہیں ہوسکی۔

ایس بی آئی اور ایکشن ایڈ کے ایک مشترکہ پہل معذوروں کو روزگار کے مواقع فراہم کر رہی ہے

پٹنہ سیٹی 30 ستمبر (ذوالقرنین) SBI فاؤنڈیشن اور ایکشن ایڈ ایسوسی ایشن کے مشترکہ طور پر چلائے جانے والے سواولمبن پروجیکٹ کے تحت جس کا مقصد معذوروں کی روزی روٹی کے لئے ذریعہ مہیا کرانے کے مقصد سے مہچک بلاک کے 4 معذور افراد کو روزگار کے لیے کرانہ دوکان کے لئے کا سامان فراہم کیا گیا اور ساتھ ہی 4 ضرورت مندوں کو وہیل چیئرز بھی فراہم کی گئیں ضلع کوآرڈینیٹر کماری ویشنوی بلاک کوآرڈینیٹر خوشبو کماری اور ارون کمار کے علاوہ سماجی کارکن دیپک کمار سوجیت کمار، شمشیر کمار، اور نیرج کمار موجود تھے روزگار کے مواقع تمام معذور افراد کے لیے خوشی کا باعث بنے کماری ویشنوی نے میڈیا کو بتایا کہ آج بھی معاشرے میں معذوروں کے بارے میں منفی تاثرات برقرار ہیں سماج کا ماننا ہے کہ معذور کچھ نہیں کرسکتا SBI اور ActionAid کے ذریعے چلائے جانے والے Swavalamban پروجیکٹ نے معذوروں کو روزگار فراہم کر کے انہیں با اختیار بنایا ہے اور معاشرے کی ذہنیت کو بدلنے کی کوشش بھی کی ہے سماجی کارکن دیپک کمار نے ایکشن ایڈ آرگنائزیشن اور ایس بی آئی فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جو غریب معذور افراد روزی روٹی کے لیے گھر گھر بھٹکتے تھے آج وہ اپنے خاندانوں کی کفالت کرسکیں گے۔

ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر کشن گنج نے افسران اور تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ میٹنگ کی

کشن گنج (محمد عظیم الدین) چیف الیکٹورل آفیسر بہار کے خط نمبر 3999، مورخہ 2025.09.27 کی روشنی میں کلکٹریٹ اسمبلی ہال میں ایک میٹنگ بلائی گئی تھی تاکہ انتخابی فہرستوں کی خصوصی نظرثانی کے بارے میں ضروری معلومات کا اشتراک کیا جاسکے۔ میٹنگ میں ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر کشن گنج نے تمام سیاسی جماعتوں میں انتخابی فہرستوں کی ہارڈ اور سافٹ کاپیاں تقسیم کیں اور انتخابی فہرستوں کی حتمی اشاعت کے بعد 01.07.2025 کی اہلیت کی تاریخ پر مبنی انتخابی فہرستوں 2025 کے خصوصی نظرثانی کے بارے میں تفصیلی معلومات کا اشتراک کیا۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر کشن گنج نے بتایا کہ 01.08.2025 کو ڈرافٹ ووٹر لسٹ کی اشاعت سے 01.09.2025 تک چاروں اسمبلی حلقوں میں کل 35996 فارم 6، 7 اور 8 موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے کل 29949 فارم متعلقہ الیکٹورل رجسٹریشن افسران نے مناسب سماعت کے بعد قبول کیے اور مطلوبہ ثبوت کی کمی یا متعلقہ ووٹر کی غیر موجودگی رموت رڈپلیکیٹ اندراج کی وجہ سے کل 6014 کو مسترد کر دیا گیا۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر، کشن گنج نے بتایا کہ مسودہ کی اشاعت کی تاریخ 01.08.2025 کے مطابق ووٹرز کی تعداد 1086242 تھی جو کہ حتمی اشاعت میں بڑھ کر 1112530 ہوگئی ہے۔ اسی طرح ضلع کے تمام اسمبلی حلقوں میں 18-19 سال کی عمر کے ووٹرز کی تعداد مسودہ کی اشاعت کے مطابق 16955 تھی جو کہ حتمی اشاعت میں بڑھ کر 23534 ہوگئی ہے۔ اس طرح اس عمر کے ووٹروں کی تعداد میں نسبتاً اضافہ ہوا ہے۔ ووٹرز کے صنفی تناسب پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ مسودہ فہرست کی اشاعت کے مطابق ووٹرز کا صنفی تناسب 876 تھا جو کہ حتمی اشاعت میں کم ہوکر 874 ہوگیا ہے۔ اس طرح ضلع میں ووٹرز کا صنفی تناسب کم ہوا ہے اور اسے بڑھانے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ سیاسی جماعتوں سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنی سطح پر اس سمت میں تعاون فراہم کریں۔

اوقاف کا تحفظ مسلمانوں کی ایمانی ذمہ داری، عدالتی فیصلہ کی روشنی میں لائحہ عمل طے کرنے کی ضرورت: امیر شریعت

پٹنہ: امارت شرعیہ بہار اڈیشہ جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے اراکین مجلس ارباب حل وعقد کی مورخہ ۲۹ رستمبر ۲۰۲۵ء کو زوم ایپ پر ایک اہم میٹنگ سے اظہار خیال کرتے ہوئے امیر شریعت مفکر ملت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی نے فرمایا کہ سپریم کورٹ نے وقف ایکٹ 25 پر دیئے گئے عبوری فیصلے کے ذریعہ ملک کے سارے مسلمانوں کو بے حد بے مایوس اور بے حد بے چین کر دیا ہے، اس ایکٹ کو واپس لینے کے لیے ملی قیادت نے ایک سو سے زیادہ رٹ پٹیشن داخل کیا تھا اور توقع ظاہر کی تھی کہ عدالت مسلمانوں کی فریاد سنجیدگی کے ساتھ سنے گی اور اس کی خطرناکیوں کو محسوس کرتے ہوئے آئینی روح کو سامنے رکھتے ہوئے اس کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کرے گی، اور اس کو حقوق انسانی اور مساوات کے خلاف تصور کر کے مکمل اسٹے لگائے گی، مگر عدالت کے فیصلے سے بڑی مایوسی ہوئی، عدالت نے فیصلہ کے ابتدائی صفحات میں جو اصولی مباحث درج کئے گئے ہیں اس میں منطقی انداز کو پیش نظر رکھا گیا ہے مثلاً یہ کہ ایوان بالا وزیریں سے منظور شدہ قوانین دستوری ہوں گے، اگر یہی بات ہے تو عدالت کا لجیم کے مسئلہ میں پارلیامینٹ کے قانون کو یکسر بدل دیا، دوسری بات عدالت نے یہ کہا کہ اگر قانون بادی النظر میں انسانی حقوق کے خلاف ہوگا تو غور کیا جائے گا، کیا یہ ایکٹ اور اس کی اکثر شقیں انسانی حقوق کی خلاف نہیں ہیں؟ مثلاً وقف کرنے کے لیے پانچ سال تک مسلمان ہونے کی شرط؛ کسی سکھ اور بودھ دھرم کے لئے رکھی گئی ہے، کیا یہ امتیازی سلوک نہیں ہے؟ اس طرح ایکٹ کی ایک سو سے زائد شقیں ایسی ہیں جن سے اوقافی جائیدادیں تباہ ہونے والی ہیں، وقف بائیوزر کے ذریعہ ہماری غیر رجسٹر وقف اور قبرستان کی اوقافی حیثیت ختم ہوجائے گی، اس ایکٹ نے وقف بورڈ کے حق استحقاق کو بھی سلب کرلیا۔

ایسے ناگفتہ حالات میں وقف کی زمینوں کے تحفظ وبقاء کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا جائے۔ اس سے قبل مجلس عاملہ، شوریٰ، علماء دانشوران، قانون دان وقضاۃ سے استصواب رائے کیا گیا ان حضرات کی آراء کو بھی لیا گیا، تاکہ مستقل لائحہ عمل بناتے وقت اس کو بھی پیش نظر رکھا جائیگا اس میں مسئلہ میں آپ کی رائے بھی آنی چاہیے۔

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال کے قائم مقام ناظم مولانا مفتی محمد سہراب ندوی قاسمی نے مندوبین کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ عدالت نے ایکٹ پر جو فیصلے دئے اسکی واقفیت ونوعیت پر غور کرنے اور مستقبل کے لیے نقشہ کار بنانے پر غور کرنے کے لئے ارباب حل وعقد کی مجلس طلب کی گئی ہے، اس ایکٹ کے خلاف حضرت امیر شریعت امارت شرعیہ کے رفقاء کرام کے ساتھ اور دیگر ملی تنظیموں کے اشتراک سے مضبوط تحریک چلائی گئی، رائے عامہ کو ہموار کیا گیا، سیاسی راہنماؤں سے گفت وشنید کی، اس سلسلے میں جو بھی کوششیں ہوسکتی ہیں سب کچھ کیا گیا، حتی کہ مجوزہ وقف بل کے دھمک سے آخر تک جدوجہد کی گئی، عدالت کے دروازے کو بھی کھٹکھٹایا گیا تاکہ راحت ملے گی، مگر ساری تدبیر یں سود ہوئیں، عدالت نے بھی مایوس کیا، اس فیصلے سے بہت سے لوگوں کو غلط فہمی بھی ہوئی جس کو حضرت امیر شریعت نے تجزیاتی انداز میں وضاحت کیا کہ یہ فیصلہ اوقافی جائیدادوں کو تباہ وبرباد کرنے والا ہے، اس پہلو پر حضرت امیر شریعت نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اب کیا کرنا چاہیے؟ آپ کے مشورے درکار ہیں

نائب امیر شریعت مولانا محمد شمشاد رحمانی نے فرمایا کہ قانون وقف کے نقائص سے بہت سے لوگ واقف نہیں ہیں اس لیے حضرت امیر شریعت اس پہلو پر کتابچہ مرتب کرا دیں تاکہ عوامی بیداری لانے میں اس سے مدد مل سکے، مولانا ابوالکلام شمسی نے کہا کہ حضرت امیر شریعت نے قانون کا جو تجزیاتی نکات پیش کیا ہے وہ بے حد اہم ہیں اوقاف کے اس مسئلے کو ملک کی دوسری تنظیموں کے اشتراک سے حل کیا جائے، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے ایک روڈ میپ تیار کیا ہے اس کو بھی سامنے رکھا جائے، مولانا ڈاکٹر شکیل احمد قاسمی نے کہا کہ اس موضوع پر پریس کانفرنس کے انعقاد پر غور ہو، اور پرامن جمہوری طریقہ سے احتجاج کیا جائے، اس سلسلے میں مسلم ریٹائرڈ جج اور وکلاء کی ٹیم بھی تشکیل دی جائے، جناب آفاق احمد نے کہا کہ ائمہ مساجد مسئلہ کی نزاکت سے ناواقف ہیں انہیں واقف کرایا جائے، اور ادھر رجسٹریشن کے لیے کاغذات درست کرانے پر بھی توجہ دلائی جائے، ڈاکٹر فاروق اعظم نے کہ اس موضوع پر ورک شاپ منعقد کیے جائیں جس میں متولیان کو بھی مدعو کیا جائے، ڈاکٹر ابوالکلام نے کہا کہ کتابچے کی طباعت لازمی طور پر ہونی چاہیے، جناب خورشید انور نجمی نے کہا کہ ارباب حل وعقد اپنی رائے موبائل پر بھی دے دیں، ایڈمن صاحب گروپ کو چند گھنٹوں کے لیے عام کر دیں، جناب حاجی مناظر صاحب بھاگلپور، مولانا محمد خالد نیموی صاحب بیگوسرائے، جناب سیف اللہ ملکی، جناب سمیع الحق صاحب، مفتی ظفر عالم قاسمی اڈیشہ، مفتی توحید مظاہری، جناب قاسم السلام صاحب، جناب سہیل احمد بوکارو، مولانا رضوان احمد ندوی، مولانا جاوید اختر ندوی، حافظ امتیاز رحمانی، جناب حافظ احتشام رحمانی سمیت متعدد اصحاب نے قیمتی آراں پیش کئے بعد ازاں حضرت امیر شریعت مدظلہ نے اختتامی کلمات میں شرکاء سے اپنے اپنے حلقہ کے دس متولیوں کے نام وپتے اور موبائل نمبر معلوم کر کے دفتر امارت شرعیہ کو فراہم کرنے کی ترغیب دی تاکہ آنے والے دنوں میں ان کا اجتماع رکھا جاسکے، مجلس کی کاروائی مولانا اسد اللہ قاسمی کی تلاوت سے شروع ہوئی مفتی محمد مجیب الرحمن قاسمی صاحب نے نعت شریف پڑھا اور حضرت امیر شریعت کی دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

جو سانپوں کو پکڑتا تھا، خود سانپ کے شکنجے میں آگیا، ڈاکٹر نے کہا خطرے سے باہر

جالے: (محمد رفیع ساگر): دربھنگہ شہر کے نیو خواجہ سرائے محلے میں اس وقت افراتفری مچ

گئی جب ایک لاج کے کمرے میں سانپ نکل آیا۔ طلبہ کی دہائی پر محکمہ ماحولیات نے فوراً سانپ پکڑنے کے ماہر شنبھو شرن سنگھ عرف طوفان سنگھ کو بلایا، جو برسوں سے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر سانپ پکڑتے آرہے ہیں۔ موقع پر پہنچتے ہی انہوں نے حسبِ معمول مہارت دکھائی اور سانپ کو قابو میں کرلیا، مگر جیسے ہی اسے بوری میں ڈالنے لگے تو معمولی سی دیر ان پر بھاری پڑ گئی۔ سانپ نے اچانک لپک کر ان کے ہاتھ کو کاٹ لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے ماحول میں کھلبلی مچ گئی۔ ساتھیوں نے بہ مشکل سانپ کو بوری میں بند کیا اور زخمی شنبھو شرن سنگھ کو فوراً دربھنگہ میڈیکل کالج اسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں نے انہیں علاج کے بعد خطرے سے باہر بتایا اور کہا کہ زہر کا اثر محدود رہا، اس لیے بڑی حادثہ ٹل گیا۔ حیاگھاٹ تھانہ علاقے کے شنبھو شرن سنگھ کو یہ اطلاع خود محکمہ ماحولیات کی جانب سے ملی تھی کہ لاج میں سانپ دکھائی دیا ہے۔ وہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی بغیر حفاظتی کٹ کے پہنچ گئے اور قسمت کا وار سہہ گئے۔ مقامی ذرائع کے مطابق وہ اکثر مختلف جگہوں سے سانپ پکڑتے رہتے ہیں، مگر منگل کا دن ان کے لیے ایک چونکانے والا تجربہ ثابت ہوا۔

دبئی میں گلف گرین سمٹ اینڈ ایوارڈز 2025 میں اے آئی سی ٹی کے چیئرمین محمد صہیب کو اعزاز

سیتامڑھی (پی آر) دبئی میں منعقدہ گلف گرین سمٹ اینڈ ایوارڈز 2025 میں ایک شاندار اور

باوقار تقریب کے دوران عالمی سطح پر انسانی ہمدردی کے کام اور کمیونٹیز کو با اختیار بنانے کی نمایاں خدمات پر AICT کے چیئرمین محمد صہیب کو خصوصی اعزاز سے نوازا گیا۔ محمد صہیب کا تعلق بہار کے ضلع سیتامڑھی کے مادھوپور سلطان پور سے ہے۔ یہ ایوارڈ وصول کرنے کے بعد اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی صرف ان کی ذاتی نہیں بلکہ پوری ٹیم اور ان تمام افراد کی محنت اور لگن کا نتیجہ ہے جو خدمتِ انسانیت اور پائیدار ترقی کے جذبے کے ساتھ جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ دنیا بھر کی ممتاز شخصیات کے درمیان یہ اعزاز حاصل کرنا ان کے لیے نہایت یادگار لمحہ ہے۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر عبداللہ بالحیف النعیمی، چیئرمین شارجہ کنسلٹیٹو کونسل اور متحدہ عرب امارات کے سابق وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی وماحولیات تھے۔ انہیں ایک وژنری رہنما کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، جن کی خدمات نے پورے خطے میں پائیدار ترقی کو نئی جہت دی ہے۔ ان کی موجودگی نے اس تقریب کو منفرد اہمیت عطا کی۔ اس موقع پر معروف بالی ووڈ اداکار ارباز خان بھی بطور مہمانِ اعزاز شریک ہوئے، جن کی شرکت نے تقریب کی رونق کو بڑھایا۔ نظامت کے فرائض مشہور اینکر انیل سنگھوی اور زی سلام کے سربراہ طارق صاحب نے انجام دیے، جنہیں حاضرین کی جانب سے بھرپور داد ملی۔ یہ اعزاز اس بات کا مظہر ہے کہ خدمتِ خلق، حوصلہ اور اجتماعی جدوجہد وہ حقیقی قوتیں ہیں جو انسانوں کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لاتی ہیں۔ محمد صہیب کا یہ عالمی اعتراف نہ صرف ایک انفرادی کامیابی ہے بلکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اخلاص کے ساتھ کی جانے والی کوششیں دنیا بھر میں تسلیم کی جاتی ہیں۔

اسمیک، ایک موٹر سائیکل کے ساتھ دو اسمگلر گرفتار

کشن گنج (محمد عظیم الدین) شراب اور دیگر منشیات کے خلاف سرگرمیوں کو مؤثر طریقے سے

کنٹرول کرنے کے لیے کشن گنج پولس کی جانب سے چلائی جارہی سخت مہم کے ایک حصے کے طور پر، آج 30 ستمبر 2025 کو چھتر گچھ پولس کیمپ (پہاڑ کٹھ پولیس اسٹیشن) کو اطلاع ملی کہ دو افراد ایک کالے رنگ کی موٹر سائیکل پر کشن گنج سے چھتر گچھ آرہے ہیں۔ چھتر گچھ پولس کیمپ نے تیزی سے کام کرتے ہوئے دو افراد کو ٹھاکر گنج - بیرگچھی مین پکی سڑک پر پکڑ لیا۔ بعد ازاں گرفتار افراد سے سماک نما نشہ آور چیز برآمد کرلی گئی۔ گرفتار شخص کا نام اور پتہ پوچھنے پر انہوں نے اپنے نام بتائے: 1: محمد دکھہ عرف اسلام انصاری عمر 30 سال، والد ممتاز انصاری 2۔ پپو پرساد گپتا عمر 30 سال، والد مرحوم مہیش پرساد گپتا، دونوں ساکن چھتر گچھ، وارڈ نمبر 03، تھانہ ضلع پولیس۔ پولیس کی جانب سے جائے وقوعہ کی تلاشی کے دوران بھاری مقدار میں سمیک نما منشیات (جس کی مارکیٹ قیمت تقریباً 53 ہزار روپے ہے) برآمد کرلی گئی۔ اس سلسلے میں تھانہ پہاڑ کٹھ میں متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کر کے مزید کارروائی کی جارہی ہے اور ملوث دیگر ملزمان کے خلاف چھاپے مارے جارہے ہیں اور کیس کی تفتیش جاری ہے۔

نوراتری کے موقع پر تین روزہ ڈانڈیا کا پٹنہ سیٹی کی عوام نے خوب لطف اٹھایا

پٹنہ سیٹی 30 ستمبر (ذوالقرنین): پورے بہار میں اس وقت دسہرہ کا تہوار عقیدت واحترام

کے ساتھ منایا جارہا ہے اور اہل وطن کے لوگ مذہبی مقامات پر پوجا ارچنا کرنے میں مشغول ہیں شہر کے ہر چوک چوراہوں پر مورتیاں نصب کی گئی ہیں اور سڑکوں اور گلیوں کو نہایت ہی خوبصورت انداز میں سجایا گیا ہے اور اس دسہرہ کے موقع پر شہر کے مختلف مقامات پر ڈانڈیا تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں پٹنہ سیٹی کے ہر عمر کے مرد خواتین نے خوب لطف اٹھایا پٹنہ سیٹی کے گائے گھاٹ میں واقع HOTEL KL,7 تین روزہ ڈانڈیا تقریب کا اہتمام کیا گیا جس کا افتتاح بہار قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر نند کشور یادو پٹنہ کی میئر محترمہ سیتا ساہو ڈپٹی میئر محترمہ ریشمی چندروشی سماجی کارکن ڈاکٹر اجے پرکاش راکیش بلبھ عرف ڈبو یادو نے مشترکہ طور پر شمع روشن کر کے کیا اس کے بعد ثقافتی پروگرام میں نوجوان لڑکے لڑکیاں نے فلمی نغموں پر ڈانڈیا کے ساتھ رقص کیا اس تین روزہ ڈانڈیا کی تقریب میں تقریباً 5 ہزار سے زائد لوگوں نے شرکت کی اور ڈانڈیا رقص کا لطف اٹھایا HOTEL KL,7 گائے گھاٹ پٹنہ سیٹی میں تحفظ کا مکمل انتظام تھا جس ہر لوگ کافی مطمئن رہتے ہیں۔

آئرن مافیاؤں نے ہیمنت دور حکومت میں سارنڈا جنگل کا بڑے پیمانے پر استحصال کیا: بی جے پی

رانچی، 30 ستمبر (یو این آئی) بی جے پی کے جھارکھنڈ ریاستی ترجمان پرتل شاہ دیو نے کہا کہ سپریم کورٹ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے سارنڈا جنگل کو جنگلی حیات کی پناہ گاہ قرار دینے کے عمل کا آغاز نہ صرف ایک تاریخی قدم ہے بلکہ اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ ہیمنت حکومت اپنے دور اقتدار میں ریاست کی جنگلاتی دولت اور ماحولیات کے تحفظ میں پوری طرح ناکام رہی ہے۔ مسٹر شاہ دیو نے آج یہاں کہا کہ سارنڈا جنگل جسے ایشیا کا سب سے بڑا سال جنگل سمجھا جاتا ہے اور تقریباً 82,000 ہیکٹر کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے، ایک زمانے میں اپنی ہریالی اور حیاتیاتی تنوع کے لیے دنیا بھر میں جانا جاتا تھا۔ تاہم ہیمنت حکومت کے تحفظ میں کان کنی مافیا نے اس جنگل کا بڑے پیمانے پر استحصال کیا ہے۔ لوہے اور دیگر معدنیات کی اندھا دھند کان کنی نے نہ صرف ہزاروں ہیکٹر

جنگلاتی اراضی کو تباہ کر دیا ہے بلکہ قدرتی ماحولیاتی نظام کو بھی تباہ کر دیا ہے۔ صورتحال اس نہج پر پہنچ گئی ہے کہ جہاں کبھی پودوں کی 300 سے زائد اقسام پائی جاتی تھیں، اب بمشکل 87 انواع باقی رہ گئی ہیں۔ پرندوں کی نسلیں بھی 148 سے کم ہو کر 116 ہوگئی ہیں اور ہاتھیوں کا روایتی راستہ مکمل طور پر ختم ہوگیا ہے۔ پرتل نے کہا کہ 2010 میں 253 ہاتھیوں کی گنتی کی گئی تھی، سارنڈا میں ان کی موجودگی آج تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوگئی ہے۔ مسٹر شاہ دیو نے کہا کہ کان کنی سے ہونے والی آلودگی نے پورے علاقے کو آلودہ کر دیا ہے۔ برسات کے موسم میں ندیاں اور آبشاریں سرخ ہو جاتی ہیں اور یہاں تک کہ پینے کا پانی بھی لوہے کی دھول سے آلودہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے قبائلی علاقوں میں سانس کی بیماریاں، جلد کی بیماریاں اور بخار جیسی بیماریاں عام ہوگئی ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں گرمی کی لہروں میں بھی اضافہ ہوا ہے، جس کی براہ راست وجہ جنگلات کی اندھا دھند کٹائی اور کان کنی سے پیدا ہونے والا عدم توازن ہے۔ مسٹر شاہ دیو نے الزام لگایا کہ ہیمنت حکومت نے جان بوجھ کر کان کنی کمپنیوں اور مافیاؤں کو فائدہ پہنچانے کے لیے ماحولیاتی معیارات کو نظر انداز کیا۔ ایک کمیشن کی رپورٹ نے یہاں تک انکشاف کیا کہ جھارکھنڈ میں کان کنی کمپنیوں نے 22,000 کروڑ روپے سے زیادہ کی غیر مجاز کان کنی کی ہے۔ مزید یہ کہ صرف ہیمنت حکومت کے دور میں ہی جھارکھنڈ میں ہزاروں ہیکٹر جنگلاتی اراضی کو غیر جنگلاتی استعمال کے لیے منتقل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کا یہ حکم اس بات کا ثبوت ہے کہ ہیمنت حکومت نے جھارکھنڈ کے ماحول اور قبائلی سماج کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے۔

ای ڈی: جی ایس ٹی ان پٹ ٹیکس گھوٹالے کے ماسٹر مائنڈ امیت گپتا کے 15.41 کروڑ روپے کے اثاثے ضبط

رانچی: 29 ستمبر کو، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) کی رانچی برانچ نے کولکتہ اور ہاوڑہ میں 15.41 کروڑ روپے کی 10 غیر منقولہ جائیدادوں کو عارضی طور پر ضبط کیا۔ یہ جائیدادیں امیت گپتا کی ہیں، جو بڑے پیمانے پر GST ان پٹ ٹیکس کریڈٹ (ITC) فراڈ سنڈیکیٹ کے ماسٹر مائنڈز میں سے ایک ہیں۔ یہ جائیدادیں پی ایم ایل اے 2002 کے تحت ان کے ساتھیوں کے خلاف ہیں۔ اس معاملے میں اٹیچمنٹ کی کل رقم 70.20 کروڑ (تقریباً) ہے۔ الزامات کے مطابق شیو کمار دیورا، سمیت گپتا، امیت گپتا، اور کئی دیگر ملزمان نے تقریباً 14,325 کروڑ روپے کی جعلی رسیدیں تیار کیں۔ ان جعلی رسیدوں کے نتیجے میں 800 کروڑ سے زیادہ کے جعلی ٹیکس کریڈٹ دعوے ہوئے، جس کے نتیجے میں حکومت کو اہم آمدنی کا نقصان ہوا۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) اور جی ایس ٹی انٹیلی جنس کی مشترکہ تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ملزمان نے فرضی لین دین اور ٹیکس سے بچنے کے لیے 90 سے زیادہ شیل کمپنیوں کا استعمال کیا۔

کوئلہ مافیاؤں نے کوئلے کی کانوں سے کا نکے روڈ تک تباہی مچادی

بابو لال مرانڈی نے لگایا سنگین الزام

رانچی: بی جے پی کے ریاستی صدر اور قائد حزب اختلاف بابولال مرانڈی نے کوئلے کی وسیع پیمانے پر غیر قانونی تجارت پر سخت ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ منشی پریم چند کی "دو بیلوں کی کہانی" کی طرح رانچی میں کوئلے کے غیر قانونی تاجروں کی کہانی بھی مقبول ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رانچی کے مورابادی علاقے میں ایک ہوٹل کے باہر اکثر سڑک پر کھڑی ایک BMW کار لوگوں میں ایک گرما گرم موضوع ہے۔ کیوں نہیں، کالے دھن سے بنی ایک کالی کار ایک حقیقی چشم کشا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہوٹل کے اندر کروڑوں کا کاروبار کرنے والے تاجر قطاروں میں بیٹھ کر چائے اور کافی پیتے ہیں۔ باہر سے دیکھا جائے تو یہ سب کارپوریٹ میٹنگ کی طرح لگتا ہے لیکن حقیقت جاننے والوں کا کہنا ہے کہ یہ کوئلے کی تجارت، ریک لوڈنگ اور ریٹ فکسنگ کا اصل "گندہ کھیل" ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھیل میں کھلاڑی ہوتے ہیں... لیکن اس کھیل کے "کھلاڑیوں کے کھلاڑی" کشن جی اور منوج صاحب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "ایک سے دو بہتر ہیں" کی زندہ مثال اب دیکھنے کو مل رہی ہے۔ منوج اور کشن جوڑی "کوئلے کی کانوں سے کانکے روڈ تک موجیں بنا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف ہر ضلع میں ایجنٹ تعینات کر کے کروڑوں روپے اکٹھے کیے جا رہے ہیں تو دوسری طرف دہلی سے لے کر جھارکھنڈ تک ہر طرح کے انتظامات کرنے کے لیے ایک صاحب انچارج ہیں۔ مرانڈی نے کہا، وزیر اعلیٰ، جس طرح ہمیں میڈیا اور دیگر ذرائع سے "کوئلہ چوروں کے گروہ اور ان کے ساتھی آقاؤں" کے سیاہ کارناموں کے بارے میں معلومات مل رہی ہیں، آپ کو بھی ان کے کارناموں کے بارے میں معلومات مل رہی ہوں گی۔ انہوں نے کہا، "اس میں وقت لگ سکتا ہے، لیکن جلد یا بدیر، جو لوگ اس بڑے گھوٹالے میں ملوث ہیں اور جو لوگ جھارکھنڈ کی معدنی دولت کو لوٹ کر اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں۔

پولیس نے غیر قانونی غیر ملکی شراب اسمگلنگ ریکیٹ کا کیا پردہ فاش، 2 گرفتار

رانچی: مناتو پولیس اسٹیشن نے منگل کی صبح ایک بڑی کارروائی کرتے ہوئے غیر قانونی غیر ملکی شراب کی اسمگلنگ میں ملوث ایک گروہ کا پردہ فاش کیا۔ بھاری مقدار میں غیر ملکی شراب قبضے میں لے کر دو ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا۔ 30 ستمبر 2025 کو، صبح تقریباً 8:15 بجے، مناتو پولیس اسٹیشن کو اطلاع ملی کہ ایک گرے ماروتی سوزوکی ایکو کار (رجسٹریشن نمبر: JH01 CS-2171) میں غیر قانونی غیر ملکی شراب کی اسمگلنگ کی جا رہی ہے۔ اطلاع ملنے پر اسٹیشن ہاؤس آفیسر سب انسپکٹر نرمل اوراون کی قیادت میں ایک خصوصی چھاپہ مار ٹیم تشکیل دی گئی۔ ٹیم نے مناتو پولیس اسٹیشن کے گیٹ کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کیں اور گاڑیوں کی چیکنگ شروع کر دی۔ مشکوک گاڑی کو صبح 9:30 بجے کے قریب روکا گیا، گاڑی میں ڈرائیور کے ساتھ ایک اور شخص بھی موجود تھا۔ مشکوک گاڑی کو صبح 9:30 بجے کے قریب روکا گیا، گاڑی میں ڈرائیور کے ساتھ ایک اور شخص بھی موجود تھا۔ تلاشی کے دوران گاڑی کے درمیان سے چادر سے ڈھکے 14 سیل بند بکس ملے۔ تفتیش کے دوران دونوں نے دعویٰ کیا کہ ڈبوں میں انڈے تھے تاہم مزید تفتیش پر اندر سے غیر ملکی شراب کی سیل شدہ بوتلیں برآمد ہوئیں۔ دونوں ملزمان شراب کی نقل و حمل سے متعلق کوئی درست دستاویزات پیش کرنے سے قاصر تھے۔ ضبط شدہ اشیاء کی تفصیلات: 1. ROYAL STAG (375 ملی لیٹر) - 6 بکس (کل 144 بوتلیں) 2. سٹرلنگ ریزرو (375 ملی لیٹر) 7 بکس (کل 168 بوتلیں) 3. سٹرلنگ ریزرو (180 ملی لیٹر) - 1 ڈبہ (کل 36 بوتلیں) 4. Maruti Suzuki Eeco کار (رنگ: گرے، رجسٹریشن نمبر: JH01CS-2171) 5. دو موبائل فون (REDMI برانڈ) گرفتار ملزمان کی شناخت: 1. دیپک کمار، عمر تقریباً 31 سال، والد مرحوم۔ اشوک رام، ساکن گاؤں + پوسٹ: کشاہا، تھانہ: کنڈی، ضلع: گڑھوا۔ 2. جتیندر کمار گپتا، عمر تقریباً 38 سال، والد- آنجہانی جگرناتھ پرساد گپتا، گاؤں: سندھوریا، تھانہ: بھاوناتھ پور، ضلع: گڑھوا۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے دونوں ملزمان کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا ہے۔ مزید تفتیش جاری ہے۔

جھارکھنڈ کے 13 مزدور پھنسے ہیں گجرات میں

جے ایم ایم رہنما کنال شڈنگی نے کہا نہیں دیا جارہا ہے کھانا اور تنخواہ

رانچی: جھارکھنڈ کے مشرقی سنگھ بھوم ضلع کے بہاراگوڑا بلاک کے مٹیانہ گاؤں کے تیرہ تارکین وطن مزدور ایک نجی کمپنی میں کام کرنے کے لیے گجرات کے کچھ ضلع پہنچے تھے لیکن اب وہ وہاں پھنسے ہوئے ہیں۔ بہارگورہ کے سابق ایم ایل اے اور جے ایم ایم لیڈر کنال شڈنگی نے سوشل میڈیا پر کارکنوں کی حالت زار پر سنگین الزامات لگائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مزدوروں کو نہ تو مناسب خوراک مل رہی ہے اور نہ ہی ان کی تنخواہ۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کو ٹیگ کیا اور کارکنوں کی حالت زار کے بارے میں معلومات شیئر کیں، جس سے بحث چھڑ گئی۔ مزدوروں کے اہل خانہ نے مقامی پولیس اسٹیشن میں شکایت بھی درج کرائی ہے۔ معاملہ سامنے آنے کے بعد کارروائی کی گئی ہے۔ سورین نے ضلع انتظامیہ اور ریاستی محکمہ محنت کے مائیگرنٹ کنٹرول سیل کو انہیں واپس لانے کی ہدایت دی ہے۔ معاملے کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے جھارکھنڈ حکومت نے کارروائی کی ہے۔ مشرقی سنگھ بھوم کے ڈپٹی کمشنر کرنا ستیارتھی نے بتایا کہ انتظامیہ نے کارکنوں سے رابطہ کیا ہے اور وہ فی الحال محفوظ ہیں، لیکن جس کمپنی میں وہ کام کرتے ہیں وہ انہیں واپس آنے کی اجازت نہیں دے رہی ہے۔ حکومت نے گجرات کے عہدیداروں اور کمپنی انتظامیہ سے بات کر کے کارکنوں کی بحفاظت واپسی اور ان کی زیر التواء اجرتوں کی ادائیگی کو یقینی بنانے کا عمل شروع کیا ہے۔ ریاست کے مائیگرنٹ کنٹرول سیل کی ایک اہلکار شیکھا لکرا نے بھی یقین دہانی کرائی ہے کہ جلد ہی کوئی حل نکالا جائے گا اور مزدوروں کو گھر واپس لانے کے انتظامات کیے جائیں گے۔

جھارکھنڈ کانگریس نے بڑے بدلاؤ کے اشار، ریاست کے سارے ضلعی صدور کو بدلنے کی قوائد

جمشید پور ۳۰ ستمبر (شاکر عظیم آبادی) جمشید پور مشرقی سنگھ بھوم ضلع سمیت جھارکھنڈ کے سارے ضلعی صدر کو لے کر نوراتر میں ہی فیصلہ ممکن ہے۔ اس کو لے کر تمام ضلع کے کانگریس کے صدر کے نام کا پینل بھیجا جاچکا ہے۔ تقریباً تین سے چار دنوں پہلے ہی۔ اڑیسہ کے سارے ضلع کے صدرور کے ناموں کا اعلان کیا گیا ہے۔ لیکن جھارکھنڈ کے سارے ضلع صدرور کے ناموں کا اعلان نہیں ہوسکا۔ بتایا جاتا ہے کہ ہر ضلع کے لیے کل ہند کانگریس کمیٹی (اے ائی سی سی) کی جانب سے مشاہد بھیجے گئے تھے۔ جو مختلف ضلع کے کانگریسی کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد کانگریس کے ضلع صدور کے نام لیے گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ کئی ضلع میں ضلعی صدور کو جھارکھنڈ میں بدلنے کی قوائد چل رہی ہے۔ وہیں کئی ضلع میں صدر کو بنائے رکھا جا سکتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مشرقی سنگھ بھو، مغربی سنگھ بھوم اور سرائے قلعہ خرساواں میں بھی بدلاو ہو سکتا ہے۔ حالانکہ جھارکھنڈ پردیس صدر میں بدلاو نہیں ہوگا۔ کشف مہتو کملیش پردیس صدر بنے رہیں گے۔ لیکن نئے ضلع صدور کا اعلان ہوجائے گا۔ اس کو لے کر فہرست جاری ہونے کا انتظار ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ نوراتر یا مہا دشمی تک اس کا اعلان ہوجائے گا۔ کشف مہتو کملیش پردیس صدر بنے رہیں گے۔ لیکن نئے ضلع صدور کا اعلان ہوجائے گا۔ اس کو لے کر فہرست جاری ہونے کا انتظار ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ نوراتر یا مہادشمی تک اس کا اعلان ہوجائے گا۔

دیوی درگا کی پوجا کرنے کے ساتھ ساتھ، قبائلی برادریاں "وشاہاری پوجا" کرتی ہیں

گرڈیہ: درگا پوجا کے دوران، قبائلی برادری ویشہاری پوجا کرنے کے ساتھ ساتھ دیوی درگا کی پوجا کرتے ہیں۔ شردیہ نوراتری کے دوران، عقیدت مند دیوی درگا کی پوجا میں مصروف ہیں۔ بہت سے قبائلی برادری روایتی طریقے سے دیوی کی پوجا کرتے ہیں۔ یہاں، دیوی کی پوجا کے ساتھ ساتھ، قبائلی برادری ویشہاری پوجا بھی کرتی ہے۔ روایت کے مطابق، جیسے ہی نوراتری شروع ہوتی ہے، کمیونٹی کے افراد رسومات میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ اس عرصے کے دوران وہ آٹھ دن تک جنگلوں میں جا کر جڑی بوٹیوں کی تلاش کرتے ہیں جو زہر کے اثرات کو بے اثر کرسکتی ہیں۔ روایتی رقص اور گانے اپنی ثقافت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس عرصے کے دوران قبائلی لوگ روایتی لباس میں ملبوس گاؤں اور محلوں میں پہنچتے ہیں۔ وہ لوک گیت گاتے ہیں اور ڈھول کی تھاپ پر رقص کرتے ہیں۔ وہ مرکزی سڑکوں پر اپنی تہذیب و ثقافت کی نمائش بھی کرتے ہیں۔ نیتو لال ہیمبرم، ایک قبائلی، بتاتے ہیں کہ وہ ویشاری پوجا کے ساتھ دیوی درگا کی پوجا کرتے ہیں۔ پھول چند ہیمبرم بھی اسی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ دیوی درگا کی پوجا کرتے ہیں۔ اس عرصے کے دوران، قبائلی لوگ دیوی کو خوش کرنے کے لیے نوامی (نویں دن) پر کبوتر، مرغیاں یا لوکی کی قربانی دیتے ہیں۔ روہنی نکشتر کے پہلے دن گاؤں میں اکھاڑا لگتا ہے۔ اس دن، گاؤں کے گرو اپنے شاگردوں کو منتر سکھاتے ہیں۔ یہ تعلیم نسل در نسل جاری رہتی ہے اور جب نوراتری شروع ہوتی ہے تو دیوی دیوتاؤں کی پوجا شروع ہوجاتی ہے۔ قبائلی برادری درگا پوجا کو دشے بھی کہتے ہیں۔ اس دوران عبادت سفید گنجی (پردہ) اور سفید دھوتی پہن کر کی جاتی ہے۔ اکھاڑہ کے ارکان گھر گھر جاتے ہیں، ناچتے ہیں، اور پھر پوجا کرتے ہیں: کولیشور سورین، ضلع صدر، جھارکھنڈ مکتی یوا مورچہ، کولیشور سورین مزید بتاتے ہیں۔

مولانا توقیر رضا خان اور دیگر تمام گرفتار شدگان کو فی الفور رہا کیا جائے: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

نئی دہلی 30 ستمبر 2025 آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ مولانا توقیر رضا خان کے ساتھ متعدد دیگر افراد کی گرفتاری، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے دھمکی آمیز بیانات اور پولس کے انتقامی رویہ کی پرزور مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مولانا اور دیگر گرفتار شدگان کو فی الفور اور بنا کسی شرط کے رہا کرے۔ اسی طرح کانپور کے واقعہ کی بنیاد پر ریاست میں جہاں جہاں بھی مظاہرے ہو رہے ہیں ان پر پولس کی ظالمانہ کاروائی کو بھی بورڈ تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے ایک پریس بیان میں مولانا توقیر رضا خان اور دیگر پرامن مظاہرین کی گرفتاری پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کانپور کے واقعہ پر مسلمان کا مظاہرہ کرنا کوئی جرم نہیں تھا اور پولس کا اس پر غیر ذمہ دارانہ اور جارحانہ ردعمل انتہاء درجہ کی زیادتی اور طاقت کا بے جا استعمال ہے۔ ائی لو محمد؟ نعرہ کا استعمال یا بینر پر لکھ کر لگایا جانا کسی بھی صورت میں کوئی غیر قانونی اور غیر دستوری عمل نہیں ہے۔ ہندوستان میں دیگر مذاہب کے لوگ بھی اپنی مذہبی شخصیات کے ساتھ اسی قسم کی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور اس پر کبھی بھی کوئی کاروائی پولس اور انتظامیہ کی طرف سے نہیں کی جاتی۔ تاہم کانپور میں اس بینر کو لگانے پر ایف ائی ار کیا جانا انتہائی غیر ذمہ دارانہ اور متعصبانہ طرز عمل تھا۔ بورڈ کے ترجمان نے آگے کہا کہ مولانا توقیر رضا خان صاحب اور بریلی کے پرامن مظاہرین کے خلاف وزیر اعلیٰ اتر پردیش کا تحکمانہ اور متکبرانہ بیان کسی بھی ریاست کے وزیر اعلیٰ کے منصب اور مقام کے منافی ہے۔ انہیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ دستور ہند کے تحت منتخب وزیر اعلیٰ ہیں۔ وہ کسی خاص کمیونٹی نہیں بلکہ وہ ریاست کے تمام شہریوں کے وزیر اعلیٰ ہیں۔ لہذا انہیں ایسی فرقہ وارانہ اور متعصبانہ زبان سے پرہیز کرنا چاہیے۔

آنند مارگ کے چار روزہ خون عطیہ کیمپ کے دوسرے دن 20 یونٹ خون عطیہ اور 50 پودے تقسیم

جمشید پور 30 ستمبر (شاکر عظیم آبادی) تہواروں کے دوران رضا کارانہ خون عطیہ کی کمی کو پورا کرنے کے مقصد سے 29 ستمبر سے 2 اکتوبر تک روزانہ چار گھنٹے کا چار روزہ خون عطیہ کیمپ منعقد کیا جا رہا ہے۔ 30 ستمبر کو دوسرے دن کے موقع پر، آنند مارگ کے خون عطیہ کیمپ میں مریضوں کی صحت یابی کے لیے 20 رضا کاروں نے خون عطیہ کیا۔ آنند مارگ یونیورسل ریلیف ٹیم گلوبل کی جانب سے منعقدہ 131 واں ماہانہ خون عطیہ کیمپ میں 20 یونٹ خون عطیہ کیا گیا اور 50 پودے تقسیم کیے گئے۔ سنیل آنند نے کہا کہ جتنے بھی لوگ نیک نیتی اور نیک مقصد کے ساتھ خون عطیہ کرتے ہیں وہ دراصل "ایشور کوٹی کے انسان" ہیں، کیونکہ اس عمل میں کسی ذاتی مفاد کا دخل نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ پرم پرش کے بچے اپنے سنسکاروں کی وجہ سے دکھ سہہ رہے ہیں، ان کی صحت یابی کے لیے خون دینا ایک عظیم خدمت ہے اور اسی وجہ سے ایسے خون دہندگان کو ایشور کوٹی کا انسان کہا جاتا ہے۔ اس موقع پر خون دہندگان کے درمیان گیان رنجن سریواستو (ٹیٹا ورکرز یونین کمیٹی ممبر، ٹیکنالوجی سروسز، ٹیوب ڈویژن) کو پودا اور تعریفی سند دے کر اعزاز سے نوازا گیا۔ کیمپ کا تیسرا دن بھی یکم اکتوبر کو صبح 9 بجے سے دوپہر 1 بجے تک منعقد ہوگا۔

آزاد نگر تھانہ انچارج نے دیپا شاہی درگا پوجا پنڈال کا افتتاح کیا

جمشید پور 30 ستمبر (شاکر عظیم آبادی) درگا پوجا کی مقدس اشٹمی کے موقع پر دیپا شاہی میں سری سری درگا پوجا کمیٹی سیوا سنگھ کے زیر اہتمام پوجا پنڈال کا شاندار افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر آزاد نگر تھانہ انچارج چندن کمار بطور مہمان خصوصی موجود تھے اور انہوں نے اپنے دست مبارک سے پنڈال کا افتتاح کیا۔ درگا پوجا کمیٹی کے لائسنس ہولڈر سندر شرما نے چندن کمار کا پرتپاک استقبال کیا اور انہیں پھولوں کا گلدستہ اور شال پیش کیا۔ تھانہ انچارج چندن کمار نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہم سب ماں درگا کے پاون تہوار کے موقع پر ایک ساتھ جمع ہوئے ہیں۔ یہ پنڈال صرف سجاوٹ کی علامت نہیں ہے بلکہ ہماری عقیدت، ثقافت اور اتحاد کا بھی مظہر ہے۔ اس موقع پر مانگو میونسپل کارپوریشن کے برانڈ ایمبیسیڈر مختار عالم خان کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس تہوار کو عقیدت اور نظم و ضبط کے ساتھ منانا چاہیے۔ اس تقریب میں بالخصوص سونو شرما، ویریندر شرما، سروج کمار، رادھے یادو، ویشال شرما، روہن چوہدری اور راجندر کمار سمیت کئی معزز افراد موجود تھے۔

ساکچی میں "ووٹ چوری روکیں" مہم کو زبردست عوامی حمایت

جمشید پور 30 ستمبر (شاکر عظیم آبادی) جھارکھنڈ پردیش کانگریس کمیٹی کی اپیل پر، مشرقی سنگھبھوم ضلع کانگریس کمیٹی نے ساکچی بازار میں "ہمارے ووٹوں کی چوری روکیں" کے عنوان سے دستخطی مہم کا انعقاد کیا۔ اس مہم کی قیادت ضلعی صدر آنند بہاری دوبے نے کی، جسے مقامی شہریوں اور دکانداروں نے بھرپور حمایت دی۔ آنند بہاری دوبے نے اپنے خطاب میں کہا کہ ووٹر لسٹ میں بے ضابطگیاں، جعلی نام، بغیر تصویر والے ریکارڈ اور بڑے پیمانے پر نام حذف ہونا جمہوریت کی بنیاد کے لیے خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس پارٹی شفافیت کے مطالبے کے ساتھ عوام کی آواز کو الیکشن کمیشن تک پہنچا رہی ہے۔ کانگریس کی جانب سے اہم مطالبات میں شامل ہے کہ الیکشن کمیشن مشین ریڈ ایبل ووٹر لسٹ کو عوام کے سامنے پیش کرے، ہر انتخاب سے قبل تمام اپ ڈیٹس شائع کیے جائیں، غلط طریقے سے نام حذف ہونے پر فوری شکایتوں کا ازالہ کیا جائے اور ووٹر لسٹ میں تبدیلی کے لیے واضح آخری تاریخ کا اعلان کیا جائے۔ عوام نے کانگریس کی اس پہل کو جمہوریت کے تحفظ کے لیے ناگزیر قرار دیا۔ اس موقع پر امر کمار مشرا، سنجے سنگھ آزاد، جسونت سنگھ جسی، راجیو مشرا، رنجیت سنگھ، شہنواز خان، علی رضا خان، انتخاب واسطی، سنی سنگھ، بجے یادو، گردیپ سنگھ، شمشیر عالم، اکھلیش یادو، نکھل کمار، ہرہری پرساد، سونیتا ٹوپو سمیت کئی کانگریسی کارکن موجود تھے۔

جمشید پور میں نوجوان کا گلا ریت کر بے رحمی کے ساتھ قتل، ملزم گرفتار

جمشید پور ۳۰ ستمبر (شاکر عظیم آبادی) جمشید پور میں نوجوان کا گلا ریت کر بے رحمی سے قتل کے لیے جادو ٹونا کے بلی کی شک ظاہر کی جارہی ہے۔ جمشید پور کے گولموری تھانہ کے ماتحت گاڑا باسا میں گزشتہ ادھی رات کے قریب قتل کا یہ سنسنی واردات نے علاقے میں سنسنی پھیلا دی ہے جہاں ۲۲ سالہ اجے باسہ عرف گھنٹو کا قتل کر دیا گیا ہے۔ نوجوان کی لاش گھر کے پاس گلی میں ملی۔ واردات کی جانکاری ملنے پر گولموری تھانہ پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو پاسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس اس پاس کے سی سی ٹی وی کھنگال رہی ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ قتل کیسا ہوا؟ مقامی لوگون کا کہنا ہے کہ یہ ایک جادو ٹونا سے جڑی واردات ہوسکتی ہے۔

سدارمیا کا بی جے پی پر منووادی نظریہ کو فروغ دینے کا الزام

بنگلورو، 30 ستمبر (یو این آئی) کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا نے ریاست میں جاری سماجی، اقتصادی اور تعلیمی سروے کی مخالفت پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر "منووادی نظریہ" کو فروغ دینے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظریہ دولت، مواقع اور سیاسی نمائندگی کو چند مخصوص لوگوں کے ہاتھوں میں مرکوز رکھنا چاہتا ہے، تاکہ غریب، پسماندہ طبقے اور خواتین مواقع سے محروم رہیں۔ مسٹر سدارمیا نے سوشل میڈیا پر جاری ایک تفصیلی بیان میں کہا: "منووادی سوچ کی ہدایت ہے کہ دولت، مواقع اور نمائندگی ایک ہی ہاتھوں میں مرکوز رہیں۔ غریب، غریب ہی رہیں، پسماندہ، پسماندہ ہی رہیں، خواتین مواقع سے محروم رہیں اور ذاتوں و کمیونٹیوں کے درمیان عدم مساوات قائم رہے۔ بدقسمتی سے، بی جے پی کے رہنماؤں میں یہی منووادی ذہنیت گہرائی سے پیوست ہے۔" انہوں نے کہا کہ ریاستی پسماندہ طبقے کے مستقل کمیشن کی طرف سے منعقد یہ سروے کرناٹک کے سات کروڑ شہریوں کی سماجی، اقتصادی اور تعلیمی صورتحال کو احاطہ کرنے کی ایک جامع کوشش ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ سروے کسی ایک ذات یا مذہب تک محدود نہیں ہے۔ یہ کسی کے خلاف نہیں بلکہ سب کے حق میں ہے۔" اس کا بنیادی مقصد سماجی، اقتصادی اور تعلیمی مساوات حاصل کرنا اور معاشرے کے تمام طبقات کے لیے منصفانہ مواقع فراہم کرنا ہے۔

غزہ میں جنگ بندی کے آثار

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے دعوی کیا ہے کہ مشرق وسطی میں کسی بڑی کامیابی کے آثار پیدا ہوگئے ہیں۔ان کا اشارہ غزہ جنگ بندی کی سمت دکھائی دے رہا تھا اور کہا جارہا ہے کہ تقریبا تمام فریقین نے جنگ بندی کیلئے رضا مندی کا اظہار کردیا ہے۔گذشتہ چند دنوں سے اس سلسلہ میں بات چیت اور مذاکرات کا سلسلہ جاری تھا۔یہ دعوی کیا جارہا تھا کہ امریکہ نے جملہ 21 نکات پر مشتمل امن منصوبہ پیش کیا تھا اور حماس اور اسرائیل دونوں نے اس معاہدہ سے اصولی طور پر اتفاق کرلیا ہے۔تاہم ابھی باضابطہ طور پر اس تعلق سے کوئی تفصیل سامنے نہیں آئی ہے۔یہ ضرور کہا گیا ہے کہ اسرائیل مغربی کنارہ پر قبضہ نہیں کرپائے گا۔یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ اس منصوبے میں غزہ کے تعلق سے کیا کچھ شامل کیا گیا ہے کیونکہ اسرائیل نے غزہ پر مکمل قبضہ کے منصوبہ کو عملی شکل دینے کے اقدامات شروع کردئے ہیں۔غزہ میں مسلسل نسل کشی کے ذریعہ ہزاروں فلسطینیوں کو شہید کردیا گیا ہے۔پوری کی پوری بستیوں کو ملبہ کے ڈھیر میں تبدیل کردیا گیا ہے۔لاکھوں فلسطینی بے گھر ہوگئے ہیں۔ان کا عرصہ حیات تنگ کردیا گیا ہے۔انہیں نہ ادویات مل رہی ہیں اور نہ ہی دو وقت کی غذا دستیاب ہورہی ہے۔غذا حاصل کرنے پہونچنے والے فلسطینیوں پر حملے کرتے ہوئے انہیں موت کی نیند سلادیا گیا ہے اور ساری دنیا خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔غزہ میں جنگ بندی کیلئے کوششیں کی جارہی تھیں اور عالمی برادری کی جانب سے اسرائیل پر دباؤ ڈالا جارہا تھا کہ وہ نسل کشی کا سلسلہ بند کرے اور اپنی وحشیانہ کارروائیوں پر روک لگائے۔امریکی صدر ٹرمپ نے دعوی کیا ہے کہ اسرائیل مغربی کنارہ پر قبضہ نہیں کرے گا۔اس کو ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔تاہم انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ غزہ میں کیا کیا جائیگا۔غزہ پر اسرائیلی جارحیت کو روکنے اور قبضہ و ناجائز بستیوں کی تعمیر کو روکنے کیلئے کیا کچھ کیا جائے گا۔اس تعلق سے کیا تجاویز تیار کی گئی ہیں اور اگر تیار کی گئی ہیں تو ان پر اسرائیل کا ردعمل کیا رہا ہے۔ان تمام تفصیلات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ حقائق کا پتہ چل سکے۔

غزہ کی جو صورتحال ہے وہ فوری طور پر جنگ بندی اور انسانی بنیادوں پر فلسطینی عوام کی مدد اور ان کی زندگیوں کو بہتر بنانے کی متقاضی ہے۔وہاں تعمیر جدید کا کام بھی فوری اور بڑے پیمانے پر عالمی اداروں کی نگرانی میں شروع کیا جانا چاہئے تاکہ جو فلسطینی بے گھر کردئے گئے ہیں وہ دوبارہ معمول کی زندگی شروع کرسکیں اور اپنے گھروں کو واپس ہوسکیں۔فلسطینیوں کو ان کے حقوق دلائے بغیر مسئلہ فلسطین کا حل یا پھر غزہ کی جنگ بندی بے معنی ہی ہوکر رہ جائے گی۔اسرائیل نے تا حال ایسا کوئی اشارہ نہیں دیا ہے جس سے یہ اشارہ مل سکے کہ وہ اپنی وحشیانہ اور جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کیلئے تیار یا رضا مند ہے۔اگر امریکہ اس معاملے میں کوئی پیشرفت کررہا ہے تو اسے اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ فلسطینیوں کی نسل کشی کا سلسلہ فوری طور پر روکا جائے۔اسرائیل کی ظالمانہ کارروائیاں روکی جائیں۔فلسطینیوں کی فوری طور پر مدد کی جائے۔انسانی بنیادوں پر غذائی اجناس' پینے کا پانی اور ادویات دستیاب کروائی جائیں۔جو امداد مختلف ممالک سے روانہ کی جارہی ہے وہ کسی روک ٹوک کے بغیر غزہ اور فلسطین کے دوسرے شہروں تک پہونچ پائے اور بتدریج وہاں دواخانوں اور اسکولس کی تعمیر عمل میں لائی جائے کیونکہ دو سال سے جاری وحشیانہ کارروائیوں میں اسرائیل نے دواخانوں کے نیٹ ورک کو تباہ کردیا ہے اور اسکولوں کو بھی نشانہ بنانے سے گریز نہیں کیا گیا ہے۔ان امور پر امریکہ اور عالمی برادری کو فوری طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔فلسطینیوں کو ان کی زمین سے بیدخل کرنے کی کوئی بات قابل قبول نہیں ہوسکتی اور اس پر کسی کو اتفاق نہیں کرنا چاہئے۔اسرائیل کی منت سماجت کرنے کی بجائے اس کی لگام کسی جانی چاہئے اور اسے بین الاقوامی قوانین کا پابند بنایا جانا چاہئے۔دو قومی حل کو یقینی بنانے کی سمت پیشرفت ہونی چاہئے اور فلسطینیوں کی زندگی جو اجیرن کردی گئی ہے اس کو ہر طرح سے بہتر بنانے کیلئے عملی طور پر موثر اقدامات کئے جانے چاہئیں۔جنگ کے بعد کس کا کیا رول ہوگا اور کیا ہونا چاہئے اس تعلق سے بھی پورا منصوبہ تیار کیا جانا چاہئے۔اسرائیلی منصوبوں سے زیادہ فلسطینیوں کے حقوق کی پاسداری ساری دنیا کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔

مضامین میں پیش کردہ آرا مضمون نگار کے ذاتی خیالات پر مبنی ھیں، ادارہ کا ان سے اتفاق ضروری نہیں

اسم احمد کو مٹانا نہیں ممکن ہرگز

بے نام گیلانی

ماہ ربیع الاول میں عید میلاد النبی کا اہتمام پورے ماہ ہوتا ہے اور اس موقع پر مسلمانان عالم بہت ہیبت ہی تزک و احتشام کے ساتھ ایک جشن کی محفل منعقد کرتے ہیں۔جیسا کہ عام طور پر کسی بھی جشن میں لوگ محفلوں کے علاوہ اپنے گھروں اور محلوں کو بھی سجاتے ہیں۔چنانچہ عید میلاد النبی کے موقع پر بھی گھروں اور محلوں کو سجانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اس موقع پر بینر بھی لگائے جاتے ہیں اور لوگ تختیاں بھی آویزاں کرتے ہیں۔حسب روایت امسال بھی محفل میلاد النبی منعقد ہوئی۔لوگوں نے مقام تقریر یعنی مقام اذکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب خوب سجایا ہے۔بینر لگے،تختیاں آویزاں کی گئیں۔نعت و درود کا اہتمام کیا گیا۔یعنی ہر فرد نے اپنے اپنے طور اپنے نبیٔ کریم سے پر خلوص محبت کا اظہار کیا۔یہ سارا عمل خوشی خوشی انجام پارہا تھا کہ ایک جگہ سے یہ خبر موصول ہوئی کہ کچھ لوگ خاتم النبیین کے نام کی تختی لے جارہے تھے جس پر" آئی لو محمد ※※" رقم تھا۔کسی بدبخت پولس والے نے ان تختی برداروں کے خلاف ایف آئی آر درج کروا دیا۔یہ کوئی معمولی افسر یا محض سپاہی نہیں تھا۔بلکہ ریاست اتر پردیش کے پولس کمشنر صاحب تھے۔جنہوں نے ایف آئی آر درج کروائی تھی۔اس سے ایک جمہوری و سیکولر ملک کی پول کی ذہنی ساخت کا اندازہ بخوبی ہوتا ہے۔ویسے پولس کا یہ غیر جمہوری وغیر آئینی رویہ کوئی نیا نہیں ہے۔اس کی داستان بہت طویل ہے۔یہ ہر مسلم تہوار کے موقعہ پر اپنی مذہبی منافرت کے اظہار سے باز نہیں آتی ہے۔یہ کسی بھی بہانے سے مسلم تہوار کے موقعہ پر کچھ مسلم نوجوانان کو دانستہ و بلا کسی جرم کے گرفتار کر کے مسلمانوں کی خوشیوں کو غموں میں تبدیل کرنے کی عادی ہوچکی ہے۔انتہا تو یہ ہے کہ یہ پولس قومی تہواروں میں بھی رنگ میں بھنگ ڈالنے سے گریز نہیں کرتی۔جبکہ یہ حقیقت ہے کہ یہ نہایت ہی بزدل قسم کی ہوتی ہے۔اس نے کبھی یوپی کے کسی بڑے سرغنہ پر ہاتھ نہیں ڈالا۔یوپی میں ایسے ایسے مجرمین موجود ہیں جن پر 8090 سنگین دفعات میں مقدمے درج ہیں۔لیکن اس پولس کی کیا مجال کہ انہیں ہاتھ بھی لگائے۔ان کا نام بھی لینے میں اس پولس کی پینٹ پیلی ہوجاتی ہے۔ایسی پست حوصلہ پولس شاید ہی کسی ملک میں ہوگی۔لیکن جب مسلمانوں کا معاملہ ہوتا ہے تو اوپر سے نیچے عہدے تک کے افسران بالکل شیر ببر نظر آنے لگتے ہیں۔افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے معاملے میں جائز و ناجائز کا امتیاز بھی فراموش کرجاتے ہیں اور معصوم و بے خطا مسلمانوں پر جور و جفا کی انتہا کردیتے ہیں۔انہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ اگر میری خطا بھی نکلی تو میرا کون کیا بگاڑ سکتا ہے۔حکومت سے عدلیہ تک سب کے سب متعصب ہیں اور مسلمانوں سے نفرت کرنے والے ہیں۔ایسے میں بھلا مجھے کیا خوف ہوسکتا ہے۔اسی تعصب کی بنیاد پر یوپی پولس نے آئی لو محمد کی تختی لئے کم و بیش 15 مسلمانوں پر ایف آئی آر درج کر کے انہیں صعوبت خانے میں ڈال دیا۔پولس والے کا یہ متعصّبانہ عمل خود ان پر بھاری پڑ گیا۔اسی بہانے ہندوستان کے مسلمانوں نے ایک تاریخ سازی کردی۔وہ یوں کہ اس پولس کی کاروائی سے مسلمانان ہند ذرہ برابر بھی خوفزدہ نہیں ہوئے بلکہ شہر در شہر آئی لو محمد کی تختی لئے لوگ لاکھوں کی تعداد میں سڑکوں پر نکل آئے۔اتنی کثیر تعداد میں لوگوں کا اژدہام دیکھ کر خود پولس والے کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔وہ پولس والے بس ایک تماشائی کی مانند اس لشکر محمدی کا نظارہ کرتے رہے۔کیونکہ اس سے آگے کچھ کرنے کے وہ اہل ہی نہیں تھے۔اس پر مستزاد یہ کہ سوشل میڈیا پر اس قدر آئی لو محمد ٹرینڈ کرنے لگا جس کی مثال سوشل میڈیا کی تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔ایک ایک چینل پر بلین بلین آئی لو محمد ٹرینڈ کرنے لگا۔انتہا تو یہ ہوئی کہ یہ بیرون ملک بھی ٹرینڈ کرنے لگا۔اج سوشل میڈیا کا زمانہ ہے چنانچہ ایک ملک کی خبریں چشم شدن میں کئی ممالک تک پہنچ جاتی ہیں۔اس لئے یہ ٹرینڈ پاکستان تو پاکستان ایران یمن،یوسے سی میں بھی چلنے لگا۔اب یہاں کی پولس کے ہوش ٹھکانے پر آئے کہ یہ تو اب بین الاقوامی معاملہ ہوگیا ہے۔تب جا کر اسی متعصب پولس کمشنر نے ایک پریس کانفرنس منعقد کر کے کہا کہ آئی لو محمد کی تختی لے جانے کے جرم میں کسی پر بھی ایف آئی آر درج نہیں ہوئی ہے۔ہم پولس والے تمام مذاہب کا احترام کرتے ہیں یہ ایف آئی آر والی خبر محض ایک افواہ ہے۔انہوں نے یہ سوچا ہوگا کہ مسلم قوم کیا کرلے گی۔اس کا تو کوئی یار و مددگار بھی نہیں ہے۔حالانکہ مسلم قوتوں کی ساری مثالیں آج عالمی طور پر پیش نگاہ ہیں۔اس کے سامنے دنیا کی مضبوط و مستحکم قوتیں ہانپ رہی ہیں۔تمام۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوششوں و سازشوں کے باوجود اس مسلم قوم کو فتح نہیں کرسکی۔شاید یہ لوگ مسلمانوں کی قدیم تاریخ کو فراموش کرگئے ہیں۔مسلمان کبھی تعداد کے بل پر جنگ میں نہیں اترے اور نہ ہی انہیں اسلحوں پر یقین ہے۔مسلمان نے سدا کم وسائل کے باوجود اپنی فتح کا پرچم بلند کیا ہے۔اسے اللہ کی نصرت پر یقین ہے۔دیگر مذاہب کے پیروکاران اور اہل اسلام میں یہی تو امتیاز ہے کہ دیگر مذاہب کے لوگ موت سے بہت زیادہ خوف زدہ رہتے ہیں لیکن مسلمان تو شوق شہادت سے سرشار ہوتا ہے۔یہی سبب ہے کہ یہ سرفروش بھی ہوتا ہے اور ہمہ اوقات سر بہ کفن بھی رہتا ہے۔اس کی سب سے بڑی مثال ہندوستان کی جنگ آزادی ہے۔ویسے مسلمانوں کی سرفروشی کی داستانیں ماضی قدیم میں بھی کافی مشہور رہی ہیں۔ جنگ آزادی ہند کو ابھی کچھ ہی سال گزرے ہیں۔مذکورہ جنگ میں سب سے زیادہ جام شہادت نوش کرنے والوں میں تعداد مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔میرٹھ سے لے کر لاہور تک کوئی ایسا درخت نہیں جس پر مسلم مجاہدین آزادی خصوصاً ہمارے علماء کرام کو نہ ٹانگا گیا ہو۔حب الوطنی کی ایسے بے نظیر و بے مثال حقائق کے علمبردار ہندوستان کے مسلمانان ہیں۔ان سے یہاں بارہا حب وطن کا ثبوت طلب کیا جاتا ہے۔افسوس کا مقام تو یہ ہے کہ ثبوت ایک ایسا گروہ طلب کرتا ہے جس کا آزادئ ہند میں کوئی کردار ہی نہیں ہے۔بلکہ اس کے عین برعکس اس گروہ کے لوگ فرنگیوں کے حمایتی و مددگار رہے۔انہوں نے آزادئ ہند کی ہر تحریک کی مخالفت کی جو ایک کھلی کتاب کی مانند عیاں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ نام نہاد قوم پرست لوگ اسلام سے بہت خوفزدہ ہیں۔جبکہ وہ اس حقیقت سے بھی بخوبی آگاہ ہیں کہ ان کے مقابلے میں مسلمانوں کی ابادی وطن عزیز میں بہت مختصر ہے۔تاہم وہ تاریخ اسلام کا بھی مطالعہ رکھتے ہیں۔ان کے ذہن میں تمام اسلامی معرکے محفوظ ہیں۔انہیں اس امر کا علم و ادراک ہے کہ ان معرکوں میں مسلمانان کیسے محدود وسائل و کم تعداد میں ہونے کے باوجود فتح یابی سے ہم کنار ہوئے اور مضبوط و مستحکم مخالفین کو شکست فاش سے ہم کنار کیا۔اہل اسلام کو اللہ قادر مطلق کی امداد و نصرت پر کامل یقین ہوتا ہے۔ادنی سے ادنیٰ مسلمان اللہ سے امید کا دامن کسی صورت بھی چھوڑنے کو راضی نہیں ہوتا ہے۔اس کی زندہ و تابندہ مثال حالیہ قریب ایک سال سے حکومت ہند کا مسلمانوں کے ساتھ نا قابل تحمل رویہ ہے۔مسلمانوں کی مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر نماز پر پابندی اور اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اظہار پر پابندی۔اسی جرم کی پاداش میں 15 نوجوانوں کو جیل روانہ کردیا گیا۔یہ دیگر امر ہے کہ بعد میں پولس کمشنر نے معذرت خواہی کی۔لیکن اس سے کوئی مسئلہ تو حل نہیں ہوا۔اسلام دشمن ذہن سازی جو ہونی تھی وہ تو ہوچکی۔ہاں اتنا ضرور ہوا کہ تعصب پرست اور انتشار پسند حکومت ہند کا وہ بھرم ٹوٹ گیا کہ محمد کا نام و نشان مٹایا جاسکتا ہے۔اسم احمد سے محبت کی پاداش میں جو چند مسلمین جیل میں ڈالے گئے اور اس کے بعد جو ذرائع ابلاغ پر اسم محمد سے محبت کا کچھ اس قدر اظہار ہوگیا کہ حکومت ہند کے علاوہ تمام دشمنان حواس باختہ ہوگئے۔انہوں نے اپنی نگاہوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا کہ نہ صرف سارا ہندوستان عشق محمد سے سرشار ہوا تھا۔ان سرشار ہونے والوں میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھی تھے،کرشچن بھی تھے۔اس پر مستزاد یہ کہ عشق محمد سے سادھو سنت بھی سرشار ہوگئے۔مسلمانوں سے یک جہتی کا ایسا منظر کم از کم ارض ہند پر قبل میں کبھی نظر نہیں آیا۔اس منظر سے مذہبی ہم آہنگی کا گل ہوتا چراغ پھر سے روشن ہوگیا۔اور پھر ایک حسین مستقبل کی اساس قائم ہوگئی۔اسی کے باہم یہ بھی ثابت ہوگیا کہ بالآخر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و قدر نہ صرف مسلمانوں کے دلوں میں ہے بلکہ دیگر مذاہب کے دلوں میں بھی یکساں طور پر ہے۔

مسلمانوں سے آزاد بھارت بی جے پی کا خواب

سرفراز احمد قاسمی

ملک کی مختلف ریاستوں میں مسلمانوں کے ساتھ حکمراں طبقے کی جانب سے جس طرح کا رویہ اختیار کیا جارہا ہے یہ یقینا قابل افسوس ہے،آسام سے لے کر کشمیر تک اور کشمیر سے کنیا کماری تک ہر جگہ مسلمان،حکومت اور حکمراں پارٹی کے نشانے پر ہیں اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک اپنایا جارہا ہے،ایک منظم منصوبے کے تحت مسلمانوں کے لئے ملک کی زمین تنگ کی جارہی ہے،گزشتہ دنوں اتر پردیش کے ضلع کانپور میں جشن میلاد النبی ﷺ کے جلوس کے دوران ※ آئی لو محمد ﷺ ※ کا بینر لگانا مسلمانوں کے لئے مصیبت بن گیا،اس معاملے کو لیکر پولیس نے 20 سے زائد افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کردی،یہ واقعہ سید نگر علاقے میں پیش آیا،جہاں عوامی سڑک پر یہ بینر نصب کیا گیا تھا،دلچسپ بات یہ ہے کہ یہی سڑک رام نومی کے جلوس وغیرہ کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے،لیکن اس بار آئی لو محمد ﷺ لکھا بینر دائیں بازو اور کچھ شدت پسند ہندوتوا عناصر کو ناگوار گزرا،انہوں نے شور شرابہ کیا،توڑ پھوڑ کی اور فوری طور پر بینر ہٹانے کا مطالبہ کردیا،مقامی وکیل محمد عمران خان کے مطابق اصل ہنگامہ کھڑا کرنے والوں کے خلاف شکایت درج کروائی گئی لیکن پولیس نے کوئی کاروائی نہیں کی،الٹا شکایت کرنے والے مسلمان ہی ملزم بنا دئے گئے اور ہنگامہ کرنے والے آزاد گھوم رہے ہیں،پولیس کا موقف ہے کہ عوامی سڑک پر اس نوعیت کا بینر پہلی بار لگایا گیا تھا،جسے انہوں نے نئی روایت یا پرمپرا قرار دیا،اسی بنیاد پر 9 نامزد افراد اور 15 نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے،پولیس کا دعوی ہے کہ مزید تحقیقات جاری ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اصل تحقیقات کس کے خلاف ہورہی ہیں؟جب ملزم آزاد گھوم رہے ہیں تو پھر یہ تحقیقات کس کے خلاف ہورہی ہیں،پولیس کاروائی کے خلاف اتر پردیش قانون ساز اسمبلی کے باہر درجنوں مسلم خواتین نے احتجاجی مظاہرہ کیا،اس مظاہرے کی قیادت مشہور اردو شاعر منور رانا کی دختر سمیہ رانا نے کی،خواتین کے ہاتھ میں پلے کارڈ تھے،جن پر آئی لو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا تھا،انہوں نے جانبدارانہ الزامات کے تحت درج کئے گئے مقدمات کے ملزمین کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا،سمیہ رانا نے اس واقعے کی شدید مذمت کی انہوں نے کچھ دیر حراست میں رہنے کے بعد نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایف آئی آر غیر دستوری اور ہندوستان کی سیکولر شناخت پر براہ راست حملہ ہے،اتر پردیش میں صرف چند مذہبی برادریوں پر قانون کا اطلاق ہوتا ہے،جبکہ اکثریتی برادری کو استثنیٰ حاصل ہے،انہوں نے بی جے پی زیر قیادت حکومت پر مسلمانوں کو نشانہ بنانے کا الزام عائد کیا،انہوں نے کہا کہ یہ کاروائی امتیازی ہے اور ہمارے مذہبی جذبات کو خاموش کرنے کی کوشش ہے،مسلمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جارہا ہے جیسے انہیں خود اپنے ملک میں کوئی حقوق حاصل نہ ہوں،عینی شاہدین نے بتایا کہ پولیس جائے واقعہ پر پہنچنے تک یہ احتجاج پر امن تھا،بعض خواتین کو حراست میں لیا گیا اور پھر قریب میں واقع ایکو گارڈن کے پاس چھوڑ دیا گیا ان پر کوئی الزامات عائد نہیں کئے گئے۔احتجاجی مظاہرے کی تصویریں سوشل میڈیا پر فوری پھیل گئی اور لکھنؤ میں مسلم قائدین نے بھی ریاستی حکام پر کڑی تنقید کی،ایک مقامی خاتون فرح جہاں نے کلارین انڈیا کو بتایا کہ آئی لو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سائین بورڈ کو کس طرح خطرہ تصور کیا جاسکتا ہے،یہ محض مسلمانوں کو ہراساں کرنے کا ایک بہانہ ہے،مسلم گروپس نے اعلان کیا کہ وہ پولیس کی کاروائی کے خلاف احتجاج کرتے رہیں گے،ضرورت پڑنے پر اعلی حکام اور عدالتوں سے بھی رجوع ہوں گے،سمیہ رانا نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی حکومت مسلمانوں کو خاص طور پر نشانہ بنا رہی ہے۔

کیا یہ بات تعجب خیز نہیں ہے کہ اسلام کی ایک عظیم شخصیت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ سے محبت کا اظہار کسی جمہوری ملک میں اب جرم سمجھا جانے لگے تو پھر امن وامان کا تصور کہاں سے ہوگا؟جب نفرت کی جڑیں اتنی گہری ہوجائیں تو یہ بلاشبہ افسوسناک ہے،مائیکل ہارٹ نے سو عظیم آدمی نامی ایک کتاب لکھی جس میں پہلے نمبر پر پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا اس میں وہ لکھتا ہے"ممکن ہے کہ انتہائی متاثر کن شخصیات کی فہرست میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شمار سب سے پہلے کرنے پر چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ معترض بھی ہوں لیکن یہ واحد تاریخی ہستی ہے جو مذہبی اور دنیاوی دونوں محاذوں پر برابر طور پر کامیاب رہی،حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عاجزانہ طور پر اپنی مساعی کا آغاز کیا اور دنیا کے عظیم مذاہب میں سے ایک مذہب کی بنیاد رکھی اور اسے پھیلایا وہ ایک انتہائی موثر سیاسی رہنما بھی ثابت ہوئے،آج 1300 برس گزرنے کے باوجود ان کے اثرات انسانوں پر ہنوز مسلم اور گہرے ہیں،حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف اسلام کی الہیات کی تشکیل میں فعال تھے بلکہ اس کے بنیادی اخلاقی ضوابط بھی بیان کیے،علاوہ ازیں انہوں نے اسلام کے فروغ کے لیے بھی جدوجہد کی اور اس کی مذہبی عبادات کی بھی توضیح کی،حضرت عیسی مسیح کے برعکس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف ایک کامیاب رہنما تھے بلکہ ایک مذہبی پیشوا بھی تھے،فی الحقیقت وہی عرب فتوحات کے پس پشت موجود اصل طاقت تھے،اس اعتبار سے وہ تمام انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ متاثر کن سیاسی قائد ثابت ہوتے ہیں،ہم جانتے ہیں کہ ساتویں صدی عیسوی میں عرب فتوحات کے انسانی تاریخ پر اثرات ہنوز موجود ہیں یہ دینی اور دنیاوی اثرات کا ایسا بے نظیر اشتراک ہے،جو میرے خیال میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ متاثر کن شخصیت کا درجہ دینے کا جواز بنتا ہے"

ایک عیسائی مصنف اس عظیم شخصیات کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کرتا ہے،اور ہمارے ملک ہندوستان میں اب ان سے محبت کا اظہار اب جرم ہونے لگا،کیا یہی نیا ہندوستان ہے؟

نفرت کی آگ کہاں تک پہونچ چکی ہے ذرا اس واقعے کو دیکھئے،بی جے پی زیر اقتدار ریاستوں میں گاؤ رکشک ہنوز مسلم مویشی تاجرین پر کسی نہ کسی بہانے ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں اور ان کو موت کے گھاٹ اتارا جارہا ہے،راجستھان کے ضلع بھیلواڑہ میں ایک 35 سالہ مسلم شخص پر بری طرح حملہ کیا گیا،غنڈوں نے اس پر گائے کی اسمگلنگ کرنے کا الزام عائد کیا،اس کے پاس موجود نقد رقم لوٹ لی اور تاوان ادا کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے اس پر جان لیوا حملہ کیا،ایک ہاسپٹل میں تین دن تک زندگی اور موت کی کشکش میں مبتلا رہنے کے بعد یہ شک اپنے زخموں سے جانبر نہ ہوسکا،اطلاعات کے مطابق مدھیہ پردیش کے ضلع مندسور سے تعلق رکھنے والے آصف بابو ملتانی اور اس کے ساتھی محسن ڈول 34 سال نے 16 ستمبر کو راجستھان کے لامبیا مویشی میلہ میں شرکت کرنے کے وہاں کا سفر کیا تھا،ان دونوں نے قانونی طور پر ایک بیل خریدا تھا اور گھر واپس ہورہے تھے اچانک انہوں نے دیکھا کہ ان کا پیچھا کیا جارہا ہے،پولیس ذرائع نے بتایا کہ آصف کے بھائی منظور پمپیلا نے 17 ستمبر کو بنیرا پولیس اسٹیشن میں اس واقعہ کی اطلاع دی ایف آئی آر کے مطابق ایک کار نے ان کی گاڑی کا پیچھا کرنا شروع کیا،بعد ازاں اس نے ان کی گاڑی کو اوورٹیک کرتے ہوئے اس کا راستہ روک دیا،چند ہی منٹوں کے اندر کئی افراد موٹر سائیکلوں پر وہاں پہنچ گئے اور انہیں گھیر لیا،خریداری کی رسید اور دیگر دستاویزات پیش کرنے کے باوجود دونوں تاجرین کو گاڑی سے باہر نکال کر شدید مار پیٹ کی،ہجوم نے ان پر الزام لگایا کہ انہوں نے بیل کو ذبح کرنے کے لئے خریدا ہے اور انہیں دکھائے گئے ثبوتوں کو نظر انداز کردیا گیا،محسن ڈول فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا لیکن ملتانی پھنس گیا منظور پمپیلا نے اپنی شکایت میں کہا کہ ان لوگوں نے آصف پر بے رحمانہ حملہ کیا اور 36 ہزار روپے چھین لیے،تقریبا تین بج کر 30 منٹ علی الصبح ایک ملزم کنال نے مجھے ملتانی کے نمبر سے فون کیا اور کہا کہ اگر ہم اسے زندہ واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں اور پولیس کی کاروائی سے بچنا چاہتے ہیں تو 50 ہزار روپے ادا کریں،اس فون کال کے بعد آصف ملتانی کا فون بند کردیا گیا،دوسرے دن تین بجے تک انہیں کوئی اطلاع نہیں ملی،بعد ازاں بنیرا پولیس نے انہیں اطلاع دی کہ آصف کو بھیلواڑہ ہاسپٹل میں شریک کرایا گیا ہے،اس کے سر پر شدید زخم آئے ہیں،آصف نے 19 ستمبر کو آخری سانس لی اس الیہ نے اس کی بیوی اور چھوٹے بچوں کو مایوس کردیا کیونکہ اس گھر میں آصف ہی واحد کمانے والا تھا اس واقعے کے بعد بھیلواڑہ پولیس نے پانچ افراد کو گرفتار کرلیا اور ان کے خلاف بھارتی نیائے سنہیتا (بی این ایس) کی مختلف دفعات کے تحت ایک کیس درج کرلیا،بہرحال پولیس نے متنازعہ طور پر گائے کی اسمگلنگ کا ایک علحدہ مقدمہ بھی درج کیا،انسانی حقوق کارکنوں نے سوال اٹھایا کہ قانونی طور پر خریداری کا ثبوت پیش کرنے کے باوجود گائے کے اسمگلنگ کے الزامات کیوں عائد کئے گئے؟کئی افراد نے اسے قانونی بہانوں کے تحت گورکشکوں کو بچانے کی کوشش قرار دیا،اس معاملہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ گاؤ رکشکوں کو کتنا تحفظ ملک میں حاصل ہے۔یہ کوئی پہلا اور نیا واقعہ نہیں ہے اسطرح کے واقعات اب روز کا معمول ہیں اور حکومت کی جانب اس طرح کے واقعات پر مکمل خاموشی ہے۔

کرناٹک کے بی جے پی ایم ایل سی سی ٹی روی نے مسلمانوں کے تعلق سے ایک اشتعال انگیز بیان دیا، منڈیا ضلع کے مدور میں گنیش وسرجن ریالی کے دوران انہوں نے کہا کہ اگر مسلمان ٹھیک سے رہتے ہیں تو ہندو ان کا احترام کریں گے لیکن اگر وہ چنوتی دیں گے تو ان کا سر قلم کردیں گے دراصل اس ریالی کا انعقاد ہندوتوا تنظیموں نے شہر میں مبینہ پتھراؤ کے واقعے کے خلاف کیا تھا،سی ٹی روی نے کہا کہ ہم یہاں پیدا ہوئے ہیں آپ کہیں اور سے آئے ہیں،ہمیں اپنی طاقت دکھانے کی کوشش نہ کریں ہم طاقت دکھانا جانتے ہیں اور اگر ضرورت پڑی تو ہم سر قلم بھی کرسکتے ہیں،ہم اس ملک کو تباہ ہونے نہیں دیں گے،کرناٹک پولیس نے بی جے پی کے ایم ایل سی سی ٹی روی کے خلاف اقلیتی برادری کو نشانہ بناتے ہوئے اشتعال انگیز تقریر کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کرلیا ہے۔

ادھر بی جے پی کی آسام یونٹ نے اپنے ایک ہینڈل پر ایک اشتعال انگیز ویڈیو پوسٹ کیا ہے جس پر شدید ردعمل سامنے آیا ہے کیونکہ پارٹی نے مسلمانوں کو بدنام کرتے ہوئے فرقہ وارانہ نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے،بی جے پی کے بغیر آسام کے عنوان سے مصنوعی ذہانت اے آئی کی مدد سے تیار کئے گئے ویڈیو میں دکھایا گیا کہ ریاست کے مختلف حصوں میں غیر قانونی تارکین وطن نے عوامی مقامات اور سرکاری اراضی پر قبضہ کر رکھا ہے،اس ویڈیو میں ظاہری طور پر یہ دکھانے کی کوشش بھی کی گئی ہے کہ کانگریس قائدین گورو گوگوئی اور راہل گاندھی اس معاملے میں مسلمانوں کا ساتھ دے رہے ہیں اور ان سارے معاملے کو پاکستان سے بھی جوڑا گیا ہے،سیاسی قائدین اور سوشل میڈیا کے صارفین نے اس ویڈیو کو انتہائی نفرت انگیز قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی اور یہ جاننا چاہا کہ آیا اس کا مقصد آسام میں مسلمانوں کے خلاف تشدد بھڑکانا ہے؟کانگریس لیڈر منصور خان نے اسے سماجی ہم آہنگی پر دانستہ حملہ اور مشترک سماجی اقدار کی توہین قرار دیا،اے آئی سکریٹری منصور خان نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا کہ بی جے پی آسام میں فرضی سیاسی پروپیگنڈا پھیلانے کے معاملے میں نچلی سطح تک پہنچ گئی ہے،اے آئی سے تیار کردہ ویڈیو میں مسلم اکثریتی آسام میں فرقہ وارانہ نفرت پیدا کرنے کی دانستہ کوشش کی گئی ہے،کانگریس سوشل میڈیا کی چیئر پرسن سپریہ شیرینیت نے الیکشن کمیشن سے سوال کیا کہ آیا اس نے اس طرح کے پوسٹ پر کوئی اعتراض کیا ہے یا نہیں؟بی جے پی کھلے طور پر ملک میں زہر پھیلا رہی ہے اور مسلمانوں سے آزاد بھارت بی جے پی کا خواب ہے۔

دوسری جانب مرکزی وزارت داخلہ نے حال ہی میں ایک حکم نامہ جاری کیا ہے جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ پڑوسی ملکوں پاکستان،افغانستان اور بنگلہ دیش سے آنے والے اقلیتی برادری کے وہ لوگ ملک میں پاسپورٹ اور سفری دستاویزات کے بغیر ہندوستان میں رہ سکتے ہیں جو ان ملکوں میں مذہبی ظلم و جبر کا شکار ہوئے ہیں،مرکزی وزارت داخلہ نے جن اقلیتی برادریوں کو یہ اجازت دی ہے ان میں ہندو،بدھسٹ،جینین،پارسی،سکھ اور عیسائی شامل ہیں جبکہ مسلمانوں پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا،اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مسلمانوں کے ساتھ حکومت کا یہ تعصب اور اس کی جانبداری اس ملک کو کہاں لے جائے گی؟ آپ کو یاد ہوگا کہ مرکزی حکومت نے شہریت ترمیمی قانون سی اے اے منظور کرایا اور گزشتہ سال اس قانون کا نفاذ عمل میں آیا ہے،سی اے اے کے بہانے بی جے پی کی زیر اقتدار ریاستوں بالخصوص آسام میں مسلمانوں کو غیر ملکی قرار دے کر ظلم و جبر کا مظاہرہ کیا جارہا ہے،اس ضمن میں بے شمار رپورٹس منظر عام پر آتی رہی ہے جسکا سلسلہ ہنوز جاری ہے اب تو مرکزی وزارت داخلہ نے مرکزی اور ریاستی زیر انتظام علاقوں کو غیر ملکی وغیر قانونی شہریوں کے لئے مراکز حراست یا حراستی کیمپس قائم کرنے کی ہدایت دی ہے،ان حراستی مراکز میں ان لوگوں کو رکھا جائے گا جو اپنی ہندوستانی شہریت ثابت کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں یا اپنی ضمانت نہیں دے پاتے،واضح رہے کہ ایسے لوگوں کو حراستی مراکز میں اس وقت تک رکھا جائے گا جب تک انہیں ان کے ملک واپس نہیں کیا جاتا،جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مغربی بنگال اور آسام کے مسلمانوں کو بنگلہ دیشی قرار دے کر ایک ایسی سازش پر عمل کیا جارہا ہے جس کا مقصد جان بوجھ کر مسلمانوں کو ستانا اور اپنا اقتدار مستحکم کرنا ہے،اس معاملے میں آسام بدترین مثال ہے۔جمعیت علماء کے ایک وفد نے اپنے صدر مولانا محمود مدنی کی قیادت میں آسام کا دورہ کر کے وہاں کی ہیمانتا بسوا سرما اور ان کی حکومت کو یہ احساس دلایا کہ مذہب کی بنیاد پر تعصب و جانبداری سے ملک اور ریاست کو صرف اور صرف نقصان ہوتا ہے اس سے ہرگز کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور کسی کا اقتدار مستقل مستقل نہیں ہے،میڈیا رپورٹس کے مطابق کون قانون کے مطابق غیر ملکی ہے یا نہیں اس کا فیصلہ مرکزی اور ریاستی حکومتیں،مرکزی زیر انتظام علاقوں کے ایڈمنسٹریشن ضلعی کلکٹران اور مجسٹریٹ ہی کرسکتے ہیں اور مرکزی حکومت جو فارنرس ٹریبونل کے پاس مقدمہ بھیجے وہ کرسکتے ہیں،حکومت کی جانب سے حکم نامہ میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ غیر ملکی باشندے متعلقہ اتھارٹی کی اجازت کے بنا پانی،بجلی اور پیٹرولیم جیسے شعبوں کی پرائیوٹ کمپنیوں میں کام نہیں کرسکتے اور ساتھ ہی نجی کمپنیاں ڈیفنس،خلائی ٹیکنالوجی،جوہری توانائی اور انسانی حقوق کے شعبوں میں سینٹرل گورنمنٹ کی اجازت کی بنا کسی بھی غیر ملکی باشندے کو ملازمت نہیں دے سکتی،یہ بات بھی بہت اہمیت رکھتی ہے کہ مرکزی وزارت داخلہ نے مذکورہ حکم نامہ تو جاری کیا لیکن اس نے لوک سبھا میں یہ واضح نہیں کیا کہ ہندوستانی شہریت ثابت کرنے کے لئے کون سی قانونی دستاویزات کی ضرورت ہے،مرکزی وزارت داخلہ نے یہ کہا ہے کہ شہریت کا تعین سٹیزن شپ ایکٹ 1955 اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین سے ہوتا ہے،یہاں ہم نے آسام کا حوالہ دیا ہے،جہاں کے چیف منسٹر نے حال ہی میں سیدہ حمید اور مولانا محمود مدنی جیسی شخصیتوں کو گرفتار کر کے بنگلہ دیش بھیجنے کی دھمکیاں دی ہیں،حالانکہ آسام میں مسلمانوں کی آبادی وہاں کی جملہ آبادی کا 40 پرسنٹ ہے۔حراست کے دوران ایک 56 سالہ بنگالی نژاد مسلمان امجد علی کا دو تین دن قبل انتقال ہوگیا،بیرونی قرار دیے جانے والے افراد کے خلاف مہم کے دوران گرفتاری کے چند ماہ بعد وہ اس دنیا سے گزر گئے،ضلع بار پیٹا کے روماری گاؤں کے ساکن امجد علی کو مٹی سے ماتیا حراستی کیمپ میں رکھا گیا تھا 11 اگست کو انہیں کینسر ہونے کی تشخیص کی گئی تھی جبکہ وہ ہنوز زیر حراست تھے عہدے داروں کے مطابق اگست میں علی کی صحت خراب ہونا شروع ہوئی تھی جس کے نتیجے میں انہیں گول پاڑا سول ہاسپٹل منتقل کیا گیا تھا وہاں ڈاکٹروں نے بتایا تھا کہ ان کے کینسر کا علاج ممکن نہیں اور انہیں صرف آرام پہنچانے کے لئے نگہداشت میں رکھا جائے گا،ان کے رشتہ دار عبدالجلیل نے گزارش کی کہ مناسب طبی علاج کے لیے انہیں رہا کیا جائے لیکن عہدے داروں نے ان کی درخواست مسترد کردی تھی،اخبار دی آبزور انہیں یہ اطلاع دی آسام میں 1997 میں واٹر لسٹ پر نظر ثانی کے دوران امجد علی کو ڈی ووٹر (مشتبہ ووٹر) قرار دیا گیا تھا،اپریل 2021 میں غیر ملکیوں کے ٹریبونل نے انہیں غیر ملکی قرار دیا تھا ان کے ارکان خاندان نے بتایا کہ انہیں گرفتار کرنے کے لئے پولیس کے آنے تک وہ اس معاملے سے ناواقف تھے،انہوں نے یہ بھی کہا کہ ٹریبونل نے تمام ثبوتوں کو مسترد کردیا تھا جن میں 19661951 اور 1970 کی ووٹر لسٹ بھی شامل تھی جن میں ان کا اور ان کے والدین کا نام موجود تھا علی کے پسماندگان میں ان کی والدہ اہلیہ تین لڑکے اور چار بیٹیاں شامل ہیں ماتیا حراستی مراکز میں جاریہ سال یہ دوسری موت ہے اس سے پہلے بھی ڈیٹینشن کیمپ میں موت ہوچکی ہے۔

ان حالات میں ہم مسلمانوں،مسلم تنظیموں اور سیاسی جماعتوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ جمہوری انداز میں حکومت کے متعصبانہ رویہ اور جانبداری کے خلاف جدوجہد کریں اور دیگر ابنائے وطن کو اس بات کا قائل کروائیں کہ صرف اور صرف مسلمانوں کے ساتھ تعصب وجانبداری برتنا اور ان کے انسانی حقوق پامال کرنا ملک کے لئے یا کسی بھی ریاست کے لیے بہتر نہیں ہے یہ ہر حال میں نقصان دہ ہے۔اس کے علاوہ صرف آسام کے نہیں ملک بھر کے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ چوکنا رہیں،اپنے جمہوری حقوق کے تحفظ کے لئے جدوجہد کریں اور اپنے قانونی دستاویزات درست کرلیں تاکہ فرقہ پرستوں کو کوئی موقع نہ مل سکے۔

رونقِ بزم قاسم خورشید: خاموش!

صفدر امام قادری

پھر کہاں روشنی رہے گی یہاں
ہم جو خورشید خواب ہو جائیں

۶۸ برس کی عمر، رنگ برنگے لباس میں دوڑتا بھاگتا آدمی، ایک مجلس سے دوسری اور وہاں سے پھر کسی تیسری بزم کا مہمان، اردو والوں کی محفل ہو یا ہندی اور دوسری زبانوں کے افراد کا کوئی مجمع ہو، سیاست دانوں کا حلقہ ہو یا مذہبی رہنمایان کی کوئی تقریب ہو؛ یہ شخص ہر جگہ موجود ہوتا اور پورے طور پر نمایاں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے چالیس پینتالیس برس پرانا رشتہ تھا، سو ایک خاص بلند آہنگی اور تصنع کے قریب پہنچی ہوئی پاٹ دار آواز جسے بعد کے دور میں مشاعروں کے اسٹیج پر ڈرامائیت کے اضافے کے ساتھ انھوں نے استحکام بخشا۔ ۱۹۸۰ء سے پہلے ڈراموں کی دنیا میں داخل ہوئے، افسانے لکھنے لگے۔ اردو اور ہندی دونوں محفلوں میں شامل اسی دور میں ہو گئے تھے۔ ہندی محفلوں کی حد تک شعر گوئی کا باضابطہ عمل تھا جو بعد میں ایک بڑے حلقے تک انھیں پہنچانے میں معاون رہا۔ شاعری اور شعری محفلوں سے ان کی افسانہ نگاری بھی پیچھے چھوٹ گئی مگر شہرت ان کے قدموں کے آگے آگے چل رہی تھی۔ مقامی سے لے کر بین الاقوامی محفلوں تک عظیم آباد میں آپ کوئی بھی فہرست سازی کیجیے، ان کی جگہ پکی ہوتی تھی۔ مشاعرہ ہو، سے می نار ہو، اجرا تقریب ہو، اردو کا جلسہ ہو یا ہندی کا؛ وہ بہ امتیاز ہر جگہ بلائے جاتے۔ پچیس سے اٹھائیس ستمبر ۲۰۲۵ء کو ساہتیہ اکادمی کے عالمی جشن میں ہر دن دوڑتے بھاگتے ملتے ملاتے اور تصویریں کھنچاتے نظر آئے۔ خدا کے علاوہ کسے معلوم تھا کہ زندگی نے صرف چوبیس گھنٹے کی مہلت ان کے لیے مقرر کر رکھی ہے۔ منگل کی صبح ساڑھے آٹھ کے بعد ہماری محفلوں کے روحِ رواں قاسم خورشید ہمیشہ کے لیے ہم سے دور ہو چکے تھے۔

۲ر جولائی ۱۹۵۷ء کو موجودہ جہان آباد کے مردم خیز علاقے کاکو میں پیدا ہوئے۔ والد کا سایہ بہت پہلے سر سے اُٹھ گیا۔ والدہ اور ماموں جاوید صاحب نے تعلیم و تربیت کا بوجھ اپنے کاندھے پر اٹھایا۔ شعبۂ اردو، پٹنہ یونی ورسٹی سے ایم اے کرنے کے بعد پریم چند کے مشہور ناول ''گئودان'' کے ادبی احتساب پر تحقیق مکمل کی۔ آل انڈیا ریڈیو، پٹنہ میں عارضی اناؤنسر، محکمۂ راج بھاشا میں معاون مترجم، بہار ایجوکیشنل ٹیلی ویژن میں اسکرپٹ رائٹر، ڈپٹی پروڈکشن انچارج اور ایس سی ای آر ٹی، بہار میں لینگویجز شعبوں کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ بچوں کے لیے بڑی تعداد میں ٹیلی فلمیں بنائیں۔ ۱۹۸۴ء میں محترمہ شاہدہ وارثی سے ان کی شادی ہوئی، قدرت نے سعادتِ اولاد سے انھیں محروم رکھا۔ غالب کی طرح انھوں نے ایک بچی گود بھی لی تو اس نے بھی بے وقت کی جدائی دے کر مزید زخم دے دیا۔ یہ غم اب ان کے ساتھ ہی رخصت ہو گیا۔ انھوں نے سلطان گنج واقع نوگھروا محلے میں اپنی آخری سانسیں لیں۔

قاسم خورشید واقعی باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔ یہ محاورہ بہتوں کے لیے رسمی طور پر پیش کیا جاتا ہوگا مگر قاسم خورشید حقیقی معنوں میں باغ و بہار شخصیت رکھتے تھے۔ آپ جتنی دیر ساتھ رہیں، بات بات میں ٹھہاکے لگانے کا انداز، محفل میں دوسروں کی پژمردگی کو ہمیشہ زائل کر دیتا تھا۔ اکثر و بیش تر ادبا و شعرا اپنے علم، ادبی مقام اور فضیلت کا بوجھ لیے محفلوں میں موجود ہوتے ہیں۔ قاسم خورشید ایسی محفلوں میں تنہا شخص تھے جو ایک منٹ میں اس لبادے کو اٹھا کر پھینک دیتے اور عام انسانی سطح پر نہ صرف یہ کہ خود چلے آتے بلکہ ایک سے ایک جغادری حضرات کو بھی اسی ہنسی اور ٹھٹھول میں شریک کر لیتے۔ گھنٹہ دو گھنٹہ قاسم خورشید کے ساتھ رہیے تو مہینوں کا اضمحلال اور گرد و غبار سب فنا ہو جاتا ہے۔ ان کی مقبولیت اور ہر حلقے میں پسندیدگی کی یہ ایک خاص بات تھی۔

قاسم خورشید کا پہلا میدان ڈراموں کا تھا، ہدایت کاری سے لے کر اداکاری تک۔ ڈرامے تو انھوں نے چھوڑ دیے مگر ہر غیر رسمی محفل میں ان کی اس صفت کے تراشے ہمیں ملتے رہتے تھے۔ جب اردو کے نقاد اور اساتذہ نجی محفلوں میں موجود ہوں، آپ قاسم خورشید سے پٹنہ یونی ورسٹی میں پڑھنے کے زمانے کے واقعات اور خاص طور سے اپنے اساتذہ کے اندازِ تدریس کا تذکرہ چھیڑ دیجیے، اب ایک گھنٹہ سے کم وقت میں کسی کا کام نہیں چلے گا۔ پروفیسر محمد مطیع الرحمان کے عروض پڑھانے کا واقعہ ہو اور قاسم خورشید کے ساتھ عین تابش کی مشترکہ چُہل بازی۔ اسی طرح حمیرا خاتون دیوانِ غالب کے پہلے شعر کی تشریح کس انداز میں کرتیں، اس کا محاکاتی بیان ان سے سنتے جائیے۔ کلیم عاجز کی نرم گفتاری میں تدریس کا لطف اور قاسم خورشید کی ہو بہ ہو نقشہ کھینچنے کی صلاحیت۔ تیس چالیس برس پرانا شعبۂ اردو آپ کی آنکھوں کے سامنے اپنی توانائی، اپنی رنگینی اور بوقلمونی کے ساتھ آپ کے سامنے آجائے گا۔ یہ پُرمزاح پیش کش صرف اپنے اساتذہ کے لیے مخصوص نہیں تھی۔ عظیم آباد کے بزرگ ادیبوں اور بہت سارے معاصرین کے لیے بھی نجی محفلوں میں قاسم خورشید کے پُرمذاق انداز کو ہم سب نے ملاحظہ کیا ہے۔ کیف عظیم آبادی، شفیع جاوید، وہاب اشرفی، رمز عظیم آبادی، ستیش راج پشکرنا، پروفیسر ممتاز احمد؛ کس کس مرحوم کو یاد کیا جائے! کمال یہ کہ کسی سے کوئی پرخاش نہیں۔ نہ کینہ پالا اور نہ ہی حسد کا جذبہ رکھا۔ یہ مزاح اور مذاق اسی محفل میں دفن کر کے وہ کارزارِ حیات پہ آگے بڑھے۔

ایک مصنف کی حیثیت سے قاسم خورشید کی پہلی پہچان صنف افسانہ کے حوالے سے ہوئی۔ پہلا افسانہ ۱۹۷۷ء میں رسالہ 'زبان و ادب' میں 'روک دو' عنوان سے شائع ہوا۔ پوسٹر، کینوس پر چہرے اور ریت پر ٹھہری ہوئی شام؛ ان کے تین افسانوی مجموعے ہیں۔ ڈرامے کا ایک مجموعہ 'تماشہ'، تنقیدی مضمون کا مجموعہ 'متن اور مکالمہ' اور مقالۂ تحقیق 'ادبی منظرنامے پر گئودان' ان کی دیگر مطبوعات ہیں۔ 'دل کی کتاب' عنوان سے انھوں نے اردو میں اپنا شعری مجموعہ بھی شائع کیا۔ بچوں سے متعلق کہانیوں کے مختصر مجموعے بھی شائع ہوئے۔ ان کے علاوہ 'تھکن بولتی ہے' اور 'دل تو ہے بنجارہ' ہندی شعری مجموعے شائع ہوئے۔ ہندی میں چار افسانوی مجموعے تھار پر زندگی، کوئی ہاتھ، گنجا کی نیتی اور کشن پور کی مسجد منظر عام پر آئے۔ منتخب افسانوں کے انگریزی تراجم waves کے عنوان سے سید افروز اشرفی نے کیے جو اب سے کوئی دو دہائی قبل مجموعے کی شکل میں سامنے آئے۔ ان کے علاوہ کیف عظیم آبادی کے کلام کو دیوناگری میں 'سنولائی دھوپ' کے نام سے اور رضا نقوی واہی، مرزا کھونچ اور کریک بتیاوی کے ظریفانہ کلام کا انتخاب ہندی میں 'ٹوٹے ہوئے چہرے' کے نام سے کیا۔ غالباً ۱۹۸۲ء میں 'لکیریں' کے نام سے ایک سائیکلوسٹائل رسالہ نکالا جس کا ایک ہی شمارہ منظر عام پر آسکا۔ اس طرح ایک بھری پری اور زرخیز ادبی زندگی گزری جو کم و بیش نصف صدی کو محیط ہے۔ مختلف صنفوں میں خدمات انجام دینے والے کی پہچان کا ایک مسئلہ بہر طور قائم رہتا ہے کہ اسے بنیادی طور پر کس شعبے سے جوڑ کر دیکھا جائے؟ اردو کے پرانے قارئین انھیں افسانہ نگار سمجھتے ہیں اور پوسٹر، کیل، سائمن بوسکی جیسے افسانوں کی وجہ سے یاد رکھنا چاہتے ہیں مگر گذشتہ دو دہائیوں کے درمیان جب وہ ہندی کوی سمیلنوں بالخصوص سرکاری جلسوں میں اپنی لازمی موجودگی اور شعر خوانی سے محظوظ کرنے لگے، اس دور کے لکھنے والوں کے لیے وہ ایک شاعر اور پرفارمر کی حیثیت سے قبول کیے جانے لگے۔ قدرت نے چاہے نصف اول ہو یا نصف آخر، انھیں بہر طور مقبولیت دی اور اپنی شخصیت کے وقار اور اثر سے وہ قبولِ عام کے درجے پر ہمیشہ فائز رہے۔

قاسم خورشید رواں طبیعت کے مالک تھے۔ ایک دور میں مشاعروں اور دوسرے جلسوں کی نظامت نے بھی انھیں پہچان عطا کی تھی۔ بڑے مشاعروں کی نظامت اب بھی وہ کرتے رہے۔ ایک پروقار آواز کا جادو تو تھا ہی مگر بیان کی روانی اور حسبِ ضرورت شگفتگی اسے استحکام عطا کرتے تھے۔ بولتے ہوئے نہ لفظوں کی تلاش انھیں کرنی ہوتی تھی اور نہ ہی جملے تیار کرنے ہوتے تھے۔ وہ اپنے آپ ڈھلتے جاتے اور قاسم خورشید کی زبان سے نکل کر سکہ رائج الوقت ہو جاتے۔ اس روانیٔ طبیعت اور آواز کے زیر و بم سے انھوں نے کتنی محفلوں کی مردہ سماعتوں کو تازہ دم کیا، ادبا و شعرا کی چپقلشوں کو اپنے قدموں سے روندنے میں کامیابی پائی اور ادبا و شعرا کی مجموعی تعظیم پہ ایک حرف نہیں آنے دیا۔ اس ہنر نے انھیں عظیم آباد کی محفلوں میں اپنے سے بہتر لکھنے والوں کے مقابلے میں انھیں زیادہ عزت دلائی۔

قاسم خورشید کی شخصیت میں ایک عجیب و غریب مقناطیسیت تھی۔ اس لیے ان کے گرویدہ وہ بھی ہیں جو انھیں دل سے پسند نہیں کرتے تھے۔ وہ ہر وقت سارے تعصّبات اور تمام کمالات کا بوجھ اپنے دوستوں یا ادبا و شعرا کی محفلوں پر لادتے نہیں تھے۔ جن کے ساتھ نباہ مشکل ہے، کسی فضیحت سے پہلے خود ہی الگ ہو گئے، کوشش کی کہ آمنے سامنے مبارزت کی صورت نہ پیدا ہو اور پرانا دوست دشمن نہ ہو جائے۔ اس حکمت اور بیان کی شگفتگی نے عام طور پر قاسم خورشید کے ارد گرد ایک خوش گوار ماحول قائم رکھا جسے وہ اپنی خوش گپیوں اور ٹھہاکوں سے تر و تازہ رکھتے تھے۔ اب یہ مقناطیسیت، یہ خوش گفتاری اور ٹھہاکوں کا شور ہماری محفلوں سے ہمیشہ کے لیے غیاب میں چلا گیا۔ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔ (جاری۔۔۔)

[مضمون نگار کالج آف کامرس، آرٹس اینڈ سائنس، پٹنہ میں اردو کے استاد ہیں۔]

قاسم خورشید کا تعارف

قاسم خورشید

نام ۔ قاسم خورشید
والد ۔ سید غلام ربانی
جائے پیدائش ۔ کاکو، ضلع جہان آباد (بہار)
تعلیم ۔ آئی۔ اے (اورینٹل کالج)، بی۔ اے آنرز (پٹنہ کالج)،
ایم۔ اے (پٹنہ یونی ورسٹی)، پی ایچ ڈی (پٹنہ یونی ورسٹی)

طالب علمی کے زمانے سے ہی شاعری کا رجحان۔ سب سے پہلے ہندی کے مشہور رسالہ 'پرگتی شیل سماج' میں دو غزلیں شائع ہوئیں۔ پھر دیگر تخلیقی اصناف میں طبع آزمائی کی۔ پہلی کہانی 'روک دو' 1982ء میں ''زبان و ادب'' میں شائع ہوئی۔ پھر ملک کے مختلف رسائل میں لگاتار کہانیاں شائع ہوئیں۔ ساتھ ہی ڈرامے بھی اسٹیج کئے۔ پہلی بار بہار میں اردو اسٹیج کو پریم چند کی کہانی 'جیل' کے توسط سے متعارف کرایا۔ پھر یہ سلسلہ بھی طویل ہوا۔ اپٹا (IPTA) اور دیگر تنظیموں کے ذریعے بہار اور ملک کے دوسرے گوشے میں بھی کئی ڈرامے اسٹیج کئے۔ ایک اور ہندوستان، چوہے، بچوں کی عدالت، عید گاہ، جیل، مشین، انگولا کی آواز، کہرا جیسے ڈرامے بہت مقبول ہوئے۔ قاسم خورشید ایجوکیشنل ٹیلی ویژن سنٹر بہار کے وڈیو سر ہیں مصروف زندگی گزارنے کے باوجود ادب کی خدمت کرتے رہے ہیں بہت کم دنوں میں انہوں نے اپنی پہچان بنالی ہے۔

ان کی پیدائش یکم جولائی ۱۹۵۷ء کو کاکو ضلع گیا میں ہوئی، چار سال کی عمر اور اچانک والد کا انتقال۔ دو چھوٹے بھائی بالترتیب ڈھائی سال اور چھ ماہ کے تھے۔ جس عمر میں عموماً بیٹیاں بیاہی نہیں جاتیں اس عمر میں ماں کا بیوہ ہونا ناقابل تلافی المیہ تھا۔ ماں نے صبر و تحمل سے کام لیا۔ بچوں کے مستقبل کے لئے جینے لگیں۔ دادا ابا کی نسل تک زمینداری نے ساتھ نہیں دیا تھا یاں عزت و شہرت نے سفید پوشی برقرار رکھنے کی بہت کوشش کی تھی۔ نفس نے ساتھ دیا۔ مگر گھر کے آنگن سے کبوتروں کی

ہجرت کے بعد کوئی راز اب راز نہ رہ سکا۔ چھوٹے بھائیوں کے ساتھ امی اپنے میکے چلی گئیں۔ میں سات سال کی عمر میں اپنے خالہ زاد اموں یعنی مظفر الجاوید صاحب کے یہاں پٹنہ آ گیا۔ پھر جدوجہد کا طویل سلسلہ شروع ہوا۔ پڑھائی جاری رکھنے کے لئے اسکول میں رہ کر ہی ٹیوشن شروع کیا۔ جب کبھی ہاف پینٹ ہی پہن کر ٹیوشن پڑھانے چلا جاتا تو پڑھنے والی ہم عمر بچیاں ہنسنے لگتیں۔ رام موہن رائے سمینری اسکول کی تعلیم کے دوران گورنمنٹ اردو لائبریری کے ملازم حسن احمد نے کتابوں سے بڑی مدد کی۔ کبھی کبھی اوقات کے بعد بھی پڑھنے کی سہولت فراہم کروا دیتے۔ ان کا کرم ایم۔ اے کرنے تک قائم رہا۔ اس دوران 'پرل موٹرس' میں کام کیا۔ پھر بس کے اسٹیل والے پارٹ پرزے پر پالش وغیرہ کا بھی کام کیا۔ رزلٹ ہمیشہ اچھا کرتا رہا۔ لمبے جدوجہد کے بعد سرکاری نوکری میں آیا۔ جب آل انڈیا ریڈیو میں عارضی اناؤنسر ہوا تو شاہدہ وارثی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بہت ہمت افزائی کی۔ جلد ہی باضابطہ نوکری حاصل کرنے کے بعد انہیں شریک سفر بنالیا۔ اس سفر میں جہاں میری ماں کی مثالی قربانیاں ہیں، وہیں مظفر الجاوید کی سرپرستی نے بھی ہمیشہ آگے بڑھنے کا حوصلہ عطا ایم اے کرنے کے بعد ملازمت سے لگ گئے ان کا پہلا افسانہ مئی ۱۹۷۷ء میں بہ عنوان، روک دو، شائع ہوا، اور اب تک

ان کے تقریباً پچاس افسانے ملک کے معیاری پرچوں میں شائع ہو چکے ہیں، تھکے ہوئے لوگ کے عنوان سے ایک افسانوی مجموعہ زیر طبع ہے بہت سی نظمیں، ڈرامے ریڈیائی فیچر اور مضامین وغیرہ بھی لکھ چکے ہیں اردو کے علاوہ ہندی میں بھی کہانیاں لکھتے ہیں اور ہندی کہانیوں کے ترجمے اردو میں بھی کرتے ہیں۔ قاسم خورشید صاحب کا خیال ہے کہ زندگی مسلسل ایک کرب ہے خوشی بھی ایک اداسی ہے اس عہد میں لیکن پھر ہمارے اندر جینے کا بے پناہ احساس ہے اور ہماری یہی ترقی پسندی کچھ لکھنے پر مجبور کر دیتی ہے وہ کہتے ہیں کہ روح کی گہرائی میں اترنے والا افسانہ شاید اب نہیں لکھا جا رہا ہے شاید کوئی خوبصورت افسانہ آنے والی دہائیوں میں لکھا جائے ان کے اس جملے سے ان کے نقطہ نظر کو سمجھا جا سکتا ہے ان کے افسانوں کو دیکھتے ہوئے یہ امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی وہ بہار کے افسانہ نگاروں میں ایک نمایاں مقام حاصل کر لیں گے۔ حربہ، پوسٹر، پتھر، اور، ٹوٹے ہوئے چہرے، ان کی نمائندہ کہانیاں قرار دی جا سکتی ہیں۔ ان کہانیوں میں انہوں نے سماج کی جڑوں میں پوشیدہ برائیوں کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اسلوب بیان اور فنی نقطہ نظر سے بھی یہ کہانیاں اچھی ہیں۔

روایت سے بغاوت کر رہا ہوں
رئیسوں پر حکومت کر رہا ہوں
محبّت میں وفاداری کہاں ہے
محبّت سے عداوت کر رہا ہوں
ہمارا قتل اب آساں نہیں ہے
محبّت کی سیاست کر رہا ہوں
فقیری میں شہنشاہی عجب ہے
خدا کی میں عبادت کر رہا ہوں
بلائیں جانتی ہیں کب ہے آنا
ابھی تو میں تلاوت کر رہا ہوں
اندھیرے چار سو بکھرے ہوئے ہیں
میں جگنو کی حفاظت کر رہا ہوں

........اور خورشید غروب ہو گیا

کامران غنی صبا

صدر شعبۂ اردو نتیشور کالج، مظفر پور

قاسم خورشید صاحب کے گھر سے ابھی فوراً لوٹا ہوں۔ ایک مدت بعد ان کے یہاں جانا ہوا۔ وہ کب سے بلا رہے تھے۔ شاید میرے نہیں آنے کی ناراضگی ہو۔ انھوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی.... لیکن وہاں تو اور بھی لوگ تھے۔ کیا وہ سب سے ناراض تھے....؟ میں نے انھیں کبھی ناراض نہیں دیکھا اور کسی نے شاید ہی انھیں کبھی ناراض دیکھا ہو۔ وہ ہمیشہ مسکراتے بلکہ قہقہہ لگاتے ملتے تھے۔ وہ، ان کی اہلیہ (محترمہ شاہدہ وارثی) اور میری والدہ (سلمیٰ بلخی) ہم جماعت تھے۔ والد گرامی (ڈاکٹر ریحان غنی) سے ان کے اچھے مراسم تھے۔ اس رشتہ سے اکثر وہ مجھے بیٹا کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ ہندی اور اردو دونوں محفلوں میں یکساں مقبولیت رکھتے تھے۔ اردو اور ہندی کے ادبی حلقے میں ان کا اچھا اثر و رسوخ بھی تھا۔ انھوں نے مجھے چھوٹے بڑے کئی مشاعروں میں مدعو کیا بلکہ سچی بات تو یہی ہے کہ مشاعروں کی دنیا میں مجھے سب سے پہلے انھوں نے ہی متعارف کروایا۔ برا ہو اس ادبی گروہ بندیوں کا کہ میں نے رفتہ رفتہ اپنی ادبی سرگرمیوں کو محدود کر لیا۔ قاسم خورشید صاحب سے بھی تھوڑی دوری ہو گئی لیکن اس کے بعد بھی ان سے جب جب ملاقات ہوئی وہ اسی والہانہ انداز میں ملے، گلے سے لگایا، فرداً فرداً سب کی خیریت پوچھی اور ہر بار گھر آنے کی دعوت دی۔

قاسم خورشید صاحب ''اردونیٹ جاپان'' کے بڑے مداح تھے۔ اردونیٹ جاپان میں ان کی کوئی تخلیق شائع ہوتی تو اسے اپنی فیس بک ٹائم لائن پر بہت اہتمام سے پوسٹ کرتے۔ کوئی چیز شائع ہونے سے چھوٹ جاتی تو یاددہانی کرواتے۔ ''دربھنگہ ٹائمز'' کا ذکر بھی وہ بہت فخریہ انداز میں کرتے تھے۔ ان کی کئی چیزیں ''دربھنگہ ٹائمز'' میں شائع ہوئیں۔

وہ انتہائی مثبت فکر کے حامل تھے۔ گزشتہ سال شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی کے ریفرشر کورس کے ایک سیشن میں وہ بحیثیت ریسورس پرسن شریک ہوئے۔ کسی نے کالج اور یونیورسٹی میں طالب علموں کی اردو سے دوری کا نوحہ پڑھنا شروع کر دیا۔ قاسم خورشید صاحب نے کہا کہ آپ سب استاد ہیں۔ آپ کو اسی کام کے لیے بھیجا گیا ہے۔ آپ طالب علموں سے گلہ شکوہ کرنے نہیں گئے ہیں۔ ان کے مسائل حل کرنے گئے ہیں۔ ان کی حوصلہ افزائی کیجیے، حوصلہ شکنی نہیں۔

قاسم خورشید صاحب کے تعلق سے بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے، لوگ لکھیں گے بھی لیکن اس وقت ان کے اچانک چلے جانے سے ادبی حلقہ سکتے میں ہے۔ زندگی کی بے ثباتی ہماری بے بسی پر ویسا ہی قہقہہ لگا رہی ہے جیسا قہقہہ قاسم خورشید صاحب لگایا کرتے تھے۔ قاسم خورشید صاحب ایک فن کار تھے۔ فن کا کمال یہی ہے کہ وہ ہمیں چونکا دے۔ فن کار کی کامیاب تخلیق ہمیں اختتام پر ہی چونکاتی ہے۔ قاسم صاحب بھی کسی کی تخلیق تھے۔ تخلیق کار نے ہمیں ایسا چونکایا ہے کہ اس کہانی کا اثر بہت دیر تک ہمارے دل و دماغ پر قائم رہے گا اور ہم اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوں گے کہ خورشید وقت سے پہلے بھی غروب ہو سکتا ہے۔

قاسم خورشید: انتہائی مؤثر نقیب

شکیل احمد شیدا

خوبصورت نظامت ایک ایسا فن ہے جس سے کوئی بھی پروگرام کامیابی کی ضمانت تصور کیا جاتا ہے۔ کئی بار مشاعروں یا دوسرے بڑے پروگراموں میں عالمی شہرت یافتہ شرکاء ڈائس پر ہوتے ہیں لیکن غیر مؤثر نظامت کی وجہ سے پروگرام کا معیار پست ہو جاتا ہے۔ یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ ہندوستان میں برسوں تک ایسی آواز پیش کش، ذہانت اور تخلیقیت سے ملک زادہ منظور احمد نے کئی نسلوں کو اپنا گرویدہ بنایا۔ قومی یا بین الاقوامی مشاعرے میں ملک زادہ منظور احمد کی شمولیت سے ہی یہ اندازہ لگایا جاتا تھا کہ پروگرام قومی یا بین الاقوامی معیار کا ہے ان کے بعد بھی کئی نقیب جگمگاتے رہے ان میں بشیر بدر، وسیم بریلوی، ثقلین حیدر، منور رانا، انور جلالپوری، شگفتہ یاسمین وغیرہ کی خدمات کو ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ہر نقیب اپنی اپنی خوبیوں کے پیش نظر عوام میں مقبول رہا اور ان میں بعض آج بھی معتبر اور محترم ہیں۔

اب یہ بھی حقیقت روشن ہو گئی ہے کہ گزشتہ برسوں میں بہار کی سرزمین سے ہی ابھرنے والے بین الاقوامی شہرت یافتہ ادیب ڈاکٹر قاسم خورشید نے لگاتار اپنے انتہائی مؤثر لہجے خوبصورت آواز، اور جادو بیانی سے کئی کئی قومی اور بین الاقوامی پروگراموں کی کامیاب ترین نظامت سے ذی علم اور ذی شعور اور باذوق سامعین کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ ڈاکٹر قاسم خورشید جب کبھی مائک پر آتے اور انہوں نے جیسے ہی اپنے سامعین کو خطاب کیا ماحول سحر زدہ ہو جاتا ہے۔ پرکشش آواز، لفظوں کے خوبصورت انتخاب اور تخلیقی پیرائے اظہار سے ہر فرد یکساں طور پر متاثر ہوئے بنا نہیں رہ پاتا۔ ملک زادہ منظور احمد کو ہم سب سنتے رہے ہیں اور انہیں مزید سننا بھی کسی عمدہ تخلیق کی پیش کش سے کسی بھی معنوں میں کم نہیں رہا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر قاسم خورشید کو سنتے ہوئے اکثر یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ ایک بہت ہی خوبصورت آواز سے لبریز ہم کوئی عمدہ تخلیق سماعت کر رہے ہیں۔ آواز میں سحر آفرینی یا کشش کا ہونا بلاشبہ قدرتی امر ہے اور اگر اس میں اپنی محنت، مناظرے اور مطالعے کا امتزاج شامل ہو جائے تو پھر یہی عمل زندہ شناخت عطا کرنے میں معاون ہو جاتا ہے۔ گزشتہ صدی میں ملک زادہ منظور احمد اور اس صدی میں ایسے اوصاف ڈاکٹر قاسم خورشید کی نظامت میں نظر آتے ہیں۔

دراصل قاسم خورشید نے میڈیا سے اپنا کیریر شروع کیا جب پہلی بار آل انڈیا ریڈیو کے اردو پروگرام کے لئے اناؤنسر کا آڈیشن ہوا تو اس میں اپنی آواز سے سب سے زیادہ انہوں

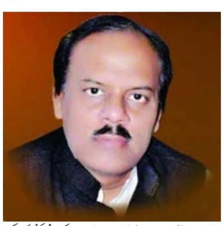

نے ہی متاثر کیا اور وہ اول آئے بعد میں ان کی پیش کش کو دیکھ کر آل انڈیا ریڈیو کے جنرل پروگرام میں انہیں موقع دیا گیا اور وہ لگاتار اپنی بہترین خدمات سے متاثر کرتے رہے۔ پھر مختلف نشستوں، مشاعروں کوی سمیلنوں میں بحیثیت نقیب بھی تیزی سے اپنی پہچان بناتے رہے۔ اس کے بعد بہار میں ایجوکیشنل ٹیلی ویژن کی شروعات ہوئی تو اس میں بھی وہ مقابلے کے بعد منتخب ہوئے۔ اے آئی بی ڈی (ملیشیا) ISRO وغیرہ سے ٹیلی ویژن پروگرام پروڈکشن براڈ کاسٹنگ میں اعلیٰ ٹریننگ لی اور پٹنہ میں دوردرشن آنے سے پہلے دلی دوردرشن کے لئے براہ راست پروڈکشن میں شمولیت اور ریڈیو دوردرشن کے لئے بحیثیت پیش رو اور ڈائریکٹر سینکڑوں پروگرام کئے جس سے اعتماد اور بھی بحال ہوتا رہا۔

جہاں تک مشاعروں کا معاملہ ہے تو کئی آل انڈیا اور بین الاقوامی مشاعرے میں انہوں نے تخلیق کار کے ساتھ ایک ناظم کی حیثیت سے بھی انتہائی اہم ترین کارنامے کئے مجھے یاد ہے کہ ایک مشاعرے میں احمد فراز، شہریار، بیکل اتساہی، مخمور سعیدی اور دنیا کے دوسرے اور کئی بڑے شعرائے کرام تھے، اس مشاعرے کی نظامت ملک زادہ منظور احمد نے کی تھی۔ مسئلہ تھا کہ کس شاعر کے ذریعہ مشاعرے کی شروعات کی جائے اس میں قاسم خورشید بحیثیت شاعر مدعو تھے۔ انہوں نے جب مشاعرے کی شروعات کی تو ماحول سحر زدہ ہو گیا۔ قاسم خورشید نے غزل سنائی تھی۔

در و دیوار سے اُگتی ہوئی تنہائیاں چپ ہیں
کوئی تو بات ہے جس بات سے رسوائیاں چپ ہیں
کہیں ہے جشن کا عالم کہیں آنکھوں میں دریا ہے
مہک ہے سرخ جوڑے کی مگر شہنائیاں چپ ہیں

کوئی بھی ان کے انداز تخاطب کو دیکھ کر خاموش نہیں رہا۔ مشاعرہ ختم ہونے کے بعد بھی وہ لمحے سبھوں نے ذہن و دل میں محفوظ رہے۔ میڈیا نے بھی ان کی بے حد پذیرائی کی تھی۔

یوں تو قاسم خورشید نے اپنے اشعار کے ساتھ ہمیشہ اپنی نظامت کا بھی لوہا منوایا لیکن ان کا ماننا ہے کہ ہم نے اپنے مشاہیر سے بہت کچھ سیکھا ہے خصوصی طور پر ملک زادہ منظور احمد میرے آئیڈیل ہیں وہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں بلکہ جو لوگ چاہتے ہیں کہ اس فن کو باریکی سے سمجھیں تو انہیں ملک زادہ منظور احمد کی ریکارڈنگ سن کر بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا۔ ڈاکٹر قاسم خورشید نے یوں تو سینکڑوں مشاعرے، کوی سمیلنوں، سیمناروں کی نظامت کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ مؤثر طریقے سے کیسے معیار سازی کی جاتی ہے انہیں دوسرے لوگوں سے اس لئے بھی سبقت حاصل ہے کہ وہ بیک وقت اردو کے ساتھ ہندی کے اسٹیج پر یکساں طور پر اپنا اثر قائم رکھتے ہیں۔ بڑے مشاعرے یا بڑے اسٹیج سے ان کا ہمیشہ تعلق اس طور پر بھی رہا ہے کہ IPTA کی بڑی کانفرنسوں میں جہاں ہزاروں کی تعداد میں مجمع ہوا کرتا تھا قاسم خورشید نے ہمیشہ انہیں بھی خطاب کیا اور مجمع کی توقع کا احترام بھی کیا۔ جب سامعین کی خاصی تعداد ہوا کرتی ہے اور خصوصی طور پر بھیڑ میں کئی مکتبۂ فکر کے لوگ ہوا کرتے ہیں تو اس وقت مجمع کو بہتر ڈھنگ سے سنبھال پانے کی ذمہ داری بھی نقیب پر ہی ہوتی ہے۔

ابھی حال میں شری کرشن میموریل ہال کے جشن اردو کے مشاعرے میں اگلی صف میں کچھ دوستوں میں ہی نااتفاقی ہو گئی۔ ہال میں تھوڑی دیر کے لئے افراتفری کا منظر نظر آیا لوگ ہنگامہ کرنے لگے تو صدر مشاعرہ منور رانا اور سینیئر شاعر وسیم بریلوی نے بحیثیت شاعر مدعو ڈاکٹر قاسم خورشید سے گزارش کی کہ وہ مجمع کو خطاب کرتے ہوئے مشاعرے کا ماحول بنائیں حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ڈاکٹر قاسم خورشید نے جیسے ہی اپنے پروقار اور پراثر لہجے میں خطاب کیا پھر سے ایک ماحول بن گیا اور پہلے کی طرح نہایت کامیابی کے ساتھ مشاعرہ جاری ہوا اور بہترین اختتام تک پہنچا۔ ڈاکٹر قاسم خورشید کی نظامت کا یوں تو زمانہ معترف ہے مشاہیر نے بھی انہیں اپنی پسندیدگی سے نوازا ہے جن میں احمد فراز، ڈاکٹر کلیم عاجز، منور رانا، ندا فاضلی، افتخار صدیقی، آلوک دھنوا، ارون کمل، شمیم فاروقی، وسیم بریلوی، سلطان اختر، شبینہ ادیب، انا دہلوی، نکہت امروہوی، زاہد حنا، مخمور سعیدی، کلیم قیصر، پالولر میرٹھی وغیرہ اہم ہیں۔ آج ہمارے لئے یہ باعث صد افتخار ہے کہ بہار کی زمین سے ابھرنے والے اہم ترین تخلیق کار ڈاکٹر قاسم خورشید کو نقیب کی حیثیت سے بھی انتہائی معتبر اور محترم تسلیم کیا جا چکا ہے ہم دعا گو ہیں کہ ساری دنیا ان کے اس اہم ترین وصف سے ہمیشہ استفادہ کرتی رہے اور سب بیک زبان یہ کہیں کہ

شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو!

امریکی صدر کے 'امن منصوبہ' کی آڑ میں فلسطینیوں کا قتل عام جاری

اسرائیلی بمباری میں مزید 39 فلسطینی شہید، غزہ کی پٹی پر رات بھر جاری رہی صہیونیوں کی درندگی، توپ خانے کی گولا باری اور النصیرات پناہ گزین کیمپ میں بھی بمباری

غزہ، (ایجنسیاں): اسرائیل نے امریکی صدر ٹرمپ کیساتھ غزہ میں جنگ بندی معاہدے کا اعلان کرنے کے باوجود بمباری کر کے مزید 39 فلسطینیوں کو شہید کر دیا۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کے مطابق غزہ کے نصیر اسپتال کے ایک ذریعے نے بتایا کہ خان یونس میں بے گھر افراد کے ایک خیمے پر اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں ایک ہی خاندان کے 3 افراد شہید ہوئے۔ اسرائیلی افواج نے رات بھر غزہ کی پٹی پر حملے جاری رکھے، جب کہ غزہ شہر میں توپ خانے کی گولا باری اور النصیرات پناہ گزین کیمپ میں بھی بمباری کی اطلاع ہے، جس میں پانچ افراد زخمی ہوئے۔ سفارتی ذرائع نے 'الجزیرہ' کو بتایا ہے کہ حماس کی مذاکراتی ٹیم امریکی صدر ٹرمپ کے 20 نکاتی منصوبے کا مطالعہ کر رہی ہے، جو اسرائیل کی غزہ پر جنگ کو ختم کرنے سے متعلق ہے۔ اسرائیلی وزیرِ اعظم بینجمن نیتن یاہو نے وائٹ ہاؤس میں ٹرمپ کے ساتھ مشترکہ پریس بریفنگ میں کہا کہ انہوں نے اس منصوبے سے اتفاق کیا ہے، جب کہ اسرائیلی افواج نے غزہ کی پٹی پر حملوں میں شدت جاری رکھی اور پیر کے روز کم از کم 39 فلسطینیوں کو شہید کر دیا۔ غزہ کے فلسطینیوں کا کہنا ہے کہ اس منصوبے نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے، خصوصاً یہ کہ تجویز کردہ بین الاقوامی استحکام فورس کس طرح کی ہوگی۔ اس منصوبے کو کئی ممالک نے خوش آمدید کہا ہے۔

غزہ میں اسرائیل کا ساتھ نہ دینے پر فلسطینیوں کی ٹارگٹ کلنگ کا انکشاف

غزہ: غزہ میں حماس کے خلاف اسرائیل کا ساتھ نہ دینے پر فلسطینیوں کی ٹارگٹ کلنگ کا انکشاف ہوا ہے۔ اسرائیلی میڈیا نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ غزہ میں فلسطینیوں کو حماس کے خلاف استعمال کرنے کی اسرائیلی کوششیں جاری ہیں اور اسرائیلی فوج فلسطینیوں کو حماس کے خلاف لڑنے کے لیے اسلحہ اور بھاری رقوم دینے کی کوششیں کر رہی ہے۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیل نے غزہ میں آباد معروف فلسطینی قبیلے حمائل کے سربراہان کو خریدنے کی کوشش کی مگر فلسطینی قبیلے کے انکار پر اسرائیلی فوج نے ان کے 50 سے زائد افراد کو قتل کیا۔ اسرائیلی میڈیا کا کہنا ہے کہ غزہ میں حماس کے متبادل انتظامی ڈھانچہ کھڑا کرنے کی اسرائیلی کوششیں تا حال جاری ہیں اور حمائل کے انکار کے بعد دیگر قبائل کو خریدنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اسرائیل سے تعلقات منقطع کرنے کے بعد کولمبیا نے اپنی پہلی رائفل بنالی

بگوٹا، (ایجنسی) اسرائیل سے تعلقات

منقطع کرنے کے بعد کولمبیا نے اپنی پہلی جنگی رائفل تیار کر لی۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق کولمبین حکام کا کہنا ہے کہ انہوں نے ملک کی پہلی رائفل تیار کی ہے جو مکمل مقامی طور پر بنائی گئی ہے۔ کولمبین حکام نے بتایا کہ یہ رائفل سرکاری ہتھیاروں کے مینوفیکچر ادارے انڈومل نے تیار کی ہے اور یہ رائفل اسرائیلی ساختہ رائفل گلیل (Galil) کے مقابلے سستی اور وزن میں بھی ہلکی ہے۔ انڈومل کے مینیجر نے خبر ایجنسی کو بتایا کہ اس کا مقصد 5 سالوں میں 4 لاکھ ہلکی اور سستی رائفلیں تیار کرنا اور آہستہ آہستہ مسلح افواج میں موجودہ ہتھیاروں کو تبدیل کرنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس سے قبل کولمبیا 90 کی دہائی سے اسرائیلی مصنوعات کا استعمال کرتے ہوئے رائفل اسمبل کیا کرتا تھا تاہم سال 2024 میں کولمبیا نے اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ میں جاری قتل عام پر اسرائیل سے اپنے تعلقات منقطع کر دیے تھے۔

ٹونی بلیئر غزہ منصوبے کا حصہ بننے کے بجائے مقدمے کا سامنا کریں: آسٹریلوی سینیٹر

سڈنی، (ایجنسیاں): آسٹریلوی سینیٹر کا کہنا ہے کہ سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کو غزہ منصوبے کا حصہ بننے کے بجائے مقدمے کا سامنا کرنا چاہیے۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کے مطابق گرین پارٹی سے تعلق رکھنے والے آسٹریلوی سینیٹر ڈیوڈ شو برج نے ان لوگوں میں شامل ہو کر حیرت کا اظہار کیا ہے، جو اس بات پر تنقید کر رہے ہیں کہ برطانیہ کے سابق وزیرِ اعظم ٹونی بلیئر کو ٹرمپ کے اس منصوبے میں کردار دیا جا رہا ہے جس کا مقصد اسرائیل کی غزہ پر جنگ ختم کرنا ہے۔ ٹرمپ نے بلیئر کو 'امن بورڈ' کے رکن کے طور پر نامزد کیا ہے، جو جنگ کے بعد غزہ کے نظم ونسق کی نگرانی کرے گا۔ شو برج نے سوشل میڈیا پر کہا کہ ٹونی بلیئر کا مشرقِ وسطیٰ میں واحد کردار ملزم کے طور پر ہونا چاہیے، اس غیر قانونی اور تباہ کن عراق جنگ کو شروع کرنے پر جس نے لاکھوں زندگیاں برباد کر دیں۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ خصوصی برائے حقِ رہائش، بالاکرشنن راج گوپال نے کہا کہ ٹرمپ کے منصوبے کی بدترین تفصیلات میں سے ایک عبوری اتھارٹی ہے، جس کی قیادت جنگی مجرم ٹونی بلیئر کریں گے۔ برطانیہ کی لیبر پارٹی کے سابق سربراہ جیرمی کوربن نے کہا کہ غزہ کا تو ذکر ہی چھوڑیں، بلیئر کو مشرقِ وسطیٰ کے قریب بھی نہیں ہونا چاہیے۔ کوربن نے سوشل میڈیا پر کہا کہ ٹونی بلیئر کے تباہ کن فیصلے، یعنی عراق پر حملے، نے ہزاروں زندگیاں چھین لی تھیں۔

غزہ کیلئے حماس کے بغیر ٹرمپ کا امن منصوبہ 'تماشہ' قرار

رہائشیوں کے خدشات، اس منصوبے کا مقصد فلسطینی دھڑوں کو دھوکہ دیکر غزہ میں موجود اسرائیلی قیدیوں کو رہا کروانا ہے، جبکہ بدلے میں امن نہیں ملے گا

غزہ، (ایجنسیاں): گزشتہ کئی برسوں سے صہیونی مظالم کا سامنا کرنے والے غزہ پٹی کے رہائشیوں نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے پیش کیے گئے 'امن منصوبے' پر شکوک وشبہات کا اظہار کرتے ہوئے اسے 'تماشہ' قرار دیا ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق جنوبی غزہ کے علاقے المواسی میں 39 سالہ ابراہیم جودہ نے اپنے شیلٹر میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ بالکل واضح ہے کہ یہ منصوبہ غیر حقیقی ہے'۔ اسرائیلی بمباری سے تباہ ہونے والے رفح شہر کے رہائشی، کمپیوٹر پروگرامر ابراہیم جودہ نے کہا کہ 'یہ ایسی شرائط کے ساتھ تیار کیا گیا منصوبہ ہے، جنہیں امریکہ اور اسرائیل جانتے ہیں کہ حماس کبھی قبول نہیں کرے گا، ہمارے لیے اس کا مطلب ہے کہ جنگ اور تکالیف جاری رہیں گی'۔ وہ اس وقت بات کر رہے تھے، جب صدر ٹرمپ نے اپنا 20 نکاتی منصوبہ پیش کیا۔ منصوبے میں کہا گیا ہے کہ حماس اور دیگر دھڑے کسی بھی شکل میں، براہِ راست یا بالواسطہ، غزہ کی حکمرانی میں کوئی کردار ادا نہیں کریں گے۔ 52 سالہ ابو مازن نصر بھی اتنے ہی مایوس تھے اور ان کا خدشہ تھا کہ اس منصوبے کا مقصد فلسطینی دھڑوں کو دھوکہ دے کر غزہ میں موجود اسرائیلی قیدیوں کو رہا کروانا ہے، جب کہ بدلے میں امن نہیں ملے گا۔ دیر البلاح میں بے گھر ہونے والے ابو مازن نصر نے کہا کہ یہ سب دھوکہ دہی ہے، اس کا کیا مطلب ہے کہ تمام قیدیوں کو بغیر کسی سرکاری ضمانت کے حوالے کر دیا جائے، انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا جنگ ختم ہو گی؟ انہوں نے کہا کہ ہم بطور قوم اس تماشے کو قبول نہیں کریں گے، اب چاہے حماس اس معاہدے کے بارے میں کچھ بھی فیصلہ کرے، بہت دیر ہو چکی ہے۔ کچھ لوگ، جیسے کہ 31 سالہ انس صرور جو خان یونس کے ایک دکاندار ہیں اور المواسی میں بے دخل ہو چکے ہیں، پھر بھی امید رکھتے ہیں۔ صرور نے کہا کہ ہم پر جو کچھ بیت چکا ہے، میں اس سب کے باوجود اب بھی امید رکھتا ہوں، حالانکہ ہم جنگ میں سب کچھ کھو چکے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کوئی جنگ ہمیشہ نہیں رہتی، اس بار میں بہت پر امید ہوں، اور ان شا اللہ یہ خوشی کا لمحہ ہوگا جو ہمیں اپنے درد اور تکلیف بھلا دے گا۔ لیکن 29 سالہ گھریلو خاتون نجویٰ مسلم اب کسی تبدیلی کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ وسطی غزہ میں پناہ گزین خاتون نے کہا کہ میں نے نہ صرف اس معاہدے پر یقین کھو دیا ہے، بلکہ میں زندگی پر ہی یقین کھو چکی ہوں'۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر واقعی جنگ روکنے کی نیت ہوتی تو اتنی دیر نہ کی جاتی، اسی لیے میں ان کی کسی بات پر یقین نہیں کرتی۔ تقریباً دو سال کی بمباری اور غزہ کیلئے لاتعداد جنگ بندی کی کوششوں کے بعد ہر نئے اعلان کو شک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ 47 سالہ محمد البلتاجی، جو غزہ شہر سے ہیں، انہوں نے مذاکرات پر اپنی رائے یوں بیان کی کہ 'ہمیشہ کی طرح، اسرائیل مان لیتا ہے تو حماس انکار کر دیتی ہے، یا اس کے برعکس، یہ سب ایک کھیل ہے اور ہم، عوام، اس کی قیمت ادا کر رہے ہیں'۔

مسلم ممالک کی جانب سے ٹرمپ کے 20 نکاتی منصوبے کا خیر مقدم

اردن، متحدہ عرب امارات، پاکستان، انڈونیشیا، ترکیہ، سعودی عرب، قطر اور مصر نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے مجوزہ منصوبے کی حمایت کر دی ہے جس میں غزہ جنگ بندی، انسانی امداد کی ترسیل، جبری بے دخلی کی روک تھام اور خطے میں امن عمل کو آگے بڑھانے کا اعلان شامل ہے۔ مشترکہ اعلامیے کے مطابق مسلم ممالک نے صدر ٹرمپ کی اس یقین دہانی کا خیر مقدم کیا ہے کہ مغربی کنارے کے انضمام کی اجازت نہیں دی جائے گی اور فلسطینی عوام کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے گا۔ اعلامیے میں واضح کیا گیا کہ مسلم ممالک امریکہ اور دیگر عالمی فریقین کے ساتھ مثبت بات چیت کیلئے تیار ہیں تاکہ معاہدے کو حتمی شکل دی جا سکے۔ مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ نے کہا کہ یہ اقدامات بین الاقوامی قوانین کے مطابق ہیں اور خطے میں پائیدار امن، سلامتی اور استحکام کیلئے ضروری ہیں۔

فلسطین کیلئے ٹرمپ کے 20 نکاتی پلان کی یورپی ممالک نے بھی حمایت کر دی

برسلز، (ایجنسی): امریکی صدر کے فلسطین کے حوالے سے مجوزہ 20 نکاتی امن پلان کو یورپی ممالک اور متعدد عالمی سربراہان کی جانب سے مثبت ردِ عمل ملا ہے۔ یورپی یونین کے اعلیٰ نمائندہ برائے خارجہ امور جوزپ بوریل نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ ایک بڑے طاقتور ملک نے نہ صرف جنگ بندی بلکہ غزہ کی تعمیر نو اور انسانی حقوق کی حفاظت کیلئے واضح خاکہ دیا ہے۔ ہم اس منصوبے کا خیر مقدم کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ تمام فریقین تعمیری مذاکرات میں شامل ہوں گے۔ فرانس کے صدر، جرمنی کے چانسلر، اٹلی کی وزیرِ اعظم اور اسپین کے وزیرِ اعظم نے بھی اس منصوبے کی حمایت میں بیانات دیے ہیں۔ ان رہنماؤں کا کہنا ہے کہ اگر اس پلان پر عمل درآمد ہو تو مشرقِ وسطیٰ میں ایک پائیدار امن کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ یورپی رہنماؤں نے خاص طور پر ان نکات پر زور دیا جن میں غزہ میں انسانی امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی، اسرائیلی افواج کا مرحلہ وار انخلا، فلسطینی قیدیوں کی رہائی اور عالمی قوانین کے مطابق دو ریاستی حل شامل ہیں۔

ویتنام میں سمندری طوفان سے 19 لوگوں کی موت

ہنوئی، (یو این آئی/ژنہوا) ویتنام میں سمندری طوفان بوالوئی اور اس کے نتیجے میں آنے والے سیلاب سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 19 ہوگئی ہے، جب کہ 88 دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق 13 افراد تا حال لاپتہ ہیں۔ 100,000 سے زیادہ مکانات کو نقصان پہنچا ہے یا ان کی چھتیں اڑ گئیں، سب سے زیادہ نقصان وسطی صوبہ ہاتینہ میں ہوا، جہاں 78,800 سے زیادہ مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ ویتنام کے وزیر اعظم فام مینہ چن نے مقامی حکام اور متعلقہ محکموں کو ہدایت دی ہے کہ وہ متاثرہ لوگوں کی راحت رسانی اور طوفان کے بعد ہونے والے نقصانات کو کم کرنے کیلئے فوری اقدامات کریں۔ انہوں نے 15 اکتوبر سے پہلے تمام تباہ شدہ تعلیمی اور طبی سہولیات کی مرمت کا حکم دیا۔ نیشنل ہائیڈرو میٹرولوجیکل فورکاسٹنگ سینٹر کے مطابق سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کا سلسلہ آئندہ دو سے تین روز تک جاری رہنے کی توقع ہے۔

نیتن یاہو نے دوحہ حملے پر معافی مانگی اور دوبارہ حملہ نہ کرنے کا وعدہ کیا: وزارت خارجہ قطر

دوحہ، (ایجنسی) قطر کی وزارت خارجہ کا اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی جانب سے دوحہ میں حالیہ فضائی حملے کے بعد معافی مانگنے پر ردعمل سامنے آ گیا۔

قطر کی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نے دوحہ پر حالیہ حملے پر معافی مانگی ہے جس میں قطری شہری بدر الدوسری شہید ہوئے تھے۔ وزارتِ خارجہ کے ترجمان نے تصدیق کی ہے کہ نیتن یاہو نے امریکی صدر سے ملاقات کے دوران قطری وزیر اعظم کو فون کر کے معافی مانگی۔ وزارت خارجہ کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم نے قطر کی خودمختاری کو دوبارہ نشانہ نہ بنانے کا وعدہ کیا جبکہ امریکی صدر نے بھی یقین دہانی کرائی کہ مستقبل میں اسرائیل کی جانب سے قطر پر کوئی جارحیت نہیں ہوگی۔ قطر نے اسرائیلی یقین دہانیوں کو سراہتے ہوئے واضح کیا کہ وہ اپنی خودمختاری پر کسی بھی خلاف ورزی کو ناقابلِ قبول قرار دیتے ہیں۔ وزارتِ خارجہ کے مطابق شہریوں اور رہائشیوں کا تحفظ قطر کی اولین ترجیح ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ بحرانوں کا حل صرف سفارتی ذرائع سے ممکن ہے۔ یاد رہے کہ اسرائیل نے 9 ستمبر کو قطری راجدھانی دوحہ پر فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے مرکزی دفتر پر فضائی حملہ کیا تھا جس میں حماس رہنما خلیل الحیہ کے بیٹے سمیت حماس کے 5 افراد اور ایک قطری سکیورٹی اہلکار شہید ہوئے تھے۔ حماس کے مطابق اسرائیلی حملے میں حماس کی مرکزی قیادت کو نشانہ بنایا گیا تھا تاہم تمام حماس رہنما محفوظ رہے۔

غیر ملکی امدادی قافلے گلوبل صمود فلوٹیلا کا 4 روز میں غزہ پہنچنے کا اعلان

قافلے کی حفاظت کیلئے 18 اراکین کانگریس کا امریکی وزیر خارجہ کو خط

غزہ، (یو این آئی) غزہ کے مظلوموں کی مدد کے لئے جانے والے غیر ملکی امدادی قافلے گلوبل صمود فلوٹیلا نے 4 روز میں غزہ پہنچنے کا اعلان کر دیا۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق گلوبل صمود فلوٹیلا کی تنظیم کا کہنا ہے کہ تکنیکی خرابی کے باوجود ہمارے مشن میں بڑی تاخیر نہیں ہوگی۔ غیر ملکی خبر ایجنسی کے مطابق تنظیم کا کہنا ہے کہ 47 جہاز غزہ کی طرف رواں دواں ہیں، قافلے کا مقصد اسرائیلی محاصرے کو توڑ کر غزہ کو انسانی امداد پہنچانا ہے۔ دوسری جانب اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے امریکی سینیٹرز نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ سے گلوبل صمود فلوٹیلا کو تحفظ دینے کیلئے اقدامات کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق اپوزیشن جماعت ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والے 18 سینیٹرز نے وزیر خارجہ مارکو روبیو کو خط لکھا۔ سینیٹرز نے مارکو روبیو سے مطالبہ کیا کہ وہ گلوبل صمود فلوٹیلا پر سوار افراد کی حفاظت کو یقینی بنائیں اور اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی حکومت پُرامن قافلے کے خلاف کسی بھی قسم کی طاقت کے استعمال سے گریز کرے۔ انہوں نے مشترکہ خط میں لکھا کہ گلوبل صمود فلوٹیلا اس وقت بحیرہ روم میں سفر کر رہا ہے جس کا مقصد غزہ کیلئے ضروری انسانی امداد پہنچانا ہے لیکن اطلاعات ہیں کہ اسے ڈرونز حملوں اور دیگر دشمنی آمیز کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اسرائیل نے گلوبل صمود فلوٹیلا کو روکنے کیلئے اسپیشل بحری کمانڈوز کو ٹاسک دے دیا۔

ان کا کہنا تھا کہ بین الاقوامی انسانی قانون اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے قانون کے تحت انہیں تحفظ حاصل ہونا چاہیے۔ خط لکھنے والے سینیٹرز میں ایڈ مارکی، ایلزبتھ وارن، کرس وان ہولن اور جیف مرکلی شامل ہیں۔

اسرائیلی انتہا پسند وزیر خزانہ نے ٹرمپ کا منصوبہ مسترد کر دیا

تل ابیب، (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے غزہ میں جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کی تجویز کو عالمی اور عرب حلقوں میں سراہا گیا، جبکہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے بھی اس پر آمادگی ظاہر کی۔ تاہم اسرائیلی وزیر خزانہ اور دائیں بازو کے رہنما بزلئیل سموٹریچ نے اس منصوبے کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے ایک طویل بیان میں اس تجویز کو 'ناکام سفارتی تجربہ اور سات اکتوبر کے حملے سے کوئی سبق نہ سیکھنے کے مترادف' قرار دیا۔ سموٹریچ نے مزید کہا کہ میرے خیال میں یہ معاملہ آخر کار آنسوؤں پر ہی ختم ہوگا اور ہمارے بچے ایک بار پھر غزہ میں لڑنے پر مجبور ہوں گے۔ ان کے مطابق اس منصوبے پر تفصیلی غور بعد میں ہوگا۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا جب نیتن یاہو نے واشنگٹن کے دورے کے بعد اپنے ایک ویڈیو پیغام میں واضح کیا کہ انہوں نے کسی فلسطینی ریاست کے قیام کی منظوری نہیں دی۔ ان کا کہنا تھا کہ تمام اسرائیلی قیدیوں کی رہائی کے بعد بھی اسرائیلی فوج غزہ کی بیشتر جگہوں پر موجود رہے گی۔

مڈغاسکر کے صدر کا حکومت تحلیل کرنے کا اعلان

انتاناریو، (یو این آئی) مڈغاسکر کے صدر آندرے راجولینا نے حکومت تحلیل کرنے کا اعلان کر دیا، انہوں نے کہا کہ تسلیم کرتے ہیں اور معذرت خواہ ہیں کہ حکومت کے کچھ اراکین اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر سکے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق مڈغاسکر کے صدر آندری راجولینا نے پرتشدد عوامی مظاہروں کے بعد حکومت تحلیل کرنے کا اعلان کر دیا، حکومت تحلیل کرنے کا فیصلہ پانی اور بجلی کی عدم فراہمی پر نوجوانوں کی قیادت میں ہونے والے ان مظاہروں کے بعد کیا گیا۔ رپورٹس کے مطابق مڈغاسکر میں ہونے والے پرتشدد عوامی مظاہروں میں 22 افراد ہلاک اور سو سے زائد زخمی ہوئے تھے۔ دنیا کے غریب ترین ممالک میں شمار ہونے والے مڈغاسکر میں 1960 میں آزادی کے بعد سے بارہا عوامی تحریکیں اور احتجاج ہوتے رہے ہیں لیکن 'جنریشن زیڈ' تحریکوں سے متاثر یہ تین روزہ مظاہرے حالیہ برسوں میں اس جزیرہ نما ملک میں سب سے بڑے مظاہرے قرار دیے جا رہے ہیں۔ جس کے باعث حکومت کو تحلیل کرنا پڑا۔

اس سے قبل اسرائیل کی اپوزیشن کی جانب سے پیش کیا گیا پارلیمنٹ تحلیل کرنے کا بل اسرائیلی پارلیمنٹ (کنیسٹ) نے مسترد کر دیا تھا۔ اسرائیلی پارلیمنٹ تحلیل کرنے سے متعلق اپوزیشن کے بل پر ووٹنگ ہوئی تھی، کنیسٹ کے 120 ارکان میں سے 61 نے بل کے خلاف جبکہ 53 نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔ رپورٹس کے مطابق اپوزیشن کی جانب سے اس بل کو اس امید پر پیش کیا گیا تھا کہ اسرائیلی وزیر اعظم کے خلاف یہودیوں کی لازمی فوجی بھرتی کے متنازع معاملے پر ناراض جماعتوں کی مدد سے قبل از وقت انتخابات کروانے میں کامیاب ہو جائے گی۔

فلسطین حامی مظاہرہ، ریچل ریوز کو تقریر کے دوران کڑی تنقید کا سامنا

لندن، (یو این آئی) لیبر پارٹی کانفرنس کے دوران برطانیہ کی وزیر خزانہ ریچل ریوز کی تقریر اس وقت معطل ہوگئی جب فلسطین کے حق میں مظاہرہ کرنے والا شخص فلسطینی پرچم لہراتے ہوئے کھڑا ہوا اور اسرائیل کو ہتھیاروں کی فراہمی پر سوال اٹھایا۔ خبروں کے مطابق احتجاج کرنے والے شخص کو سیم پی کے نام سے شناخت کیا گیا، اس نے تقریر کے آغاز کے چند منٹ بعد بلند آواز میں کہا کہ برطانیہ اب بھی اسرائیل کو اسلحہ کیوں دے رہا ہے؟ اس موقع پر اُس نے لیبر پارٹی پر الزام لگایا کہ وہ فلسطینی عوام کی نسل کشی اور بھوک میں شریک ہے۔ ریچل ریوز نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ وہ احتجاج کرنیوالوں کے جذبات کو سمجھتی ہیں، برطانیہ نے فلسطینی ریاست کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، ہم اب احتجاج کرنے والی جماعت نہیں بلکہ حکومت ہیں، ان کے اس بیان پر ہال میں موجود کارکنان نے کھڑے ہو کر تالیاں بجائیں۔ دوسری جانب فلسطین یوتھ موومنٹ اور لندن فار اے فری فلسطین نے مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا کہ برطانیہ فوری طور پر اسرائیل پر مکمل اسلحہ پر پابندی عائد کرے، برطانوی فضائیہ کے جاسوسی مشنز ختم کرے، اسرائیل کیساتھ سفارتی تعلقات منقطع کرے اور لیبر قیادت مستعفی ہو۔

انڈونیشیا میں الخوزینی اسلامک بورڈنگ اسکول کی عمارت منہدم، طالبعلم جاں بحق

حادثے کے وقت دوسرے حصے میں نماز ادا کرہی طالبات محفوظ، 99 طلباء زخمی، 65 لاپتا

جکارتہ، (ایجنسیاں): انڈونیشیا میں مشرقی جاوا کے شہر سیدوآرجو میں واقع الخوزینی اسلامک بورڈنگ اسکول کی عمارت گرنے کے بعد امدادی کارکن غیر مستحکم کنکریٹ کے ملبے میں پھنسے طلبہ تک آکسیجن اور پانی پہنچا رہے ہیں تاکہ کئی گھنٹے سے زیادہ وقت گزرنے کے بعد بھی زندہ بچ جانے والوں کو نکالا جا سکے۔ ٹی آر ٹی ورلڈ کی رپورٹ کے مطابق اس واقعے میں کم از کم ایک طالبعلم جان کی بازی ہار چکا ہے اور درجنوں زخمی ہوئے ہیں اور 65 طلبہ ملبے تلے دبے ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ ریسکیو کارکنوں، پولیس اور فوجیوں نے رات بھر کھدائی کے بعد 8 کمزور اور زخمی طلبہ کو عمارت گرنے کے 8 گھنٹے بعد مشرقی جاوا کے شہر سیدوآرجو میں واقع الخوزینی اسلامک بورڈنگ اسکول سے زندہ نکال لیا۔ ریسکیو کارکنوں نے مزید لاشیں دیکھی ہیں، جس سے ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔ طلبہ کے اہل خانہ اسپتالوں یا منہدم عمارت کے قریب جمع ہو گئے اور اپنے بچوں کی خبر کے منتظر تھے۔ جب ایک زخمی اور مٹی سے اٹے طالب علم کو ملبے تلے سے نکالا گیا تو رشتہ دار چیخ و پکار کرنے لگے۔ مدرسے کے احاطے میں قائم کمانڈ پوسٹ پر ایک نوٹس بورڈ پر منگل کی صبح تک 65 افراد لاپتا ہونے والوں میں شامل تھے۔ زیادہ تر طلبہ ساتویں سے گیارہویں جماعت کے لڑکے تھے، جن کی عمریں 12 سے 17 سال کے درمیان تھیں۔ سرچ اینڈ ریسکیو افسر نانگ سیگت نے بتایا کہ ملبے کے بھاری ٹکڑے اور عمارت کے غیر مستحکم حصے امدادی کاموں میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں، بھاری مشینری موجود ہے لیکن اس خدشے کے باعث استعمال نہیں کی جا رہی کہ مزید حصے گر سکتے ہیں۔ سیگت نے کہا کہ ہم نے ملبے میں پھنسے افراد کو آکسیجن اور پانی پہنچایا ہے، تاکہ وہ زندہ رہ سکیں جب تک ہم انہیں نکالنے کی کوشش کر رہے ہیں، ریسکیو ورکرز نے ملبے تلے کئی لاشیں دیکھی ہیں، لیکن ان کی ترجیح زندہ افراد کو نکالنا ہے۔ سیکڑوں رضا کار امدادی کارروائی میں شامل تھے اور انکے پاس سانس لینے، نکالنے، طبی امداد اور دیگر ضروری آلات موجود تھے، طلبہ دوپہر کی نماز ادا کر رہے تھے جب عمارت گر گئی تھی۔ صوبائی پولیس کے ترجمان جولس ابراہم اباست نے بتایا کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ایک عمارت میں توسیع کی جا رہی تھی جسکی اجازت نہیں لی گئی تھی۔ رہائشیوں، اساتذہ اور منتظمین نے زخمی طلبہ کی مدد کی، جن میں سے اکثر کے سر پر چوٹیں اور ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں۔ عینی شاہدین نے بتایا کہ خواتین طلبہ عمارت کے ایک دوسرے حصے میں نماز ادا کر رہی تھیں اور وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوگئیں۔ حکام نے کہا کہ ایک طالب علم ہلاک ہو گیا اور 99 دیگر زخمی ہو کر ہسپتال پہنچائے گئے، جن میں سے کچھ کی حالت نازک ہے۔

طالبان کا بڑا فیصلہ، پورے افغانستان میں انٹرنیٹ سروسز بند، شہری پریشان

کابل، (ایجنسیاں): افغانستان بھر میں اچانک بڑے پیمانے پر کمیونیکیشن اور انٹرنیٹ سروسز معطل ہو گئیں، جس سے شہری رابطے بری طرح متاثر ہوئے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے اے ایف پی

کے مطابق انٹرنیٹ مانیٹرنگ ادارے 'نیٹ بلاکس' نے تصدیق کی ہے کہ اس وقت افغانستان میں ٹیلی کام سروسز صرف 14 فیصد کام کر رہی ہیں، اور یہ صورتحال جان بوجھ کر رابطے منقطع کیے جانے سے مطابقت رکھتی ہے۔ یاد رہے کہ طالبان حکام نے رواں ماہ کے آغاز میں اپنے سپریم لیڈر ہیبت اللہ اخوندزادہ کے حکم پر کئی صوبوں میں فائبر آپٹک انٹرنیٹ پر پابندی لگائی تھی۔ حکام کا مؤقف تھا کہ یہ اقدام 'غیر اخلاقی سرگرمیوں کو روکنے' کے لیے کیا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق بدخشاں، تخار، قندھار، ہلمند، ننگرہار اور ارزگان سمیت کئی صوبوں میں تیز رفتار انٹرنیٹ مکمل طور پر بند ہے جبکہ دیگر علاقوں میں سروسز انتہائی سست اور غیر یقینی ہیں۔ یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب 2024 میں کابل حکومت نے ملک کو دنیا سے جوڑنے اور غربت کم کرنے کے لیے فائبر آپٹک نیٹ ورک کو اپنی ترجیحات میں شامل کیا تھا۔

کرور بھگدڑ: ٹی وی کے ضلع سکریٹری گرفتار، 41 اموات پر سیاسی طوفان

چنئی: تمل ناڈو کے ضلع کرور میں وجے کی پارٹی ٹی وی کے (تملگا ویٹری کڈگم) کی ریلی کے دوران پیش آنے والی المناک بھگدڑ کے معاملے میں تحقیقات تیز ہوگئی ہیں۔ پولیس نے پیر کو پارٹی کے مغربی ضلع سکریٹری متھیا جاگن کو گرفتار کرلیا۔ اس سے قبل پارٹی کے کئی دیگر عہدیداروں پر بھی مقدمات درج کیے جا چکے ہیں۔ یہ حادثہ 27 ستمبر کو اس وقت پیش آیا جب وجے کی ریلی میں اچانک بجلی گل ہوگئی۔ عینی شاہدین کے مطابق اندھیرا چھا جانے پر لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا اور شرکا متبادل بجلی کے انتظامات اور نکاس کے دروازوں کی طرف بھاگنے لگے۔ اسی دوران بھگدڑ مچ گئی جس میں خواتین اور بچوں سمیت 41 افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جبکہ 110 سے زیادہ زخمی ہوئے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اب تک 51 زخمی صحتیاب ہو چکے ہیں۔ ابتدا میں اس معاملے کی تفتیش کرور کے پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سیلوراج کے سپرد کی گئی تھی، تاہم بعد میں ریاستی پولیس کے اعلیٰ حکام نے انہیں ہٹا کر ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پریمانند کو انکوائری کا ذمہ دیا۔ پولیس نے اس کیس میں انسانی جان کو خطرے میں ڈالنے، عوامی نظم کی خلاف ورزی اور دیگر سنگین الزامات کے تحت پانچ دفعات میں مقدمہ درج کیا ہے۔ تحقیقات کے دوران ٹی وی کے کے جنرل سکریٹری آنند، جوائنٹ جنرل سکریٹری نرملا کمار اور اب مغربی ضلع سکریٹری متھیا جاگن کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ، افواہیں پھیلانے کے الزام میں بھی سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ پولیس نے بی جے پی رہنما ساگایم (پیرومباکم)، ٹی وی کے کے رہنما شیو نیشن (منگلڈو) اور ٹی وی کے کے سوشل میڈیا ایڈمنسٹریٹر سراتھ کمار (اوادی) کو گرفتار کرلیا۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے سوشل میڈیا پر واقعے سے متعلق غلط معلومات اور افواہیں پھیلائیں۔ وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن نے واقعے پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے متاثرین کے خاندانوں کو انصاف دلانے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے جوڈیشل انکوائری کے احکامات جاری کر دیے ہیں اور راحت رسانی کے کام تیزی سے جاری ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ افواہوں اور غیر ذمہ دارانہ بیانات سے گریز کریں کیونکہ اس سے غمزدہ خاندانوں کو مزید تکلیف پہنچتی ہے۔ اس دوران اپوزیشن جماعت انا ڈی ایم کے کے رہنما ایڈاپڈی کے پلانی سوامی نے حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کا کہنا تھا، ''یہ واقعہ سنگین انتظامی ناکامی کی عکاسی کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اتنے بڑے مجمع کے باوجود ہنگامی حالات کے لیے حفاظتی پروٹوکول کیوں نافذ نہیں کیے گئے؟'' انہوں نے مطالبہ کیا کہ ریاستی حکومت عوام کو جواب دے۔ وجے نے حادثے کو دل دہلا دینے والا قرار دیا اور متاثرہ خاندانوں کے لیے ذاتی طور پر 20 لاکھ روپے فی کس مالی امداد کا اعلان کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے غیر جانب دارانہ اور آزادانہ انکوائری کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ''ہمیں سچائی سامنے لانی ہوگی تاکہ مستقبل میں ایسا سانحہ دوبارہ نہ ہو۔'' قابل ذکر ہے کہ ٹی وی کے لیڈر وجے نے عوام کی میٹنگ کے نام سے ایک مہم شروع کی تھی۔ انہوں نے 13 ستمبر کو ترچی میں اپنی انتخابی مہم شروع کی تھی اور وہ ہر ہفتہ کو انتخابی مہم چلا رہے ہیں۔ گزشتہ دو ہفتوں کے دوران، انہوں نے ترچی، آریالور، ناگاپٹنم اور ترووراضلاع میں انتخابی مہم چلائی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے 27 ستمبر کو نمکل اور کرور میں انتخابی مہم چلائی۔ نمکل میں اپنی مہم ختم کرنے کے بعد، وہ رات کو کرور پہنچے۔ 30,000 سے زیادہ لوگ وہاں جمع تھے۔ جب وجے انتخابی مہم کی بس میں تقریر کر رہے تھے، بھگدڑ مچ گئی، جس کے نتیجے میں 41 لوگوں کی موت ہوگئی۔ جاں بحق ہونے والوں میں 18 خواتین، 13 مرد، 5 لڑکے اور 5 لڑکیاں شامل ہیں۔ حادثے میں 100 سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ اس واقعے نے تمل ناڈو میں ہنگامہ برپا کر دیا اور تنقید کا نشانہ بنایا۔ پولیس نے پارٹی عہدیداروں پر بھگدڑ کے سلسلے میں تعزیرات ہند کی چار دفعات کے تحت فرد جرم عائد کی ہے، جس میں دفعہ 105 (غیر ارادتاً قتل)، دفعہ 110 (غیر ارادتاً قتل کی کوشش، دفعہ 125 (دوسروں کی زندگی کو خطرے میں ڈالنا)، اور دفعہ 223 کے تحت حکم کی خلاف ورزی کا الزام ہے۔

امت شاہ اور اپیندر کشواہا سے پون سنگھ کی ملاقات، آر جے ڈی نے اٹھائے سوال

نئی دہلی: بہار میں آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر سیاسی سرگرمیاں تیز ہوگئی ہیں۔ اسی سلسلے میں منگل کے روز دہلی میں ایک اہم سیاسی ملاقات ہوئی، جس نے سیاسی حلقوں میں ہلچل مچادی ہے۔ مشہور بھوجپوری فلم اسٹار اور حالیہ دنوں میں سیاست میں سرگرم پون سنگھ نے قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے سینئر رہنماؤں سے ملاقات کی، جس میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور جے پی نڈا بھی شامل تھے۔ پون سنگھ کی یہ ملاقات راشٹریہ لوک مورچہ (آر ایل ایم) کے صدر اوپندر کشواہا کے دہلی قیام گاہ پر ہوئی۔ ملاقات کے بعد پون سنگھ نے مختصر لیکن معنی خیز سیاسی پیغام دیا: "سب بڑھیا ہوگا۔" ان کے اس بیان کو بہار کی سیاست میں نئے امکانات اور اتحاد کے اشارے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ دوسری جانب، اوپندر کشواہا نے ملاقات کی تصاویر سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر شیئر کیں اور لکھا: آج میرے دہلی آواس پر بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈر شری ونود تاوڑے جی اور ریتو راج سنہا کی موجودگی میں بھوجپوری اسٹار شری پون سنگھ جی سے شائستہ ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے فوراً بعد ہی اپوزیشن کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا۔ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے ایم پی سدھاکر سنگھ نے پون سنگھ اور اوپندر کشواہا کے درمیان ملاقات کو بھارتیہ جنتا پارٹی کی "سازش" قرار دیا۔ انہوں نے کہا: "اپندر کشواہا جو کبھی کشواہا سماج کے ایک مضبوط لیڈر ہوا کرتے تھے، آج بی جے پی نے ان کی سیاسی طاقت کو ختم کرنے کے لیے پون سنگھ کو میدان میں اتار دیا ہے۔ سدھاکر سنگھ کا مزید کہنا تھا کہ: "اپندر کشواہا اب بہار کی سیاست میں غیر متعلقہ ہو چکے ہیں۔ ان کی سودے بازی کی طاقت بھی ختم ہوگئی ہے۔ بی جے پی نے پون سنگھ کا استعمال کر کے کشواہا کو سیاسی طور پر الگ تھلگ کرنے کی چال چلی ہے، جو کامیاب دکھائی دے رہی ہے۔ بہار کی بدلتی ہوئی سیاسی فضا میں یہ ملاقات اور اس پر ردعمل، ظاہر کرتا ہے کہ انتخابات سے قبل اتحاد اور صف بندیاں تیزی سے ہو رہی ہیں۔ پون سنگھ جیسے مقبول چہرے کا سیاست میں بڑھتا کردار این ڈی اے کے لیے نیا ووٹر بیس بنانے کی کوشش کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جب کہ اپوزیشن اسے ایک اور "چال" قرار دے رہی ہے۔

خواتین کے ساتھ تصاویر اور چیٹ!
چیتانند سرسوتی کے فون سے پولیس کو کئی ثبوت ملے

نئی دہلی: چیتانند سرسوتی، جس پر ایک پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹ میں 17 طالبات کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کا الزام ہے، کا منگل کے روز اپنی دو خواتین معاونوں سے سامنا ہوا جنہوں نے مبینہ طور پر متاثرین کو دھمکی دی اور انہیں اپنے فحش پیغامات کو حذف کرنے پر مجبور کیا۔ تحقیقات کے دوران پولیس کو 62 سالہ سرسوتی کے فون پر کئی خواتین کے ساتھ چیٹ کا پتہ چلا ہے، جس میں انہیں جھوٹے وعدوں سے لالچ دینے کی کوشش کی گئی۔ ایک پولیس افسر نے بتایا کہ چیتانند کے فون میں ایئر ہوسٹس کے ساتھ اس کی متعدد تصاویر اور خواتین کی ڈسپلے پکچرز (DP) کے اسکرین شاٹس بھی تھے۔ خودساختہ سوامی مبینہ طور پر کئی مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث پایا گیا، جب وہ قومی دارالحکومت میں ایک پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹ کے چیئر پرسن کے طور پر تعینات تھا۔ افسر نے کہا کہ چیتانند تحقیقات میں تعاون نہیں کر رہا ہے اور تفتیش کاروں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں ہے۔ افسر نے مزید کہا کہ 'سوامی کو اپنے کئے پر کوئی پشیمانی نہیں ہے وہ ہر سوال کا ٹال مٹول جواب دے رہا ہے'۔ چیتانند کی دو خواتین ساتھی، جنہوں نے انسٹی ٹیوٹ میں مختلف عہدوں پر کام کیا، ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے اور تحقیقات کے حصے کے طور پر ان کا سامنا کیا جا رہا ہے۔ آگرہ کے ہوٹل میں چھپا ہوا تھا پولیس نے کہا کہ سرسوتی نے تفتیش کے دوران بار بار جھوٹ بول رہا ہے جبکہ اس کا سامنا متعدد ثبوتوں سے کرایا گیا۔ وہ ہچکچاتے ہوئے صرف اس وقت جواب دیتا ہے جب دستاویزات اور ڈیجیٹل ثبوت دکھائے جاتے ہیں۔ پیر کے روز، چیتانند کو انسٹی ٹیوٹ کے کیمپس میں ان مقامات کی نشاندہی کرنے کے لیے بھی لے جایا گیا جہاں وہ متاثرین کو فون کرتا تھا۔

شمالی کمان فوج کے کمانڈر نے لداخ میں جوانوں سے ملاقات کی

لداخ، 30 ستمبر (ہ س)۔ فوج کی شمالی کمان کے کمانڈر اور جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف، لیفٹیننٹ جنرل پرتیک شرما نے لداخ میں مختلف فرنٹ لائن علاقوں کا دورہ کیا اور فوجی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ لیفٹیننٹ جنرل پراتیک شرما 27 ستمبر کو لیہہ پہنچے تھے انہوں نے لداخ میں تعینات افواج کے بلند حوصلے اور ثابت قدمی کی تعریف کی۔ شمالی کمانڈ نے پیر کی رات دیر گئے ایک پوسٹ میں بتایا کہ لیفٹیننٹ جنرل پرتیک شرما نے سیاچن بریگیڈ، مشرقی لداخ میں تعینات یونٹس اور کاراکورم پاس کا دورہ کیا تاکہ فوجی تیاریوں کا جائزہ لیں اور تمام رینکوں کے بلند حوصلے اور عزم کی تعریف کی۔ کمانڈر نے سیاچن بیس کیمپ میں نیشنل فلیگ کوئز کے فاتحین سے ملاقات کی اور ان کے قومی جذبے اور وابستگی کو سراہا۔ انہوں نے سیاچن بیس کیمپ میں سات ہزار میٹر سے بلند ایک انتہائی مشکل چوٹی پر ہونے والی ماؤنٹینئرنگ مہم کا بھی افتتاح کیا اور فوج نے بتایا کہ انہوں نے ان کی حوصلہ مندی کو سراہا اور ماؤنٹینئرنگ میں ایک نئی مثال قائم کی۔ لیفٹیننٹ جنرل شرما نے لداخ کے لیفٹیننٹ گورنر کویندر گپتا سے ملاقات کی اور تشدد سے متاثرہ لیہہ شہر میں موجودہ صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ راج بھون کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ملاقات میں مجموعی سیکورٹی صورتحال، خطے میں ابھرتے چیلنجز، اور امن و استحکام قائم رکھنے کے لیے سول انتظامیہ اور مسلح افواج کے درمیان بہتر ہم آہنگی کی ضرورت پر زور دیا گیا، اور کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تیاری اور ہم آہنگی کی اہمیت پر بات کی گئی۔ انہوں نے سیاچن بیس کیمپ میں سات ہزار میٹر سے بلند ایک انتہائی مشکل چوٹی پر ہونے والی ماؤنٹینئرنگ مہم کا بھی افتتاح کیا۔

صفائی مہم نہیں بلکہ ثقافت ہے، ہر شہری اسے اپنائے: منوہر لال

نئی دہلی، 30 ستمبر (ہ س)۔ مرکزی ہاؤسنگ اور شہری ترقی اور توانائی کے وزیر منوہر لال نے کہا کہ صفائی صرف ایک مہم نہیں ہے، بلکہ ایک عادت اور ثقافت ہے جسے ہر شہری کو اپنانا چاہیے۔ سوچھ بھارت مشن کی اصل طاقت عوامی شرکت ہے، اور ہر ایک کو صفائی دوست بننا چاہیے اور اسے اپنے طرز زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ منوہر لال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک انگریزی اخبار کا ایک مضمون شیئر کیا، جس میں کہا گیا کہ صفائی صرف ایک مہم نہیں ہے بلکہ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ وزیر اعظم مودی کی دور اندیش قیادت میں سوچھ بھارت مشن ایک حقیقی عوامی تحریک بن گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے شروع کیا گیا یہ اقدام اب ہر گلی، ہر محلے اور ہر گھر کا فخر بن چکا ہے۔ ہر شہری صفائی کا کارکن ہے اور ہمیں صفائی کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ اپنے مضمون میں انہوں نے کہا کہ انہیں 2014 کا وہ لمحہ آج بھی یاد ہے جب وزیر اعظم مودی نے جھاڑو اٹھا کر دہلی کی ایک گلی کی صفائی کی تھی۔ یہ صرف ایک علامتی عمل نہیں تھا بلکہ ایک گہرا پیغام تھا: سوچھ بھارت مشن صرف حکومت پر انحصار نہیں کرسکتا۔ اسے ہر شہری کو قبول کرنا چاہیے۔ سوچھ بھارت مشن کی اصل طاقت یہ ہے کہ اس نے ہر فرد کو صفائی کا دوست بنا دیا ہے۔ اسکول کے بچوں سے لے کر گھریلو خواتین، دکانداروں اور مزدوروں تک، سب نے جھاڑو اٹھا کر صفائی کو ذاتی فخر اور عزت کا مسئلہ بنا دیا۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ 2014 میں 40 فیصد سے بھی کم گھرانوں کے پاس بیت الخلاء تھے، لیکن آج 120 ملین سے زیادہ گھرانوں کو اس سہولت تک رسائی حاصل ہے۔ ہندوستان کو کھلے میں رفع حاجت سے پاک قرار دیا گیا ہے، اور ہر گھر میں بیت الخلاء اب ایک حقیقت ہے۔ اس سے لاکھوں خواتین اور بچوں کو تحفظ اور وقار حاصل ہوا ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کا اندازہ ہے کہ کھلے میں رفع حاجت سے منسلک بیماریوں میں کمی نے تقریباً 300,000 بچوں کی جانیں بچائی ہیں۔ مشن اب فضلہ کے انتظام، ٹھوس اور مائع فضلہ کی پروسیسنگ، اور پرانی ڈمپ سائٹس کی بحالی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ منوہر لال نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی پہچان یہ ہے کہ انہوں نے سوچھ بھارت مشن کو صرف بیت الخلاء اور سڑکوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے فخر اور ثقافت سے جوڑ دیا۔ سوچھ ودیالیہ ابھیان اور قومی صفائی مرکز جیسے اقدامات نے اسے عوامی احترام کی علامت بنا دیا ہے۔ تہوار اس وقت زیادہ خوش ہوتے ہیں جب وہ کوڑے سے پاک ہوتے ہیں۔

وزیر اعظم بدھ کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی صد سالہ تقریبات میں شرکت کریں گے،
یادگاری ڈاک ٹکٹ اور سکہ جاری کریں گے

نئی دہلی، 30 ستمبر (ہ س) وزیر اعظم نریندر مودی بدھ کو راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کی صد سالہ تقریبات میں شرکت کریں گے۔ اس موقع پر وہ ایک خصوصی یادگاری سکہ اور ڈاک ٹکٹ جاری کریں گے۔ یہ تقریب دہلی کے امبیڈکر انٹرنیشنل سینٹر میں منعقد ہوگی۔ وزیر اعظم کے دفتر نے منگل کو ایک بیان جاری کیا جس میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم مودی یکم اکتوبر کو صبح 10:30 بجے نئی دہلی کے ڈاکٹر امبیڈکر انٹرنیشنل سنٹر میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی صد سالہ تقریبات میں بطور مہمان خصوصی شرکت کریں گے۔ اس موقع پر، وزیر اعظم ایک خاص طور پر ڈیزائن کردہ یادگاری ڈاک ٹکٹ اور سکہ جاری کریں گے جس میں قوم کے لیے سنگھ کے تعاون کو دکھایا گیا ہے۔ وزیر اعظم جلسے سے خطاب بھی کریں گے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ڈاکٹر کیشو بلیرام ہیڈگیوار نے 1925 میں وجے دشمی کے موقع پر ناگپور میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کی بنیاد رکھی تھی۔ سنگھ کو ایک رضا کار پر مبنی تنظیم کے طور پر قائم کیا گیا تھا جس کا مقصد شہریوں میں ثقافتی بیداری، نظم و ضبط، خدمت اور سماجی ذمہ داری کو فروغ دینا تھا۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ قومی تعمیر نو کے لیے بڑے پیمانے پر فنڈ سے چلنے والی ایک منفرد تحریک ہے۔ اس کے عروج کو صدیوں کی غیر ملکی حکمرانی کے ردعمل کے طور پر دیکھا گیا ہے، اور اس کی مسلسل ترقی کو مذہب میں جڑے ہندوستان کے قومی فخر کے اس کے وژن کی جذباتی گونج سے منسوب کیا جاتا ہے۔ سنگھ کا بنیادی زور حب الوطنی اور قومی کردار کی تعمیر پر ہے۔ یہ مادر وطن سے عقیدت، نظم و ضبط، تحمل، ہمت اور بہادری کو جنم دیتا ہے۔ سنگھ کا حتمی ہدف ہندوستان کی ہمہ جہت ترقی " (سروانگین انتی) ہے، جس کے لیے ہر رضا کار اپنے آپ کو وقف کرتا ہے۔ اپنے قیام کے بعد سے، سنگھ نے تعلیم، صحت، سماجی بہبود اور آفات سے نجات کے شعبوں میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ سنگھ کے رضا کاروں نے قدرتی آفات جیسے سیلاب، زلزلے اور طوفانوں کے دوران راحت اور بحالی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔

وجے کمار ملہوترا کی موت سے بی جے پی میں سوگ کی لہر،
صدر اور مرکزی وزراء نے خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی، 30 ستمبر (ہ س)۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر لیڈر اور دہلی بی جے پی کے پہلے صدر پروفیسر وجے کمار ملہوترا کی موت سے پارٹی صدمہ میں ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی، بی جے پی صدر جے پی نڈا اور مرکزی وزراء نے ان کے انتقال پر دکھ کا اظہار کیا ہے۔ بی جے پی کے صدر جے پی نڈا نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ پروفیسر وجے کمار ملہوترا کا انتقال، جو بھارتیہ جن سنگھ سے لے کر بھارتیہ جنتا پارٹی تک تنظیم کے لیے ہمیشہ وقف رہے اور دہلی بی جے پی کے پہلے صدر رہے، کا انتقال انتہائی افسوسناک ہے۔ ان کا انتقال بی جے پی خاندان کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ ملہوترا، جو اپنی سادگی، پاکیزگی، اور تنظیم کے لیے لگن کے لیے جانے جاتے تھے، دہلی میں تنظیم کو وسعت دینے، لاتعداد کارکنوں کی پرورش، اور قوم اور لوگوں کی خدمت کے لیے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ میری گہری تعزیت سوگوار خاندان کے ساتھ ہے۔ بھگوان سے پراتھنا ہے کہ وہ مرحوم کی آتما کو اپنے قدموں میں جگہ دے اور غم کی اس گھڑی میں سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے انسٹاگرام پر لکھا کہ انہیں بی جے پی کے سینئر لیڈر وجے کمار ملہوترا کے انتقال سے بہت دکھ ہوا، جنہوں نے جن سنگھ سے لے کر جنتا پارٹی اور بی جے پی تک تنظیم کی تشکیل اور توسیع میں کلیدی کردار ادا کیا۔ دہلی بی جے پی کے صدر ہوں، دہلی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر ہوں یا عوامی نمائندے، وجے کمار ملہوترا نے ہر کردار میں ملک اور دہلی کے لوگوں کی خدمت کی۔ ان کے ساتھ ہونے والی ہر ملاقات تنظیم کے بارے میں بصیرت فراہم کرتی تھی۔ دکھ کی اس گھڑی میں پوری بی جے پی ان کے خاندان کے ساتھ کھڑی ہے۔ بھگوان آنجہانی کی آتما کو اپنے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ اوم شانتی شانتی شانتی۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ٹویٹر پر لکھا، 'پروفیسر وجے کمار ملہوترا جیسے سٹالورٹس جن سنگھ اور بی جے پی کی تاریخ میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے دہلی میں ہماری پارٹی کو مضبوط کرنے کے لیے انتھک محنت کی۔ دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے اپنے ایکس اکاؤنٹ پر لکھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے سینئر رہنما، ہم سب کارکنوں کے سرپرست اور دہلی بی جے پی کے پہلے صدر پروفیسر وجے کمار ملہوترا کا انتقال ایک بہت ہی دردناک اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بی جے پی کے ایک سینئر لیڈر وجے کمار ملہوترا کا طویل اور فعال سیاسی کیریئر تھا۔ انہوں نے دہلی میٹروپولیٹن کونسل کے چیف ایگزیکٹو کونسلر (1967 میں چیف منسٹر کے برابر)، جنتا پارٹی، دہلی (1977) کے صدر اور بی جے پی، دہلی کے صدر (1980-84) کے طور پر خدمات انجام دیں۔ کیدار ناتھ ساہنی اور مدن لال کھورانہ کے ساتھ ملہوترا کو کئی سالوں تک دہلی میں بی جے پی کو مضبوط کرنے کا سہرا جاتا ہے۔ ان کی سب سے بڑی سیاسی فتح 1999 کے بھارتی عام انتخابات میں سابق بھارتی وزیر اعظم من

سینئر بی جے پی لیڈر وجے کمار ملہوترا کا ایمس میں 94 سال کی عمر میں انتقال، پی ایم مودی نے کی تعزیت

نئی دہلی، 30 ستمبر (ہ س)۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سینئر رہنما وجے ملہوترا کا آج صبح 94 سال کی عمر میں قومی دارالحکومت دہلی کے ایمس میں انتقال ہوگیا۔ ایمس نے ایک بیان جاری کر کے اس کا اعلان کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے ان کی موت پر تعزیت کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم مودی نے اپنے پیغام میں لکھا، 'شری وجے کمار ملہوترا جی عوامی مسائل کی گہری سمجھ رکھنے والے ایک بہترین رہنما تھے۔ انہوں نے دہلی میں ہماری پارٹی کو مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا، انھیں پارلیمانی معاملات میں مداخلت کے لیے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ میں ان کے انتقال سے غمزدہ ہوں۔ ان کے خاندان اور مداحوں سے تعزیت کرتا ہوں۔ اوم شانتی'۔ بی جے پی لیڈر ملہوترا گزشتہ 45 سالوں میں دہلی سے پانچ بار ایم پی اور دو بار ایم ایل اے رہ چکے ہیں۔ 2004 کے عام انتخابات میں، ملہوترا دہلی میں اپنی سیٹ جیتنے والے بی جے پی کے واحد امیدوار تھے۔ اپنے پورے سیاسی کیریئر کے دوران، ملہوترا نے ایک صاف اور بے داغ امیج کو برقرار رکھا۔ انہوں نے ہندی ادب میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ سیاسی اور سماجی سرگرمیوں کے علاوہ وہ دہلی میں شطرنج اور تیر اندازی کے کلبوں کی انتظامیہ میں بھی شامل رہے۔ ملہوترا 3 دسمبر 1931 کو لاہور (اب پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ چھوڑنے کے بعد سیاست میں قدم رکھا۔ ملہوترا نے دہلی میں جن سنگھ کے دور میں آر ایس ایس کے نظریے کو پھیلانے کے لیے بڑے پیمانے پر کام کیا۔ دہلی بی جے پی کے ریاستی صدر ویریندر سچدیوا نے کہا کہ پارٹی کے سینئر لیڈر اور دہلی بی جے پی کے پہلے صدر پروفیسر وجے کمار ملہوترا کا آج صبح اچانک انتقال ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ پروفیسر ملہوترا کی زندگی سادگی اور عوامی خدمت کی لگن کی مثال ہے۔ ہم سب کو ان کی زندگی سے تحریک حاصل کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پروفیسر وجے کمار ملہوترا دہلی کے پہلے ترقی پسند آدمی تھے۔ پٹیل نگر کو موتی نگر سے جوڑنے والا دہلی کا سب سے پہلا فلائی اوور کی تعمیر انہوں نے 1970-75 کے اپنے چیف ایگزیکٹو کونسلر کے مدت کار میں تعمیر کروایا تھا۔

درگا پوجا پنڈال میں کرنٹ لگنے سے لڑکی کی موت

پریاگ راج، 30 ستمبر (ہ س)۔ اتر پردیش کے پریاگ راج ضلع کے متھی گنج تھانہ علاقے کے درگا پوجا پنڈال میں پیر کی رات بجلی سے کرنٹ لگنے سے ایک لڑکی کی موت ہوگئی۔ موقع پر پہنچی پولیس ٹیم نے لاش کو تحویل میں لے کر قانونی کارروائی کرتے ہوئے پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوا دی۔ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر آف پولیس، سٹی پشکر ورما نے بتایا کہ دھرم نشاد کی 11 سالہ بیٹی لاڈو عرف شیوانی پیر کی شام اپنے خاندان کے ساتھ متھی گنج تھانہ علاقے کے کٹگھر میں درگا پوجا پنڈال میں گئی تھی۔ اچانک درگا پوجا پنڈال میں ایک کھمبے پر بجلی گر گئی اور شیوانی کرنٹ لگ گئی۔ موقع پر موجود لوگوں نے اس کی جان بچانے کی کوشش کی لیکن وہ دم توڑ گئی۔ جائے وقوعہ پر پہنچی پولیس ٹیم نے لڑکی کی لاش کو تحویل میں لے کر قانونی کارروائی کی اور پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔

آسمانی بجلی گرنے سے ماں بیٹی جاں بحق

مہوبہ، 30 ستمبر (ہ س)۔ اتر پردیش کے مہوبہ میں آسمانی بجلی گرنے سے کھیتوں میں کام کرنے والی ماں بیٹی کی موت ہوگئی۔ تیز گرج کے درمیان اچانک کھیتوں میں بجلی گری جس سے ماں بیٹی کی المناک موت ہوگئی۔ اطلاع پر پہنچی پولیس نے متوفی کی لاشوں کا پوسٹ مارٹم کیا۔ ماں بیٹی کی بیک وقت موت سے اہل خانہ میں کہرام مچ گیا اور علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ اہل خانہ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ دراصل پورا معاملہ ضلع کے مہوبکانتھ تھانہ علاقہ کے گاؤں کنکوا کا ہے، جہاں پیر کو گاؤں کی بیوہ سیتارانی بیوی جے سنگھ (50) اپنی بیٹی ممتا (30) بیوی کے ساتھ کھیت میں مونگ پھلی کی فصل کاٹ رہی تھی۔ جہاں رات گئے اچانک موسم بدل گیا اور گرج چمک کے ساتھ تیز بارش شروع ہوگئی۔ بارش سے خود کو بچانے کے لیے ماں بیٹی دونوں کھیت میں ایک درخت کے نیچے کھڑی ہوگئیں۔ جہاں آسمانی بجلی گرنے سے ماں بیٹی دونوں موقع پر ہی جاں بحق ہوگئیں۔ منگل کو جانکاری دیتے ہوئے مہوبکانٹھ تھانے کے انچارج انسپکٹر ونود کمار نے بتایا کہ آسمانی بجلی گرنے سے ماں اور بیٹی کی موت کی اطلاع ملی ہے۔ پنچایت نامہ بھرنے کے بعد دونوں متوفی کی لاشوں کا پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ دیر شام تک دونوں گھر نہ پہنچنے پر گھر والوں نے ان کی تلاش کی تو بیوہ ستارانی اور اس کی بیٹی ممتا کو کھیت میں بے ہوش پایا۔ دونوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ اس واقعہ کی وجہ سے اس شام پورے گاؤں میں چولہے بھی نہیں جلے تھے۔ واقعہ کے بعد ریونیو انسپکٹر موقع پر پہنچے، تحقیقات کیں اور لواحقین کو تسلی دی۔ علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ سیتارانی کا ایک بیٹا راہول اور ایک بیٹی ممتا تھی۔ سیتارانی کے شوہر جے سنگھ کا سات سال قبل انتقال ہوگیا تھا اور اس کے اکلوتے بیٹے راہول کی بھی کچھ دنوں بعد موت ہوگئی۔ تب سے، ممتا اپنے شوہر من کے ساتھ اپنے والدین کے گھر رہتی تھی، اپنی ماں کی کھیتی باڑی میں مدد کرتی تھی۔

امراوتی میں غیر قانونی گٹکا برآمد، مہندرا اسکارپیو اور دو موبائل فون بھی ضبط

امراوتی، 30 ستمبر (ہ س)۔ امراوتی دیہی ایس پی کی خصوصی ہدایت پر لوکل کرائم برانچ کی ٹیم نے غیر قانونی گٹکے کی اسمگلنگ کے خلاف کامیاب کارروائی کرتے ہوئے ایک شخص کو گرفتار کیا اور بھاری مقدار میں ممنوعہ سامان ضبط کرلیا۔ ضبط شدہ سامان کی مجموعی مالیت 15 لاکھ 42 ہزار 900 روپے بتائی گئی ہے۔ تفصیل کے مطابق کرائم برانچ کی ٹیم شیندور جنا گھاٹ پولیس اسٹیشن کی حدود میں گشت کر رہی تھی کہ ایک مخبر نے اطلاع دی کہ کالے رنگ کی مہندرا اسکارپیو میں پنڈھرنا سے ورود کی طرف ممنوعہ گٹکا منتقل کیا جا رہا ہے۔ اطلاع پر پوسلہ ٹول ناکہ پر گاڑی کو روکا گیا۔ تلاشی کے دوران ملزم مندھو کچھ بہاری پنپالیہ، عمر 38 سال، رہائشی دھامنگاؤں ریلوے، کو ممنوعہ گٹکے اور خوشبودار پان مسالہ کے ساتھ پکڑا گیا۔ پولیس نے اس کارروائی میں 4 لاکھ 38 ہزار 750 روپے مالیت کا گٹکا، دس لاکھ روپے کی مہندرا اسکارپیو اور ایک لاکھ چار ہزار 150 روپے کے دو موبائل فون ضبط کیے۔ ضبط شدہ تمام سامان شیندور جنا گھاٹ پولیس اسٹیشن کے حوالے کیا گیا ہے جبکہ ملزم کے خلاف مزید تفتیش جاری ہے۔ اس کارروائی کی قیادت ہیڈ پولیس انسپکٹر کرن وانکھڑے نے کی جس میں پولیس سب انسپکٹر ساگر ہٹوار، املادار رویندر باوانے، بلونت دبانے، گجیندر ٹھاکرے، پنکج قسمت اور ڈرائیور کانسٹیبل پراشیک وانکھڑے شامل تھے۔ کارروائی ایس پی وشال آنند اور ایڈیشنل ایس پی پنکج کماوت کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس مہم کے نتیجے میں غیر قانونی گٹکے کے دھندے پر کاری ضرب لگی ہے۔ اس کارروائی کی قیادت ہیڈ پولیس انسپکٹر کرن وانکھڑے نے کی جس میں پولیس سب انسپکٹر ساگر ہٹوار، املادار رویندر باوانے، بلونت دبانے، گجیندر ٹھاکرے، پنکج قسمت اور ڈرائیور کانسٹیبل پراشیک وانکھڑے شامل تھے۔ کارروائی ایس پی وشال آنند اور ایڈیشنل ایس پی پنکج کماوت کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔

دیپا ملک: ایشین گیمز میں تمغہ جیت کر ہندوستان کی پہلی خاتون پیرا ایتھلیٹ نے تاریخ رقم کی

نئی دہلی، 30 ستمبر (یو این آئی) ایک ایسی خاتون جو جسم کا زیریں حصہ فالج زدہ ہونے کے باوجود مشکلات کا بڑی شجاعت اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کرتی رہیں جنہوں نے جسمانی معذوری کو اپنی کمزوری نہیں بننے دیا، اور بڑی ہمت کے ساتھ وہ مقام حاصل کیا جس ک خواہش ہر عورت کے دل میں ہوتی ہے دیپا ملک ہندستان کی ایک پیرا ایتھلیٹ ہیں جنہوں نے پیرالمپکس میں ملک کو پہلا تمغہ دلایا۔ دیپا ملک شاٹ پٹ اور جیولین تھرو کے ساتھ ساتھ تیراکی اور موٹر ریسلنگ میں بھی مہارت رکھتی ہیں۔ دیپا نے 2016 کے پیرالمپکس میں شاٹ پٹ میں چاندی کا تمغہ جیت کر تاریخ رقم کی۔ 30 سال کی عمر میں ٹیومر کی تین سرجریوں اور جسم کے نچلے حصے میں بے حسی کے باوجود انہوں نے نہ صرف شاٹ پٹ اور فلیم تھرو کے قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں تمغے جیتے بلکہ سوئمنگ اور موٹر ریسلنگ کے کئی مقابلوں میں بھی حصہ لیا۔ انہوں نے ہندوستان کے قومی مقابلوں میں 33 طلائی اور 4 چاندی کے تمغے جیتے ہیں۔ وہ ہندوستان کی پہلی خاتون ہیں جنہیں ہمالیائی کار ریلی میں مدعو کیا گیا۔ سال 2008 اور 2009 میں، انہوں نے یمنا ندی میں دو بار تیراکی اور خصوصی موٹر سائیکل سواری میں حصہ لے کر لمکا بک آف ورلڈ ریکارڈ میں اپنا نام درج کروایا۔ یہی نہیں، 2007 میں انہوں نے تائیوان اور 2008 میں برلن میں جیولین تھرو اور تیراکی میں حصہ لیا اور چاندی اور کانسہ کے تمغے جیتے تھے۔ تیراکی، جیولن تھرو، شاٹ پٹ اور ڈسکس مقابلوں میں 23 بین الاقوامی تمغوں اور 68 قومی اور ریاستی سطح کے تمغوں کی بدولت، بین الاقوامی پیرالمپک کمیٹی نے دنیا کی 10 سب سے متاثر کن خواتین پیرا ایتھلیٹس میں سے ایک کے طور پر دیپا ملک کو نامزد کیا ہے۔ انہیں 2017 میں ایشیا کی 10 سرفہرست خواتین میں سے ایک کے طور پر گریٹ ایشیا ویمن اچیورز ایوارڈز سے سرفراز کیا گیا۔ دیپا ملک نے ایشین گیمز ایتھلیٹکس میں تمغہ جیتنے والی پہلی ہندوستانی خاتون پیرا ایتھلیٹ بن کر تاریخ رقم کی ہے۔ وہ کسی بھی کھیل میں ہندوستان کی پہلی خاتون پیرالمپک میڈلسٹ بھی ہیں۔ ایک سال کے دوران دیپا نے جویلین تھرو مقابلے میں ایشیائی ریکارڈ اپنے نام کیا ہے۔ وہ کھلے دریا میں تیراکی کا عالمی ریکارڈ بھی رکھتی ہیں۔ جمنا ندی میں وہ تقریباً ایک کلومیٹر تیراکی کر چکی ہیں۔۔ دیپا ہریانہ کے سونی پت ضلع میں ایک ہندو جاٹ خاندان میں 30 ستمبر 1970 کو پیدا ہوئیں۔ دیپا کمر سے نچلے حصہ تک مفلوج ہیں۔ وہ ایک فوجی افسر کی بیوی اور دو بچوں کی ماں ہیں۔ 18 سال قبل ریڑھ کی ہڈی میں رسولی کی وجہ سے ان کا چلنا پھرنا محال ہوگیا تھا۔ دیپا کے کئی آپریشن ہوئے جس میں ان کی کمر اور ٹانگوں کے درمیان 183 ٹانکے لگائے گئے۔ وہ جسمانی طور پر معذور ہوگئیں، لیکن ذہنی طور پر نہیں۔ دیپا نے اپنی معذوری کے تئیں جسمانی اور ذہنی جنگ لڑی۔ دیپا کے لیے یہ بہت مشکل وقت تھا ان کے شوہر کارگل میں جنگ لڑ رہے تھے اور ان کی دونوں بیٹیاں بھی پڑھائی کے لیے گھر سے دور تھیں۔ دیپا کی بڑی بیٹی دیویکا بھی پیرا ایتھلیٹ ہیں۔ ماں بیٹی کئی مقابلوں میں ایک ساتھ حصہ لے چکی ہیں۔ بیٹی کے نام بھی کئی ریکارڈ ہیں۔ دو بچوں کی ماں دیپا ملک کو بائیک چلانے کا شوق تھا۔

انہوں نے 8 دنوں میں 1700 کلومیٹر موٹر سائیکل صفر ڈگری درجہ حرارت میں چلائی۔ بائیک چلانے کے اپنے شوق کو باقی رکھنے کے لیے انہوں نے تیراکی شروع کردی۔ اس کے لیے چار پہیوں والی ایک خصوصی موٹر سائیکل بھی بنائی گئی تھی، لیکن اسے چلانے کے لیے ان کے کندھوں اور ہاتھوں میں مضبوطی کی ضرورت تھی۔ تعجب کی بات ہے دیپا نے 36 سال کی عمر میں کھیلوں کا رخ کیا اور تیراکی شروع کر دی۔ شاٹ پٹ کے علاوہ دیپا نے جیولین تھرو اور سوئمنگ میں بھی حصہ لیا۔ وہ بین الاقوامی مقابلوں میں تیراکی میں تمغے جیت چکی ہیں۔ جیولین تھرو میں ان کے نام ایشین ریکارڈ ہیں جبکہ شاٹ پٹ اور ڈسکس تھرو میں انہوں نے 2011 کی عالمی چیمپئن شپ میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ دیپا کا چاندی کا تمغہ پیرالمپک گیمز میں ہندوستان کا تیسرا تمغہ ہے۔ ان کے علاوہ مریپن تھنگا ویلو اور ورون سنگھ بھاٹی نے مردوں کی اونچی چھلانگ میں بالترتیب طلائی اور کانسہ کے تمغے جیتے تھے۔ کریئر کا اہم موڑ 2011 کی عالمی چیمپئن شپ میں آیا، جب انہوں نے شاٹ پٹ میں چاندی کا تمغہ جیتا تھا۔ دیپا ملک نے ریو پیرالمپک گیمز-2016 شاٹ پٹ میں چاندی کا تمغہ جیتا۔ دیپا نے 61.4 میٹر تک شاٹ پھینکا اور دوسرے نمبر پر رہیں۔ دیپا پیرا اولمپک گیمز میں تمغہ جیت کر یہ کارنامہ انجام دینے والی پہلی ہندوستانی خاتون کھلاڑی بن گئی ہیں۔

کرکٹ میں سیاست کا آنا تشویشناک ہے: کرمانی

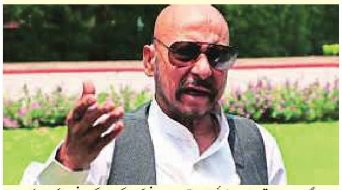

بنگلورو، 30 ستمبر (یو این آئی) سابق ہندوستانی وکٹ کیپر سید کرمانی نے کہا ہے کہ جدید کرکٹ میں سیاست کا دخل تشویشناک ہے۔ کرمانی نے کہا،"غیر مہذب رویے، تکبر اور بے ادبی نے میدان میں سادہ اور عمدہ آداب کی جگہ لے لی ہے۔ یہ صرف ایشیا کپ کا مسئلہ نہیں ہے، بلکہ یہ ایک وسیع اور تشویشناک رجحان کا حصہ ہے۔ مجھے امریکہ، برطانیہ اور متحدہ عرب امارات سے پیغامات موصول ہو رہے ہیں کہ: میدان میں اتنی سیاست کیوں ہے؟ میں اپنے بیرون ملک دوستوں سے ایسے الفاظ سن کر شرمندہ ہوں۔ کرمانی نے واضح کیا کہ کرکٹ میں سیاست کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ میدان کے باہر جو کچھ بھی ہو، چاہے وہ ذاتی خواہش ہو یا کچھ اور اسے کبھی بھی میدان میں نہیں لانا چاہیے۔ کرکٹ سیاسی فائدے کا پلیٹ فارم نہیں ہے۔ یہ ہر کھلاڑی، ہر ٹیم اور ہر کرکٹ بورڈ کا پختہ یقین ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے زمانے میں کرکٹ صرف ایک کھیل نہیں تھی، یہ عزت اور بھائی چارے کی علامت تھی، سادگی او آداب تھے، پاکستانی کھلاڑی ہندوستان آتے، ہم پاکستان جاتے، ہم اہل خانہ کی خیریت دریافت کرتے، سلام کا تبادلہ کرتے اور گرمجوشی سے ملا کرتے تھے، وہ دنیا اب نہیں رہی، کہاں گئی؟ کرمانی نے کہا کہ آج کرکٹ کی حالت ان کے لیے اور ان لاتعداد کرکٹ سے محبت کرنے والوں کے لیے سخت مایوس کن ہے جنہوں نے اس کھیل کو اس کے وقار کے لیے پسند کیا۔

سمر دیپ گل نے شاٹ پٹ میں گولڈ میڈل جیتا

رانچی، 30 ستمبر (یو این آئی) ابھرتے ہوئے ہندوستانی شاٹ پٹر سمر دیپ گل نے نیشنل اوپن ایتھلیٹکس چیمپئن شپ 2025 میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو بار کے ایشیائی کھیلوں کے چیمپئن تاجندر پال سنگھ تور کو شکست دے کر طلائی تمغہ جیت لیا۔ اولمپک ڈاٹ کام کی رپورٹ کے مطابق "ہندوستان کے ابھرتے ہوئے شاٹ پٹر سمر دیپ گل نے پیر کو رانچی میں ہونے والی نیشنل اوپن ایتھلیٹکس چیمپئن شپ 2025 میں دو بار کے ایشیائی کھیلوں کے چیمپئن تاجندر پال سنگھ تور کو شکست دے کر طلائی تمغہ جیتا۔" برسا منڈا اسٹیڈیم میں مقابلہ کرتے ہوئے سمر دیپ گل نے اپنی چھٹی اور آخری کوشش میں 79.19 میٹر کا فاتح تھرو پھینکا، جب کہ تاجندر پال سنگھ طور نے بھی آخری کوشش میں 32.19 میٹر پھینکا، روی کمار (23.18 میٹر) نے کانسہ کا تمغہ جیتا۔

پاکستانی کرکٹرز کیلئے غیر ملکی لیگز کیلئے این او سی کارکردگی سے مشروط

لاہور 30 ستمبر (یو این آئی) پاکستان کرکٹ بورڈ نے اپنے کرکٹرز کو غیر ملکی لیگز کے لیے این او سی کا اجرا کارکردگی سے مشروط کر دیا۔ ذرائع کے مطابق پی سی بی کے چیف آپریٹنگ آفیسر سمیر احمد کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ غیر ملکی لیگز اور بیرون ملک ٹورنامنٹس کے لیے کھلاڑیوں کو جاری تمام این او سی تاحکم ثانی معطل کر دیے گئے ہیں۔ این او سی کی معطلی سے پاکستان کے ٹاپ کھلاڑیوں بابر اعظم، شاہین آفریدی، محمد رضوان، حارث رؤف، شاداب خان اور فہیم اشرف براہِ راست متاثر ہوں گے، انہیں پی سی بی نے آسٹریلیا کی بگ بیش لیگ میں شرکت کے لیے این او سی جاری کیے تھے۔ ذرائع کے مطابق پی سی بی نے اصولی فیصلہ کیا ہے کہ مستقبل میں این او سی صرف انہی کرکٹرز کو دیے جائیں گے جو بین الاقوامی اور ڈومیسٹک کرکٹ میں کارکردگی کے معیار پر پورا اتریں گے۔ ذرائع کا بتانا ہے کہ جو کھلاڑی مطلوبہ معیار حاصل نہیں کر سکیں گے انہیں نیشنل کرکٹ اکیڈمی (این سی اے) میں کوچز کے ساتھ اپنی صلاحیتوں پر کام کرنا ہوگا۔ پی سی بی ذرائع کے مطابق یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا ہے تاکہ پاکستانی کرکٹرز کی ترجیح پاکستان کی نمائندگی اور کارکردگی میں بہتری ہو، غیر ملکی لیگز میں شرکت صرف ان کھلاڑیوں کو ملے جو میدان میں اپنی کارکردگی ثابت کریں گے۔ واضح رہے کہ پی سی بی کا یہ فیصلہ ایشیا کپ فائنل میں شکست کے ایک روز بعد سامنے آیا ہے۔

سریش رائنا کینیڈا اسپر 60 میں کھیلیں گے، ٹورنٹو سکسرز میں شامل

وینکوور، 30 ستمبر (ہ س)۔ سابق بھارتی کرکٹر سریش رائنا کینیڈا اسپر 60 لیگ میں کھیلیں گے۔ یہ ٹورنامنٹ 8 سے 13 اکتوبر تک وینکوور کے بی سی پلیس میں کھیلا جائے گا۔ رائنا ٹورنٹو سکسرز کے لیے کھیلیں گے۔ توقع ہے کہ ان کی شرکت سے لیگ کو بڑا فروغ ملے گا اور تماشائیوں میں جوش وخروش بڑھے گا۔ بائیں ہاتھ کے بلے باز رائنا اپنی دھماکہ خیز بلے بازی اور بہترین فیلڈنگ کے لیے جانے جاتے ہیں۔ اس بار وہ ایلکس ہیلز، جیسن رائے اور آندرے فلیچر جیسے لیجنڈ کھلاڑیوں کے ساتھ کھیلتے نظر آئیں گے۔ ٹورنٹو سکسرز میں شمولیت کے بارے میں بات کرتے ہوئے، سریش رائنا نے ایک بیان میں کہا، "میں کینیڈا اسپر 60 کا حصہ بننے کے لیے بہت پرجوش ہوں۔ یہ افتتاحی ایڈیشن ہے اور یہ پہلے ہی خاص محسوس کر رہا ہے۔ ٹورنٹو سکسرز کے پاس ایک متوازن ٹیم ہے جس میں اعلیٰ بین الاقوامی کھلاڑی اور کینیڈین ٹیلنٹ شامل ہیں۔ میں ان کے ساتھ کھیلنے اور ٹیم کی کامیابی میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے پرامید ہوں۔" کینیڈا اسپر 60 کے بانی اور چیئرمین ابھیشیک شاہ نے کہا، "ہمیں خوشی ہے کہ سریش رائنا اس مقابلے میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کا تجربہ اور اسٹار ویلیو نوجوان کھلاڑیوں کے لیے ایک بہترین تحریک ہوگی۔" دریں اثنا، ٹورنٹو سکسرز کے سی ای او سمیع فریدی نے کہا، "سریش رائنا کو اپنی ٹیم میں رکھنا ہمارے لیے باعث اعزاز ہے۔ وہ ورلڈ کپ کے فاتح ہیں اور دنیا بھر کے بڑے ٹورنامنٹس میں کھیل چکے ہیں۔ چھوٹے فارمیٹس میں ان کا تجربہ ہماری ٹیم کے لیے بہت بڑا فائدہ مند ثابت ہوگا۔" ٹورنٹو سکسرز کا پہلا میچ 8 اکتوبر کو برامپٹن بلٹز کے خلاف ہوگا۔ ٹورنٹو سکسرز میں شمولیت کے بارے میں بات کرتے ہوئے، سریش رائنا نے ایک بیان میں کہا، "میں کینیڈا اسپر 60 کا حصہ بننے کے لیے بہت پرجوش ہوں۔

دنیش کارتک کی ڈی پی ورلڈ ILT20 سیزن 4 کے لیے شارجہ واریرز میں شمولیت

شارجہ، 30 ستمبر (یو این آئی) شارجہ واریئرز نے آج ہندوستانی کرکٹر دنیش کارتک کو ڈی پی ورلڈ آئی ایل ٹی 20 سیزن 4 کے لیے سائن کرنے کا اعلان کیا، کارتک جے پی ڈومنی کی کوچنگ والی ٹیم میں سری لنکا کے کوسل مینڈس کی جگہ لیں گے۔ دو دہائیوں پر محیط T20 کیریئر کے ساتھ، کارتک کو اپنی فنشنگ صلاحیت، چھکے مارنے کی صلاحیت، اور اسٹریٹجک ذہانت کے لیے جانا جاتا ہے۔ وہ 2007 کے T20 ورلڈ کپ اور 2013 کی آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی میں ہندوستان کی فاتح ٹیموں کا حصہ تھے اور 2015 میں رائل چیلنجرز بنگلور کی پہلی آئی پی ایل ٹائٹل جیتنے میں بیٹنگ کوچ کے طور پر کلیدی کردار ادا کیا۔ T20Is میں، کارتک نے 412 میچ کھیلے ہیں اور 136.66 کے اسٹرائیک ریٹ سے 7,437 رنز بنائے ہیں، جس میں 35 نصف سنچریاں بھی شامل ہیں۔ ہندوستان کے لیے انہوں نے 60 ٹی 20 بین الاقوامی میچوں میں 142.61 کے اسٹرائیک ریٹ سے 686 رنز بنائے ہیں۔ شارجہ واریئرز میں کارتک اپنے ساتھی RCB ٹیم کے ساتھی ٹم ڈیوڈ اور پچھلے سیزن کے چیمپئن سکندر رضا کے ساتھ کپتان ٹم ساؤتھی، جانسن چارلس، ٹام کوہلر-کیڈمور اور سوربھ نیتر ولکر کے ساتھ شامل ہوں گے۔ کارتک نے کہا میں شارجہ واریئرز میں شامل ہونے اور ایک نوجوان پرجوش ٹیم کو کچھ خاص حاصل کرنے میں مدد کرنے کے لیے پرجوش ہوں۔" "شارجہ میں کھیلنا ہمیشہ ایک خواب ہوتا ہے اور اس فرنچائز کا حصہ بننا اسے اور بھی خاص بناتا ہے۔ ہیڈ کوچ جے پی ڈومنی نے کہا دنیش ہمارے T20 سیٹ اپ میں تجربے اور جدت کا خزانہ لے کر آئے ہیں۔ ان کی دھماکہ خیز بلے بازی اور رہنمائی ہمارے نوجوان کھلاڑیوں کے لیے انمول ثابت ہوگی۔" چیف آپریٹنگ آفیسر کشیمل وینگنکر نے کہا،"ہمیں دنیش کارتک کی ٹیم میں شامل ہونے پر خوشی ہے۔ ان کی توانائی، کام کی اخلاقیات اور فنشنگ کی صلاحیت اس سیزن میں شارجہ واریئرز کو ایک مضبوط ٹیم بنائے گی۔

وزارت کھیل نے سال 2025 کے کھیل ایوارڈز کے لیے درخواستیں طلب کی

نئی دہلی، 30 ستمبر (ہ س)۔ نوجوانوں کے امور اور کھیلوں کی وزارت، حکومت ہند نے سال 2025 کے باوقار کھیل ایوارڈز کے لیے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ ایوارڈز ہر سال کھلاڑیوں، کوچوں اور اداروں کو ان کی شاندار کارکردگی اور کھیلوں میں شراکت کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔ ایوارڈز کی تفصیلات: میجر دھیان چند کھیل رتنا ایوارڈ۔ کھیلوں کے میدان میں بہترین اور شاندار کارکردگی کے لیے۔ ارجن ایوارڈ- مسلسل شاندار کارکردگی کے لیے۔ ارجن ایوارڈ (لائف ٹائم کنٹریبیوشن) - کھیلوں کی ترقی میں تاحیات شراکت کے لیے۔ درونا چاریہ ایوارڈ - ان کوچز کے لیے جو بین الاقوامی مقابلوں میں تمغہ جیتنے والے کھلاڑی تیار کرتے ہیں۔ راشٹریہ کھیل پروتساہن پرسکار (آر کے پی پی) - کارپوریٹ اداروں اور غیر سرکاری تنظیموں کے ذریعے کھیلوں کی ترقی اور فروغ کے لیے۔ اہل درخواست دہندگان صرف آن لائن پورٹل www.dbtyas-sports.gov.in کے ذریعے درخواست دے سکتے ہیں۔ تفصیلی رہنما خطوط وزارت کی ویب سائٹ www.yas.nic.in پر دستیاب ہیں۔ درخواستیں جمع کرانے کی آخری تاریخ 28 اکتوبر 2025، رات 11:59 بجے تک ہے۔

مشہور اولمپیئن کارل لوئس ویدانتا دہلی ہاف میراتھن 2025 کے لیے بین الاقوامی ایونٹ ایمبیسیڈر مقرر

نئی دہلی، 30 ستمبر (ہ س)۔ ویدانتا دہلی ہاف میراتھن 2025، جسے پروکیم انٹرنیشنل نے فروغ دیا ہے، اس سال کارل لوئس، جو تاریخ کے عظیم ترین ایتھلیٹس میں سے ایک ہیں، کو بین الاقوامی ایونٹ ایمبیسیڈر کے طور پر سائن کیا ہے۔ نو بار کے اولمپک گولڈ میڈلسٹ کارل لوئس 12 اکتوبر کو جواہر لال نہرو اسٹیڈیم سے باوقار ریس کا آغاز کریں گے۔ کارل لوئس کا شاندار کیریئر کھلاڑیوں اور کھیلوں کے شائقین کو متاثر کرتا رہتا ہے۔ اس نے چار اولمپک کھیلوں میں حصہ لیا اور کل نو طلائی تمغے جیتے، جو جدید اولمپک کی تاریخ میں کسی بھی ٹریک اور فیلڈ ایتھلیٹ کے ذریعہ سب سے زیادہ ہیں۔ لیوس نے 1984 کے لاس اینجلس اولمپکس میں اپنی کارکردگی سے عالمی شہرت حاصل کی۔ اس نے 100 میٹر (9.99 سیکنڈ)، 200 میٹر (19.8 سیکنڈ)، لمبی چھلانگ (8.54 میٹر) اور 4x100 میٹر ریلے میں سونے کے تمغے جیتے، جیسی اوونس کے 1936 کے برلن اولمپک کارنامے کے برابر۔ اس کامیابی نے انہیں اولمپک کی تاریخ کا تیسرا ایتھلیٹ بنا دیا جس نے ایک ہی ایونٹ میں چار گولڈ میڈل جیتے۔ اس کے بعد اس نے 1988 کے سیول اولمپکس میں 100 میٹر فائنل میں عالمی ریکارڈ قائم کیا، اور 1992 بارسلونا اولمپکس میں لمبی چھلانگ (8.67 m) اور 4x100m ریلے (37.40s) میں عالمی ریکارڈ قائم کیا۔ انہوں نے 1996 کے اٹلانٹا اولمپکس میں مسلسل چوتھی لمبی چھلانگ کا گولڈ میڈل جیت کر اپنے کیریئر کا اختتام کیا۔ کارل لوئس ایک ہی انفرادی مقابلے میں چار بار گولڈ جیتنے والے صرف تین اولمپینز میں سے ایک ہیں۔ اس کے ریکارڈ انسانی صلاحیت اور عمدگی کا مظہر ہیں۔ کارل لیوس نے ایک بیان میں کہا، "دوڑنا امکانات اور ترقی کی عالمگیر زبان ہے۔ ویدانتا دہلی ہاف میراتھن جیسے ایونٹس ثابت کرتے ہیں کہ کھیل صرف ریکارڈ اور تمغوں سے متعلق نہیں ہے؛ یہ زندگیوں کو بدلتا ہے، کمیونٹی بناتا ہے، اور خوابوں کو متاثر کرتا ہے۔ مجھے اس سفر کا حصہ بن کر خوشی ہوئی، یہ جان کر کہ ہر سیزن میں ایک رنر، رنر، پاور ٹائم، پاور ٹائیم کا حصہ بنتا ہے۔ رکاوٹوں کو توڑتے ہیں، حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور نئی حدود کو آگے بڑھاتے ہیں، آیئے صرف رفتار کے لیے نہیں بلکہ اس جذبے کے لیے چلتے ہیں جو ہمیں ہر روز آگے بڑھاتا ہے۔"

ایشوریا پسے نے تاریخ رقم کی، وہ ایشیا اور ہندوستان کی پہلی خاتون بن گئیں جنہوں نے ڈبلیو 2 آرسی پرتگال جیتا۔

پرتگال، 30 ستمبر (ہ س)۔ بنگلورو کی ایشوریا پسے نے بی پی الٹیمیٹ ریلی ریڈ پرتگال 2025 (ایف آئی ایم ورلڈ ریلی ریڈ چمپین شپ ڈبلیو 2 آرسی) کے چوتھے راؤنڈ میں اپنی کیٹیگری جیتنے والی ایشیا اور ہندوستان کی پہلی خاتون بن کر تاریخ رقم کی ہے۔ ریلی 2- خواتین کے زمرے میں مقابلہ کرتے ہوئے، ایشوریہ نے نہ صرف اپنی کیٹیگری جیتی بلکہ بین الاقوامی سواروں سے بھرے مقابلے کے خلاف بھی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجموعی طور پر 27 واں مقام حاصل کیا۔ پرائیویٹ کے طور پر دنیا کی سب سے مشکل ریلی ریڈ سیریز جیتنا ہندوستانی اور ایشیائی موٹر اسپورٹس کے لیے ایک تاریخی کامیابی ہے۔ ٹی وی ایس ریسنگ اور اس کے معاون شراکت داروں کی مضبوط حمایت کے ساتھ، ایشوریہ نے خود کو عالمی سطح پر ثابت قدمی، خود انحصاری اور عمدگی کی علامت کے طور پر قائم کیا ہے۔ اپنی تاریخی فتح کے بارے میں بات کرتے ہوئے ایشوریا نے کہا، "یہ جیت میرے لیے ناقابل یقین حد تک خاص ہے۔ اس سطح پر جیتنے والی ایشیا اور ہندوستان کی پہلی خاتون کے طور پر، یہ میرے لیے صرف ایک ذاتی سنگ میل نہیں ہے، بلکہ ہر اس لڑکی کے لیے پیغام ہے جو اپنے خوابوں کو حاصل کرنا چاہتی ہے۔ میں ٹی وی ایس ریسنگ اور اپنے تمام شراکت داروں کی شکرگزار ہوں جنہوں نے اس لمحے کو ممکن بنایا۔"

اب سعودی عرب میں بھی لگیں گے چوکے چھکے

شارجہ، 30 ستمبر (یو این آئی) انٹرنیشنل لیگ ٹی ٹوئنٹی (آئی ایل ٹی ٹوئنٹی) نے سعودی عرب کرکٹ فیڈریشن کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری کا اعلان کر دیا۔ اس شراکت داری کے تحت سعودی کرکٹ فیڈریشن نے ڈی پی ورلڈ آئی ایل ٹی ٹوئنٹی کو ایک باضابطہ ٹی ٹوئنٹی لیگ (مرد اور خواتین) کے طور پر سعودی عرب کے اندر میچوں کی میزبانی کرنے کی منظوری اور لائسنس دیا ہے۔ یہ سنگ میل آئی ایل ٹی ٹوئنٹی کی خلیجی خطے میں کرکٹ کو وسعت دینے اور اسے مزید تقویت دینے کی کوششوں میں ایک اور اہم قدم کے طور پر کام کرے گا۔ اس شراکت داری کے ذریعے ڈی پی ورلڈ آئی ایل ٹی ٹوئنٹی سعودی عرب کرکٹ فیڈریشن اور اس کی تجارتی شاخ 'کرکٹ انوسٹمنٹ کمپنی' کے ساتھ مل کر کرکٹ کو فروغ دینے کے علاوہ ٹیلنٹ کی شناخت اور پرورش پر کام کرے گا۔ آنے والے سالوں میں ڈی پی ورلڈ آئی ایل ٹی ٹوئنٹی کے میچز سعودی عرب میں بھی منعقد کیے جائیں گے۔ یہ سنگ میل آئی ایل ٹی ٹوئنٹی کی خلیجی خطے میں کرکٹ کو وسعت دینے اور اسے مزید تقویت دینے کی کوششوں میں ایک اور اہم قدم کے طور پر کام کرے گا۔

آرچری پریمیئر لیگ میرے اولمپک خوابوں کے لیے ایک پل ثابت ہو سکتی ہے- دیپکا کماری

نئی دہلی، 30 ستمبر (ہ س)۔ ہندوستان کی اسٹار آرچر اور سابق عالمی نمبر 1 دیپکا کماری نے آنے والی آرچری پریمیر لیگ (اے پی ایل) کو ہندوستانی تیر اندازی کے لیے ایک تاریخی قدم قرار دیا ہے۔ دیپکا کا خیال ہے کہ پیشہ ورانہ فرنچائز پر مبنی یہ مقابلہ انہیں دنیا کے بہترین کھلاڑیوں کے ساتھ کھیلنے کا موقع فراہم کرے گا، جو لاس اینجلس اولمپکس 2028 میں تمغہ جیتنے کی تیاری میں اہم کردار ادا کرے گا۔ دیپکا، جو ممکنہ طور پر 2028 میں اپنے کیریئر کا پانچواں اور آخری اولمپکس کھیلے گی، نے کہا کہ اے پی ایل جیسے مقابلے ان کے لیے اپنے کھیل کو بہتر بنانے اور اپنے حتمی ہدف" کو حاصل کرنے کے لیے بہت اہم ہیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ لاس اینجلس 2028 میرا سب سے بڑا ہدف ہے۔" میں نے ہمیشہ اولمپک پوڈیم پر کھڑے ہونے کا خواب دیکھا ہے، اور مجھے یقین ہے کہ تیر اندازی پریمیئر لیگ اس خواب کے پیچھے کارفرما ہوگی۔ یہ لیگ ہمیں وہی دباؤ اور ماحول دے گی جس کا تجربہ ہم اولمپکس میں کرتے ہیں- "بھارت میں تیر اندازی کا چہرہ سمجھی جانے والی دیپکا گزشتہ ایک دہائی سے مسلسل ملک کا پرچم بلند کر رہی ہیں۔ جمشید پور سے بین الاقوامی اسٹیج تک ان کا سفر لاتعداد نوجوانوں کے لیے ایک تحریک رہا ہے۔ متعدد بار عالمی نمبر 1 کی درجہ بندی حاصل کرنے کے بعد، دیپکا نے ورلڈ کپ میں متعدد تمغے جیتے ہیں۔ انہیں پدم شری اور ارجن ایوارڈز سے نوازا گیا ہے۔ دیپکا نے کہا کہ اے پی ایل میں امریکی لیجنڈ اور متعدد اولمپک میڈلسٹ بریڈی ایلیسن جیسے ستاروں کے ساتھ کھیلنا بہت اچھا تجربہ فراہم کرے گا۔" جب ہندوستانی اور بین الاقوامی تیر انداز ایک ہی ٹیم میں ہوں گے، تو ہم تربیت کے طریقے، حکمت عملی اور ذہنیت کا اشتراک کریں گے۔ یہ بار کو بڑھانے کا طریقہ ہے۔ میں پرجوش ہوں کہ ہم ایک دوسرے کو کیسے بہتر بنائیں گے۔" انہوں نے کہا، "اپنے ذاتی اہداف کے علاوہ، میں سمجھتی ہوں کہ اے پی ایل نچلی سطح کے ٹیلنٹ کے لیے انقلابی ثابت ہوگی۔" انہوں نے کہا، "تیر اندازی ایک مہنگا کھیل ہے۔ دیہات میں بہت سے باصلاحیت بچے ہیں، لیکن وہ آلات اور اکیڈمیوں کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ بڑی کمپنیوں کی سرمایہ کاری اور سی ایس آر فنڈز کی درست سمت میں جانے والی سرمایہ کاری اس رکاوٹ کو توڑ دے گی۔ یہ لیگ نہ صرف نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گی بلکہ کیریئر کی ترقی کے مواقع بھی فراہم کرے گی۔" 2 اکتوبر سے شروع ہونے والی تیر اندازی پریمیئر لیگ میں ہندوستان اور دنیا کے سرفہرست تیر انداز ہوں گے۔ مقابلہ فرنچائز ماڈل پر مبنی ہوگا، جس میں ریکرو اور کمپاؤنڈ ایونٹس دونوں شامل ہوں گے۔ لیگ نے شائقین کے لیے دلچسپ بنانے کے لیے تیز رفتار فارمیٹ اور نئے قوانین متعارف کرائے ہیں۔ تیر اندازی پریمیئر لیگ 2 اکتوبر سے 12 اکتوبر تک دہلی کے یمنا اسپورٹس کمپلیکس میں شام کے پرائم ٹائم سلاٹ میں منعقد ہوگی۔

ہیریٹیج ایکسپیرینشل لرننگ اسکول نے ڈریم ڈیش 2025 نیشنل فائنلز میں 10 تمغے جیتے، اوسین بولٹ نے جوش بڑھایا

نئی دہلی، 30 ستمبر (ہ س)۔ گروگرام کے ہیریٹیج ایکسپیرینشل لرننگ اسکول کے ہونہار کھلاڑیوں نے ڈریم ڈیش 2025 نیشنل فائنلز میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پیر کو کل 10 تمغے جیتے۔ ملک بھر سے بہترین شرکاء کے درمیان مقابلہ کرتے ہوئے اسکول کے کھلاڑیوں نے نظم وضبط، جذبہ اور عمدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسکول کا نام روشن کیا۔ ڈریم ڈیش، جو ہندوستان کا سب سے بڑا نیشنل اسکول ایتھلیٹکس ایونٹ ہے، میں 15 شہروں کے 400 سے زیادہ اسکولوں کے 7,000 سے زیادہ طلباء نے شرکت کی۔ کئی ماہ تک چلنے شہر کی سطح کے کوالیفائر کے بعد ہیریٹیج ایکسپیرینشل اسکول کے کھلاڑیوں نے دہلی-این سی آر میں منعقدہ قومی فائنل میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا، جو سب سے کامیاب ٹیموں میں سے ایک بن کر ابھری۔ مقابلے کی خاص بات اولمپک چیمپئن اور عالمی ایتھلیٹکس کے قدآور اوسین بولٹ کی موجودگی تھی جن کی موجودگی نے کھلاڑیوں کے جوش میں اضافہ کر دیا۔

پرنٹر، پبلشر اور پروپرائٹر محمد اقبال صبا نے بلدیو ہائٹ، چرچ روڈ، نزد کربلا چوک، رانچی-834001 (جھارکھنڈ) سے شائع کیا۔ شیوسائی پبلیکیشن پرائیوٹ لمیٹڈ کٹھیتانر، نزد ٹینڈر باغیچہ، پوسٹ وتھانہ راتو-835222- (RNI.NO.JHAURD/2016/73116)
چیف ایڈیٹر: محمد اقبال صبا، پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کا انتخاب، ایڈیٹنگ اور اشاعت کے لیے ذمہ دار

Published by Mohammad Iqbal Saba,Owner,Printer&Publisher at Baldev Height,Church Road,Near Karbala Chowk,Ranchi-834001
Printed at : Shivasai Publication Pvt.Ltd.Kathitanr,Near Tender Bagicha,Post & Ps Ratu-835222,Ranchi (Jharkhand)/ Chief Editor: Mohammad Iqbal Saba. Responsible for selection and editing of news under PRB Act.
Website:www.alwatantimes.com, Email:alwatantimes.ranchi@gmail.com,